رجسٹرڈ ایل ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

سنہ ۱۳۲۲

(آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جنہوں نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا)

پیشگی قیمت سالانہ

عام سے ۵
خواص و معاونین سے ۱۰
ہندوستان سے باہر ۷
غیر مذاہب والوں سے ۱۲
اپنے سلسلہ کے غیر مبائع لوگوں سے ۱۲

چہ گوئی با تو گر آئی چو در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۱۰ | دار الامان قادیان ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء | جلد ۸

دنیا میں پہلی طرز کا قرآن کریم

قاعدہ یسرنا القرآن کے ذریعہ جس آسانی اور عمدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم دیجا سکتی ہے وہ اب مخفی امر نہیں رہا۔ اسی قاعدہ کے دیباچہ میں جس قسم کے قرآن کریم کا اشارہ کیا ہے محض خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے یسرنا القرآن کے مصنف کی کتابت سے ہمنے ایک قرآن شریف چھاپنا چاہا ہے جو ڈیمی کاغذ پر ۱۸ × ۲۲ کی تقطیع پر بالفعل بطور نمونہ دو پارے چھاپے ہیں جو صاحب قرآن کریم کی اشاعت کے لیے دل میں جوش رکھتے ہیں اگر وہ اس نیک کام میں ہماری حوصلہ افزائی کرینگے تو اس مشکل کام کا سہل ہو جانا بلحاظ اسباب ممکن ہے اور پھر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال ہو تو سارا قرآن شریف چھپ جانا آسان ہے۔ اس نمونہ کے دو پاروں کا ہدیہ ۲ر ہے یہ پارے بالکل طیار ہیں تمام درخواستیں دفتر الحکم کے نام آنی چاہییں۔

مژدہ باد

سلک مروارید کا پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا اور قوم نے اس رسالہ کو خاص قدر و منزلت اور

حضرت کی نگاہ سے دیکھا اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ بہت مفید بھی ثابت ہوا۔ اب اسکا دوسرا اڈیشن چھپ رہا ہے۔ اس مرتبہ نظر ثانی کے بعد کہیں کہیں مناسب ترمیم بھی کر دی ہے مگر وہ پانچسو سے زیادہ نہیں چھپا۔ جو درخواستیں اس کے ختم ہونے پر آئی تھیں ہمنے انکو محفوظ نہیں رکھا اس لیے جو صاحب جلد درخواستیں بھیجینگے ان کی تعمیل سب سے پہلے ہو جاوے گی ورنہ تیسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا کتابت اور تقطیع میں بھی تبدیلی کی گئی ہے قیمت وہی چار آنے فی جلد

تیسرا اڈیشن چھپ گیا

حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدۃ الوجود پر خط اس سے پہلے دو مرتبہ چھپا ہے قیمت ۲ر

دفتر الحکم کی موجودہ کتابیں

تفسیر القرآن پ ۱ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہتے قرآن کریم سے محبت رکھنے والے منگوا کر دیکھیں اگر اس سے پہلے اس طرز و اسلوب کی کوئی تفسیر نہ پڑھی ہے اور یہ محض کسی کی نقل ہے تو بیشک واپس بھیجکر قیمت وصول کر لیں۔ قیمت ۸ر
رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء یہ اس جلسہ کی مکمل رپورٹ ہے جسمیں حضرت اقدس کی زبردست

تقریروں کے علاوہ حضرت حکیم الامۃ اور مولوی عبدالکریم صاحب کے اعلیٰ درجہ کے لیکچر بھی شامل ہیں جس میں قرآن کریم کے عظمت و جلال کو حقائق اور معارف کے رنگ میں ظاہر کیا ہے قیمت ۸ر
الانذار صرف چند جلدیں ملتی ہیں طاعون کے متعلق حضرت حجۃ اللہ کی سرکار روائی کا مجموعہ اور جلسہ طاعون کی پوری روئداد قیمت ۴ر
اصلاح النظر آریوں کے قصہ آدم علیہ السلام پر اعتراض کا لطیف جواب جو حضرت حکیم الامۃ کے ارشاد سے ایڈیٹر الحکم نے لکھا اور آپکی نظر ثانی کے بعد چھپا آریہ ایک لاجواب ہے قیمت ۲ر
تفسیر سورۂ تبت فاضل امروہی کے قلم سے ایک معترض کے جواب میں قیمت ۲ر
محمود کی آمین قیمت ۔
حضرۃ اقدس کی پرانی تحریریں حصہ اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آج سے ۲۶ برس پیشتر کے مضامین مسئلہ الہام پر دیو سماج کے بانی اگنی ہوتری سے خط و کتابت۔ مسئلہ تناسخ پر آریوں سے بحث اور وید اور قرآن کا مقابلہ۔ قیمت ۲ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (دوسرا اڈیشن) حضرت اقدس کے قلم سے کسر صلیب کے لیے کارگر حربہ اور عظمت اسلام کی اظہار کا ذریعہ قیمت ۲ر
النصح جناب میر حامد شاہ صاحب کی تصنیف منظوم اور قابل دید صرف چند نسخے ہیں قیمت ۱ر
مباحثہ حیات و وفات مسیح مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مباحثہ قیمت ۱ر
اسلام پر لیکچر۔ ڈاکٹر ایڈیٹر کا لیکچر قابل دید قیمت ایک آنہ

حقیقت کتاب اللہ عیسائیوں کا رد قیمت ۲ر
حقیقۃ المہدی حضرۃ اقدس کے قلم سے قیمت ۲ر

ضروری اطلاع

اس سے پیشتر ہم نے الحکم میں کئی مرتبہ ظاہر کیا ہے کہ الحکم کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ خاکسار ایڈیٹر الحکم کے نام ہونی چاہیے۔ اور الحکم کے متعلق اسکی عدم رسی یا کسی اور قسم کے متعلق شکایت سے براہ راست دفتر الحکم کو اطلاع کرنا چاہیے مگر بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے حضرت اقدس کو خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا بھی جو الحکم سے متعلق ہیں حضرت سے جواب چاہتے ہیں قطع نظر اس کے کہ آپکی اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے آپکو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپکو کوئی علم الحکم کے خریداروں یا انکی قیمتوں کے وصول ہونے بارہ انکی الحکم کے متعلق نہیں بلکہ آپکو الحکم کے مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا جو ایڈیٹر کی اپنی ذاتی تالیف اور ترتیب ہوتے ہیں اور ذاتی رائیں ہوتی ہیں اور حضرت اقدس کو کوئی استمزاج یا استصواب اسکے متعلق نہیں کیا جاتا کیونکہ آپ کے اوقات گرامی میں اتنی فرصت کہاں یہ کسقدر غلطی ہے کہ آپکو تکلیف دیجاوے پس آیندہ کے لیے یہ ضروری نوٹ کر لیا جاوے کہ ہر قسم کی خط و کتابت براہ راست دفتر الحکم کو ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود اور پاینیر

(نمبر ۶)

اور نہ ایک بار نہ دو بار بلکہ متعدد مرتبہ عالی جناب وائسرائے کشور ہند کی خدمت میں گئی ایک میموریل بھیجکر کہ جنہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اصولوں اور ان خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیشوا اور امام یعنی حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب پیش کرتا ہے اور جو اس کے گرامی خاندان نے عین طوفان بے تمیزی یعنی ۱۸۵۷ء میں کی تھیں۔ پھر پاینیر کا یہ کہنا کہ پنجاب کے سوا دوسرے صوبوں میں کتنے انگریزوں کو اس بات کا علم ہے کہ پنجاب میں احمدی تحریک ہو رہی ہے، معلوم نہیں کیا معنی رکھتا ہے؟ پاینیر کی غرض یا اس کے نامہ نگار کا قصد اور منشا اس سے یہ ظاہر کرنا نہیں ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسکے معزز و مقدس امام کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اور یا پاینیر کوئی ایسا قلیل الاشاعت اخبار نہیں ہے کہ پنجاب یا غایت کار ممالک مغربی و شمالی کے باہر اسے کوئی نہ جانتا ہو بلکہ وہ ایک وسیع اور وسیع الاشاعت اخبار ہے جسکو نیم سرکاری کہا جاتا ہے اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ کے لیے مرغ باد نما ہے۔ پھر جب پاینیر تک متعدد مرتبہ ذکر ہو چکا ہے پھر پاینیر کی غرض اس فقرہ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایک خطرناک ملکی حملہ ہے جو اسنے اپنی غلط فہمی یا کم واقفی سے نہیں بلکہ عمدًا کیا ہے۔

اور آگے چلکر خود اسی کے الفاظ میں اس فقرہ کی مزید تشریح ہو جاتی ہے جسکو ہم دکھائینگے۔ پاینیر کے اس آرٹیکل کو پڑھ کر اور ان رسالوں کو پڑھ کر جو وقتًا فوقتًا پاینیر میں نکلے ہیں ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ یہ آرٹیکل پاینیر کا اپنا نہیں بلکہ کسی متعصب عیسائی کے قلم سے نکلا ہے لیکن پاینیر کی یہ بڑی بھاری غلطی یا فرو گذاشت ہے کہ اس نے ان بے سر و پا اور بیہودہ باتوں پر کوئی ریمارک نہیں کیا جو اس آرٹیکل میں پائی جاتی ہیں۔

پھر آریہ سماج وغیرہ کے ذکر کو چھوڑ کر خصوصیت کے ساتھ فرقہ احمدیہ کا ذکر پاینیر یا اس کا نامہ نگار اس طرح سے کرتا ہے۔

”اسلام میں فرقہ احمدیہ نے انقلاب پیدا کر دیا ہے یہ لوگ بالکل نئے عقائد کے پابند ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ملکی امن کے بدل خواہاں ہیں اور گلے کی طرح غریب اور حلیم الطبع ہیں مگر اسکی حرکتوں پر ایک دو مرتبہ گورنمنٹ کو توجہ کرنی پڑی ہے ہنوز اسکی تحریک پنجاب ہی تک محدود ہے اسکے پیرو وں کی تعداد پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے گذشتہ مردم شماری کی رو سے گیارہ سو جوان مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو تھے گویا دس ہزار کے قریب اس فرقہ کی مجموعی تعداد ہے جسطرح چالیس سال ہوئے وہابی بڑھ رہے تھے اسطرح آہستہ آہستہ یہ لوگ ترقی کر رہے ہیں انکا آرگن تو یہ کہتا ہے کہ ساڑھے سات پچاس ہزار بلکہ ستر ہزار آدمی کا گروہ ہے۔“

ان چند سطروں میں چند ایک غلط بیانیاں ہیں جنکو ہم یکے بعد دیگرے بیان کرتے ہیں۔ مضمون نگار کا یہ کہنا کہ اسلام میں فرقہ احمدیہ نے انقلاب پیدا کر دیا ہے پہلی غلط بیانی ہے۔ اسلام میں فرقہ احمدیہ یا کوئی اور کیا انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ اسلام وہی اسلام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تھے اور جو تکمیل نعمت کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کامل ہو چکا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ عیسائیوں کی (امید پر) فرقہ احمدیہ نے پانی پھیر دیا ہے اسکی جڑ ونکو کاٹ دیا ہے اور یہی وہ درد ہے جو عیسائی مؤمنین یا مضمون نگار و نکو رات دن بیقرار اور بے چین کر رہا ہے۔ غالبًا یہی وہ بات ہے جسکو راقم مضمون **انقلاب** در اسلام کہتا ہے۔ ہم اس امر کے ماننے کو طیار ہیں بلکہ بڑے فخر و ناز سے اعتراف کرتے ہیں کہ جو غلط فہمیاں فیج اعوج میں پیدا ہو گئی تھیں (جن کی بنا پر ہمارے کامل مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لیسوا منی ولست منہم) انکا استیصال اور ملیا میٹ کرنا سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اصل منشا ہے اور پھر اسی گمشدہ توحید اور ایمان کو واپس لاکر دنیا میں اسکی غرض ہے۔ یہ ایک انقلاب ہے اگر یہی انقلاب سے مراد مضمون نگار کی یہی انقلاب ہے تو لاریب ہم مانتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ اسی انقلاب کے لیے آیا ہے اور یا مراد ہو گیا ہے مگر یہ انقلاب کن مذہبی دنیا میں اسنے پیدا کر دکھایا ہے۔ کیا یہ انقلاب نہیں ہے کہ مریم کے صاحبزادہ کو خدائی کے تخت سے اتار کر سری نگر (کشمیر) کے محلہ خانیار کی قبر میں سلا دیا ہے۔ کیا یہ انقلاب کم ہے؟ کہ اسنے ثابت کر دیا کہ وہ مذہب جسکی بنیاد صرف ایک **لعنتی لکڑی** پر تھی وہ ایک ہی ضرب سے پارہ پارہ ریزہ ریزہ ہو گئی ہے۔ در اصل یہی انقلاب ہے جسکو عیسائی محسوس کر رہے ہیں اور انھیں کرنا بھی چاہیئے۔ انکے مذہب و ملت کی ترقی اسی لعنتی لکڑی کے ساتھ وابستہ تھی جب یہ ثابت ہو گیا کہ مسیح ابن مریم جو خدا کا ایک برگزیدہ رسول تھا ہرگز ہرگز لعنتی موت نہیں مرا بلکہ اپنی طبعی موت سے مر گیا اور نہ زندہ آسمان پر گیا اور نہ کبھی اُترے گا۔ تو پھر عیسائیوں کے ہاتھ میں رہ کیا گیا؟ وہی ڈھاک کے تین پات۔ یہ وہ انقلاب ہے جسکو پنجاب و ہند ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ کے بڑے بڑے عیسائی فلاسفروں اور فاضلوں بلکہ عیسائی انجمنوں نے اسکو محسوس کیا ہے اور وہ اب قوم اور ملک کے سامنے اپیل کر رہے ہیں کہ عیسائیت کو عیسائی رکھنے کے واسطے اس درد کا درمان کرو۔ چنانچہ ہمارے اخبار کے پڑھنے والے اس سے بیخبر نہیں ہیں وقتًا فوقتًا ہم نے یورپ اور امریکہ کے اخبارات کے کوٹیشن (اقتباس) اسمعاملہ پر پیش کیے ہیں۔ اور ابھی ہمارے رسالہ انگریزی ریویو آف ریلیجنز کے پچھلے نمبر میں (فروری) میں اخبار شلیٹ اور ریکارڈ اور راک کے اقتباس شائع ہوئے ہیں جو پاینیر کی مضمون نگار کی واقفیت کے لیے ہم یہاں دیتے ہیں تاکہ اسے معلوم ہو کہ فرقہ احمدیہ نے جو انقلاب عظیم پیدا کیا ہے اس کا اثر گنگا اور اٹک کی وادیوں سے نکلکر دریائے ٹیمز کے کناروں تک جا پہونچا ہے۔

کلیسیا کے بڑے بڑے عہدہ داروں کو کچھ کرنا چاہیئے

ولایت کا اخبار ٹیبلٹ ۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے اخبار میں لکھتا ہے کہ کلیسیا کے بڑے بڑے عہدہ داروں کو کچھ کرنا چاہیئے چنانچہ ذیل میں ہم اسکی عبارت کا ترجمہ دیتے ہیں۔ ”مرزا غلام احمد صاحب نے انسائکلوپیڈیا ببلیکا (بائبل کا دائرۃ المعارف) پڑھا ہے اور چونکہ یہ مشہور و معروف کتاب انگریزی کلیسیا کے ایک عظیم الشان عہدہ دار کی تصنیف ہے مرزا صاحب عیسائیت کی تردید میں اسکا حوالہ دیتے ہیں اور شاید ایسا کرنے میں وہ معذور ہیں ہندوستان کے اخبار ریویو آف ریلیجنز میں یہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ وہ سب سے زیادہ معتبر کتاب (جس میں اعلیٰ درجہ کے عیسائی محققین کے خیالات کا اظہار ہے اور جسکے لکھنے والے ایسے اشخاص ہیں جو عیسائی کہلاتے ہیں) انسائکلوپیڈیا ببلیکا ہے جسکی دوسری جلد میں لکھا ہے کہ تمام انجیلوں میں یسوع کے متعلق صرف پانچ ایسے فقرے ہیں جو قابل اعتبار ہیں۔ پروفیسر شمیڈل جو زیورچ کی یونیورسٹی میں انجیل کی تفسیر کا پروفیسر ہے (دیکھو یہ عظیم الشان عہدہ دار اس مضمون کا لکھنے والا ہے) آگے لکھتا ہے کہ یہ فقرات جو یسوع کی علمی زندگی کے بنیادی پتھر کہے جا سکتے ہیں۔ قطعی اور یقینی طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ یسوع کی زندگی میں ہم ایک خاص انسانیت دیکھتے ہیں اور الوہیت کا اگر کوئی شائبہ اسمیں ہے تو صرف اسی قدر ہے جیسا اور انسانوں میں ہو سکتا ہے یقین کرتے ہیں کہ پادری صاحبان ان صداقتوں کا صاف اقرار کرینگے اور یسوع کی الوہیت کے فاسد عقیدہ پر آئندہ کے لیے لعنت بھیجینگے۔“

اخبار گارڈین کا ایک نامہ نگار مرزا صاحب کے اس فقرہ پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ”یہ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ ایک مسلمان قرآن شریف کی وحی اور صداقت کے لیے اس سے بڑھ کر دعویٰ کرے جو عیسائی بائبل کی نسبت کر رہے ہیں لیکن یہ امر کہ وہ اس بات کی تائید پر ایک ایسی کتاب سے پیش کرے جس کا بہت حصہ انگریزی کلیسیا کے ایک عہدہ دار اور پادری (آکسفورڈ جیسی یونیورسٹی کے پروفیسر) کا لکھا ہوا اور مرتب کیا ہوا ہے ہمارے لیے ایک ایسی شرم کی بات ہے کہ اسکا نشانہ ہمیں نہیں ہونا چاہیے۔ اپنی پرائیویٹ حیثیت میں پروفیسر کو اختیار ہے جسطرح چاہے رائے لگا دے اور جو چاہے لکھے لیکن جب وہ اپنی پبلک حیثیت اور اثر کو ایسے عقیدوں کے پھیلانے میں استعمال کرتا ہے جو عیسائیت کے بنیادی اصولوں کو خاک میں ملا رہے ہیں تو وہ اس سارے کلیسیا کو جسکا وہ ممبر ہے اپنے ساتھ ملزم کرتا ہے اور اسپر ایک مہلک حملہ کرتا ہے جسکو کلیسیا بچانے کی کوشش کر رہی ہے“ اسی مضمون پر ایک اپیل اعتراض کی صورت میں آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیوں کے چانسلروں کی خدمت میں پیش کی گئی ہے۔ لیکن جو نامہ نگار اخبار گارڈین کو لکھتا ہے اسکی رائے ہے کہ کلیسیا کے لاٹ پادریوں کو بھی اس معاملہ میں کچھ کرنا چاہیئے وہ انکو وہ حلفی اقرار نامہ یاد دلاتا ہے جو سب چھوٹے اور بڑے پادری مان کر چکے ہیں یا کہ ”کیا تم پوری دیانتداری اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غلط اور نئے اصولوں کو جو خدا کے کلام کے خلاف ہیں دور کرنے اور رد کرنے کے لیے تیار ہو گے“

اور پھر کہتا ہے کہ ”ہمارے خداوند کی الوہیت کا انکار کوئی نیا اور عجیب عقیدہ تو نہیں ہاں کم سے کم ہمارا یہ ایمان ہے کہ غلط اور خدا کے کلام کے خلاف ہے“ اگر کلیسیا کے عہدہ دار ہر ایک جھوٹے عقیدہ کو بُرا کہنے لگیں اور رد کرنے لگیں تو انگریزی کلیسیا کی وسعت کہاں جائیگی“ مگر ہم کہتے ہیں کہ کلیسیا کے عہدہ دار اس کتاب کو ہاتھ میں لیکر کیا کر سکتے ہیں جسکو کلام الٰہی ماننا جھوٹا ثابت ہو چکا ہے۔ تاہم ہم بھی ان اپیلوں کے نتائج کے منتظر ضرور ہیں۔

متعلمین بائبل کا اتحاد اور اعلیٰ تنقید

اس عنوان کے نیچے ریکارڈ اور ایک ولایت کے دو اخبارو نے ۳۰ اکتوبر کو کورف صاحب کی ایک چٹھی چھاپی ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جنھوں نے آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کے چانسلروں کے پاس ایک اپیل بھیجی تھی کہ اعلیٰ تنقید کے نتائج عیسائی عمارت کو گرا دینے والے ہیں وہ لکھتا ہے۔

”جناب من! ممالک غیر میں انجیل کی اشاعت کنندہ مجلس نے اپنے سہ ماہی رسالہ میں ایک مضمون بعنوان ”اعلیٰ تنقید مشنری کام کو مدد دینے والی ہے“ درج کر کے گویا ایک چیلنج دیا ہے اور یہ بھی ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان سے یہ خطرناک اطلاع پہنچی ہے کہ اعلیٰ تنقید کے اصولوں پر اسجگہ اب کھلے طور پر بائبل کو قرآن شریف کیطرح مانا جاتا ہے چرچ مشنری سوسائٹی کے ہائی سکول کا پرنسپل کرشن نگر (بنگال) سے اخبار ریکارڈ کو لکھتا ہے کہ پنجاب کا ریویو

ضرورت ہمیں اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو پرائمری تک مطابق قانون مدرسہ سرکاری تعلیم دے سکے اور نیز قرآن شریف عمدہ اور صحیح پڑھا سکے۔ تنخواہ مبلغ للعہ ماہوار علاوہ خوراک مع پوشاک۔ یہاں کشمیر میں غذا صرف چاول یعنی خشکہ ہوتا ہے روٹی بالکل نہیں ہوتی۔ بار محمد خان و محمد اکبر خان از مقام یاڑی پورہ ڈاک خانہ کولہ گام کشمیر

آف ریلیجن نے جسمیں نہایت اعلیٰ درجہ کی تنقید کی ہے ظاہر کیا ہے کہ بائیبل کی وہی قدر و قیمت ہے جو قرآن شریف اسے دیتا ہے اور اسطرح مشنریوں کو روکے دیتا ہے کہ وہ بائیبل کی تعلیم کو خیر باد کہیں جو اسطرح باطل ثابت ہو چکی ہے۔ اور وہ اس امر کو تسلیم کر لیں کہ یسوع کی برائے نام الوہیت دوسرے انسانوں سے کچھ بھی زیادہ نہیں اسطرح اس بیدرد تنقید کی زبردست رد کے سامنے بائیبل ایک ننگے کیطرح رہ گئی ہے" اور یہی اسکی قسمت میں تھا۔ دنیا بھر میں عیسائیت کی یہ شرمناک اور انجام پر کی دھمکی دینے والی حالت اس فوری اپیل کا موجب ہوئی۔ جو اس ملک میں کیمبرج اور اکسفورڈ کی یونیورسٹیوں کے چانسلروں نے کی گئی۔ لہذا ان اسباب کی موجودگی میں مجلس اشاعت انجیل کی یہ سختی اگر اسکا فوری جواب نہ دیا گیا تمام ممالک غیر کے مشنری کام کو متزلزل کیے بغیر نہ رہیگی اسلیے اسکا جواب ضرور ہونا چاہیے۔ پھر انجمن تعلیم عیسویت نے حال میں ایک کتاب شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل فقرات درج ہیں۔" میری رائے میں تمام تاریخ عالم میں بدھ کی شخصیت یقیناً مسیح سے دوسرے درجہ پر ہے اگرچہ کہنے میں ہم اسکو موسیٰ سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اسطرح پر مندرجہ بالا الفاظ میں (جو اسقف اعظم ولسن نے لکھے ہیں۔ اور بعنوان ایس پی سی کے طبع ہوئے ہیں) ابراہیم۔ الیاس۔ داؤد۔ یسعیاہ۔ انجیل نویسوں اور حواریوں کنواری مریم اور پولوس رسول کا درجہ بدھ سے کم درجہ پر قرار دیا گیا ہے" مزید براں برٹش چرچ کانگرس میں ایک بشپ نے جسکو کینن ڈرایور اور کینن کیطرح سالہائے دراز تک ایک اعلیٰ درجہ کا انگریز محقق ہونیکا فخر حاصل رہا ہے۔ انہیں قیاسات کا اعادہ کیا ہے جن کی بنا پر بائیبل کیصورت و صداقت کا انکار ہندوستان آسٹریلیا اور دیگر حصص دنیا میں مبنی ہے ایسی تمام تحریروں کے جوابات خواہ وہ کسی طرف سے دیے گئے ہوں پہلے سے موجود ہیں کیونکہ گذشتہ چند سال کے اندر ایک کافی ذخیرہ ایسی کتابوں کا موجود ہو گیا ہے جو انگلستان اور جرمن کے بردبار مدبر دلکی ماہرانہ تصنیفات ہیں نیز ان لوگوں کی تصنیفات ہیں جو بائیبل کی جدید تنقید کے ہر شعبے کے ماہر ہیں ان کتابوں میں منقولی طور پر اعلیٰ درجہ کی محققوں کی نکتہ چینیوں کی تردید کیگئی ہے اور اسطرح بائیبل کی صداقتوں کو مکرر قائم کیا ہے مجلس معلمین بائیبل حال ہی میں انگلستان اور سکاٹلینڈ میں قائم کیگئی ہے۔ جسکا خصوصیت کے ساتھ یہ مطلب ہے کہ وہ اہل علم غیر ملک میں بائیبل پر حملوں کی مدافعت کے علم کی اشاعت کرے اور اسطرح پر ہر شخص کی وسعت کیموافق بائیبل کی معقول حفاظت کے اوزار اور مصالح کو بہم پہونچائے۔ اگر اس ملک کو عیسائی رکھنا ہے تو بائیبل کی کامل مدافعت یا مخالفت اس ملک کی قومی زندگی کا ایک ضروری جزو ہو گیا ہے اور ان زبردست کوششوں کو جو بچوں کو مدرسوں میں اور بائیبل کی جماعتوں میں اعلیٰ تنقید کے اصول سکھا کر انکو ان اصولوں پر قائم کرنیکے لیے کی جاتی ہیں۔ ملحوظ رکھکر یہ اور بھی زیادہ ضروری معلوم ہوتا ہے ✦ بالآخر یہ آخری تدبیر جو ان بربادکن محققوں نے پارہ پارہ شدہ بائیبل کے معاوضہ میں پیش کی ہے۔ یعنی "مسیح بذات خود اور اسکی تعلیم" ہے اور یہ دو اور گنوسس سکول اور انسائکلوپیڈیا بیلیکا کی متحد کوششوں سے برباد ہو گئی ہیں کیونکہ انھوں نے مسیح کو ایک ایسا معلم قرار دیا ہے جس سے صدور خطا ہوتا رہا۔ اور اسکو ایک معمولی انسان کے درجہ پر تنزل کیا ہے اسطرح کچھ بھی باقی نہیں ہاں ٹھیک اسی طرح جیسے پہلے کہا گیا تھا۔ مجلس معلمین بائیبل میں چند مشہور علماء عصر بھی شریک ہیں۔

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ موسم میں نمایاں تبدیلی ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بیماری کی شکایت بھی ہے۔ قادیان کے اردگرد کے بعض دیہات میں طاعون زور کر رہی ہے۔

۲۔ پتنگ بازی کی یہاں بھی دن بدن کثرت ہو رہی ہے۔ ۴ بجے کے بعد کوٹھوں اور گلیوں اور باہر کے میدانوں میں اچھا خاصہ ہجوم چھوٹے لڑکوں اور نوجوانوں کا ہوتا ہے افسوس ہے کہ یہ مرض بھی طاعون کیطرح عالمگیر ہوتا جاتا ہے ✦ اسکا انسداد اگر ملکی ریفارمر نہیں کر سکتے تو کم از کم ان لوگوں کو گورنمنٹ ہی سے درخواست کرنی چاہیے کہ وہ اسکے انسداد کے لئے معمولی قواعد تجویز کر دے۔ ورنہ اس بیماری کے بڑھنے کا نتیجہ یہی نہیں کہ کوٹھوں اور چھتوں سے لوگ گر گر کر ہلاک ہوتے ہیں یا اکثر ملک کا بہت سا روپیہ ایک فضول اور بیہودہ کام میں ضائع ہو رہا ہے بلکہ بعض اوقات اس سے خطرناک مخالفتوں کا بیج بھی بویا جاتا ہے۔

۳۔ لچی کے ناپاک اور فحش گیت شہروں سے نکلکر دیہات میں بھی آ پہونچے ہم نے اخباروں میں پڑھا تھا کہ لاہور کی پولیس اسکے انسداد کی کوشش کر رہی ہے۔ اچھا ہو اگر ایسی باتوں کا انسداد گورنمنٹ کی طرف سے ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ملک کا مذاق بگڑ جانے کی وجہ سے اہل ملک خود فکر نہیں کرتے ✦ کیا وجہ ہے کہ جب قانوناً شارع عام پر ننگا ہونا جرم رکھا گیا ہے تو گالیاں دینا جرم نہ سمجھا جاوے ✦ اس قسم کی بیہودگیوں نے اور بیہودہ گیتوں نے بھی ملک کے نوجوانوں کے اخلاق بگاڑنے میں بہت حصہ لیا ہے ✦ ہمارے محسن و مخدوم حکیم الامۃ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے الفاظ اور طرز بیان سے اسکے اخلاق اور چال چلن کا پتہ لگا لیا کرتا ہوں۔ حقیقت میں یہ بالکل صحیح ہے ملک کے متعارف گیت اور ضرب الامثال اسکے اخلاق کا بہترین پیمانہ ہے۔

۴۔ آریہ سماج قادیان کا سالانہ جلسہ اپریل کی ابتدائی تاریخوں میں ہونیوالا ہے پولیس کا انتظام بھی غالباً سال گذشتہ کیطرح خاطرخواہ ہوگا۔ آریہ سماج قادیان کے لیڈروں کو مناسب ہے کہ وہ اپنے لیکچراروں اور اپدیشکوں کو بولنے سے پہلے ہدایت کر دیں کہ وہ مشتعل اور دل آزار تقریروں سے جلسہ کی رونق بڑھانے کا خیال چھوڑ دیں بلکہ جہانتک انکے ممکن ہے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں یا قومی ضرورتوں سے اپنے سماجی بھائیوں کو آگاہ کریں وہ مذہب کامل اور حقیقی مذہب نہیں ہو سکتا جس کی بنیاد دوسروں کو برا کہنا ہو اور اپنے اندر بھلائی نہ رکھتا ہو ✦ امید ہے آریہ اپدیشک خود اس امر سے واقف ہونگے اور سال گذشتہ کی طرح ضرورت نہ پڑیگی کہ پولیس عہدہ دار خود انکے لیکچرار کو بند کرنے کی ہدایت کرے یا پرتی ندھی سبھا کا پریذیڈنٹ بہ حیثیت ممبر مجلس اسکو اپنے لیکچر کی تیزی اور ناشائستگی سے روکے۔

متفرقات

نواب محسن الملک علیگڈھ کالج میں احیاء عربی کی تجویز کی خطرناک مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم قوم کے حق میں سراسر مضر ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد صاحب کا بھی ایک مضمون اسی کی تائید میں شائع ہوا ہے افسوس! وہ پاک زبان جو مسلمانوں کی قومی ہی نہیں **مذہبی اور علمی زبان ہے** اس کے احیا اور ترویج کو قوم کے لیے مضر سمجھا جاتا ہے اور مضر سمجھنے والے بھی کون؟ قوم کے بہی خواہ! قومی درد سے بیتاب دل رکھنے والے ریفارمر!!

بے پردگی اور آزادروی کی کچھ ایسی ہوا چلی ہے کہ خالص اسلامی سلطنت روم میں سلطان المعظم کو اسکی روک تھام کی فکر لاحق ہوئی ہے انھوں نے اعلان کیا ہے کہ شرع شریف میں پردہ کے لیے حکم ہے جس کے مطابق مسلمان عورات کا لباس ازار اور کرتہ قرار پایا لیکن کچھ عرصے سے ستر اسلام کے خلاف اس شرعی لباس میں تبدیلی واقعہ ہو رہی ہے۔ کرتہ کی آستین غرارہ اور جیب و گریبان کا پیمانہ بڑھا دیا گیا ہے گو یہ وضع عورتوں نے نئے فیشن کی تقلید کی وجہ سے اختیار کی ہے لیکن غور کرنے سے یہ طرز لباس بالکل ہی بیہودہ معلوم ہوتا ہے، دوپٹہ اوڑھنے کا طریقہ ایسا واہیات ہو گیا ہے کہ عورتوں کے تمام بال کھلے رہتے ہیں حالانکہ ان کو چھپائے رکھنا ہی لازم ہے اکثر لوگ اپنی بیویاں بیٹیوں کو باہر نکلنے کی اجازت دیتے ہیں اور وہ چھوٹی لڑکیوں کیطرح غیر موزون لباس میں بازاروں کی سیر کرتی پھرتی ہیں یہ سب باتیں [illegible] سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ آیندہ سے کوئی عورت بے پردگی بازار میں جانے نہ پاوے عورتوں کے وارثوں کو ہدایت کی جاوے کہ وہ انہیں روکیں اور بصورت خلاف ورزی قانونی سزا بھی دیجا سکے گی۔

ایک شخص پیسہ اخبار میں طاعون کا مندرجہ ذیل علاج شائع کراتا ہے جسکو فائدہ عام کے لیے ہم یہاں دیدیتے ہیں شاید کسیکو فائدہ پہونچے اصل علاج طاعون کا وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ سچی توبہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معاملہ صاف کیا جاوے اور خدا تعالیٰ کی باتوں کو ہنسی میں نہ اڑا جاوے۔ تدبیر کا سلسلہ بھی چھوڑنا چونکہ مناسب نہیں ہے اسلیے ہم وہ نسخہ درج کرتے ہیں۔ وہ نسخہ یہ ہے۔

(۱) جن مریضوں کو مسہل دیا گیا تقریباً اچھے رہے اور جن لوگوں نے اس فصل میں مسہل لیا وہ قطعاً بیمار نہ ہوئے

(۲) حالت بخار و سرسام میں۔ ٹائینکچر ایپیکاک ایپیکا ایمیٹیا لیٹس سوڈا بائی کارب

۳ قطرہ ۱ ڈرام

گمنشیا سلفانی شورہ قلمی لعوق مکسچر

۱ ڈرام ۹ گرین

میں مکسچر کرکے تین تین ڈرام تین تین گھنٹہ بعد دینے سے بہت جلد آرام ہوتا ہے

(۳) ترک غذا بہت مفید ہے

(۴) سرپر سفیدہ بیضہ مرغ۔ صندل سفید سرکہ خالص روغن گل کشنیز خشک کھا مفید ہے

(۵) بحالت سرسام لانگ لیٹی کا پلستر مفید ہے

(۶) گلٹی پر بعد جونک لگانے کے حیدوار خطائی کچلا مرچ۔ تنگیچر آیوڈین کا لیپ مفید ہے۔ اور خاکستر گولر کی لکڑی کی ٹکیہ گرم مفید

جوش طبع اور بچے۔ ہم اپنے بچوں کی عادات میں جوش طبع کو کہا تک بڑھائیں اور کس موقع پر روکدیں۔ مہذب لوگوں کے بیجا جوش اور دہقانیوں کی بدمائی میں خیر الامور اوسطہا انتخاب ترازو کی ڈیڑھی کمیں ہے۔ جسوقت ہم بیجا جوش کی طرف میلان طبع کو روکتے ہیں اسوقت ہم کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہم جائز جوش کی بیخ کنی نہ کر بیٹھیں۔ جو بعیز ہی کی اصل بنیاد ہے۔

(ائیر از جنرل)

مراسلات

مباحثہ مابین مولوی محمد عبد اللہ صاحب احمدی سوداگر تیماپور علاقہ دکن و پادری گولڈ سمتھ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بمقام تعلقہ شوراپور ضلع لنگسگور علاقہ نظام سرکار عالی حیدرآباد دکن میں امسال پادریوں کا جلسہ تقریب عید کرسمس قرار پاکر کئی ایک پادری مدعو کئے گئے۔ بانی جلسہ نانیا پادری کے مکان میں ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء کو پادری گولڈ سمتھ صاحب بہادر کا وعظ سننے کیلئے دعوتی رقعے تقسیم ہوئے منجملہ ان کے ایک رقعہ جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب سوداگر تیماپوری کو بھی پہونچا۔ سات بجے رات کو پادری صاحب کا وعظ شروع ہوا جسمیں یسوع مسیح کا ابن اللہ ہونا اور سولی پر مر کر پھر زندہ ہونا بیان کرتے ہوئے بذریعہ قربانی یسوع۔ کفارہ کا نتیجہ نکالا گیا۔ وعظ ختم ہونے کے بعد یہ خوشخبری سنائی گئی کہ کسی اور صاحب بیان کرنا ہو تو کرے۔ اس اجازت سے جناب مولوی سید عبد الشکور صاحب مددگار مدرس مڈل سکول شوراپور نے اپنی تحریر جسمیں خدای پاک کی حمد و صفت لاولدیت اور رسول مقبول صلعم کا نبی ہونا ... محمد عبد اللہ صاحب کو یہ امید نہ تھی کہ اس جلسہ میں دوسرے لوگوں کو بھی کہنے کی اجازت ہوگی۔ مگر سید صاحب موصوف کی تحریر پڑھنے سے ایک امید ہوگئی۔ بنا بریں مولوی صاحب موصوف نے بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر ذیل سنائی

حضرات حاضرین جلسہ۔ اِ خاکسار کیلئے عمر بھر میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جو پبلک کے روبرو بولنے کے لئے کھڑا ہوا ہے ایسے بڑے بڑے جلسوں میں جسمیں ذی تعلیم پادری صاحبان اور عہدہ داران سرکاری موجود ہوں۔ اچھے اچھے مقرر بھی اپنی تقریر کیوقت ہچکچاتے ہوں گے۔ اگر یہ عاجز بھی اپنی اس تقریر میں کہیں رکے اور ہچکچائے۔ تو اسکی کم علمی اور ناتجربہ کاری پر محمول کرکے چشم پوشی فرمائیں۔ **صاحبو۔** دنیا میں ہر ایک انسان کی غرض ابدی نجات کا حاصل کرنا ہے۔ اسوقت مذہبی لحاظ سے دعوے کرنیوالے تین گروہ نظر آتے ہیں۔ ایک تو عیسائی دوسرے ویدانتی تیسرے۔ اہل اسلام

بلکہ پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ ان ہر تین مذاہب میں نجات پانے کا کیا طریق ہیں۔

سامعین! عیسائیوں کے ہاں نجات کا یہ ذریعہ ہو چکا ہے کہ تمام لوگوں کے گناہ کے عوض یسوع مسیح کی قربانی کیگئی۔ اب اس پر جو ایمان لاتا ہے۔ وہ نجات پاتا ہے۔

صاحبو! وید والوں کے ہاں نجات کا یہ طریقہ ہے کہ اپنے گناہ کے عوض گائے بیل بھینس بکری سے لے۔ وغیرہ کا جنم ہوتا ہے۔

حضرات! قرآن شریف کے رو سے اہل اسلام کے ہاں نجات پانے کا یہ طریق ہے کہ پچھلے گناہ سے توبہ کیجائے اور آئندہ کیلئے خدائے کریم کی ذات حاضر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین حاصل کرکے اور امر الٰہی کے عامل ہوکر منہیات سے پرہیز کرتے ہوئے اس کے فضل کا امیدوار رہے وبس

منصفین۔ اب خاکسار ان ہر تین نجات کے طریقوں کو شرح و صحیح پبلک کے روبرو پیش کرکے فیصلہ کا امیدوار رہیگا۔

پہلا کفارہ سے نجات حاصل ہونے کا مسئلہ ایک ایسا بیہودہ مسئلہ ہے۔ کہ ایک تھوڑی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی اس بات کا کبھی قائل ہوگا کہ گناہ تو کریں ہم اور مارا جائے **غریب بیچارہ یسوع مسیح!!!**

تثلیث پرستوں کا مقولہ ہے۔ کہ خداوند کریم رحیم و عادل ہے۔ اگر بندوں پر رحم کرکے چھوڑ دے۔ تو عدل کے خلاف ہے اگر عذاب کرے تو رحم کی شئ خراب ہے اس لئے اپنے **اکلوتے بیٹے** یسوع کو دنیا میں بھیجکر ساری دنیا کے گناہوں کے بار و بوجھ کے صدقہ میں سولی دیا۔ تاکہ عدل و رحم دونوں برقرار رہے۔

حضرات غور سے دیکھا جائے۔ تو اس بناو پر کفارہ سے رحم قایم رہتا ہے نہ عدل۔ کیوں؟ ایک کے بدلہ میں دوسرے کو سزا دینا سراسر عدل کے خلاف ہے۔ گناہ کریں ہم اور قربان جائے یسوع!! رحم تو اس سے بڑھکر کیا ہوگا۔ کہ دوسروں کے گناہ کے عوض بیٹے کے گلے پر چھری پھیری جاتی ہے اگر غور سے بدلایل دیکھا جائے۔ تو انجیل ہی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کفارہ کی عمارت ہی بے بنیاد ہے یسوع سولی پر ہرگز نہیں مرا بلکہ وہ زندہ اتر کر مفقود الخبر ہوگیا۔

ثانیاً ویدانتیوں کے ہاں بھی جو نجات کا طریق ہے وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ چونکہ دودھ۔ دہی۔ گھی۔ مسکہ۔ چھاچھ وغیرہ یہ ایسی عمدہ چیزیں ہیں کہ وہ نعمت یعنی اہل ہنود بھی درشن عین متھ جیسا تک نہیں سمجھتے اگر ہزار طبیب ملکر ایک عرقیات بناکر دودھ بنالیں تو ہو نہیں سکتا مگر یہ سب چیزیں ملتی کس سے ہیں؟ **گناہوں سے۔** کیونکہ جب ہم گناہ نہ کریں تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ گائے بھینس وغیرہ پیدا نہ ہونگی۔ پھر دودھ دہی وغیرہ کیاں سے!! تجربہ اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ کہ گیہوں کے گیہوں اور جوار جوار اگتی ہے۔ مگر یہ عجیب تماشہ ہے کہ گائے دھتورے سے اجلا سا گوداننا کہنے لگا۔

اب ہم وید کی رو سے کسطرح لوگوں کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ گناہ مکت کرو۔ کیونکہ اس کے معنے دوسرے لفظوں میں یہ ہوں گے کہ دودھ دہی مت کھاؤ۔ گھی مت کھاؤ۔

ثالثاً۔ اب اسلام کی نجات کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے یہ تو معلوم ہے۔ کہ گناہ ایک مہلک بیماری ہے۔ بیمار کے لئے طبیب لوگ پہلے جلاب دیتے ہیں تاکہ پچھلا مواد فاسد سب نکل جائے۔ پھر عمدہ غذا جو اس کی طبیعت کے موافق ہو کھانے کیلئے کہکر ان چیزوں کا پرہیز بتاتے ہیں۔ جن سے بیماری عود کرنے یا بڑھنے کا خوف ہو۔ پھر دوا کا نسخہ بیماری کو زایل اور طاقت کو بحال رکھنیوالا تجویز کرتے ہیں۔ ایسا ہی مذہب اسلام میں گناہ کی بیماری کے لئے توبہ بجائے جلاب کے ہے۔ اور گناہوں سے بچنا بجائے پرہیز کے ہے۔ اور عبادت الٰہی بجائے غذائے لطیف کے اور آیندہ کے لئے تاکہ بیماری عود نہ کرے۔ اللہ جل جلالہ کی ذات و صفات پر یقین رکھنا ہے۔ چونکہ انسان کو جو یقین سانپ کے زہر کی نسبت ہے۔ کبھی سانپ کی بل میں ہاتھ ڈالنے نہیں دیتا۔ پھر خدا کے حاضر و ناظر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین گناہ میں کیونکر جانے دے گا اگر کسی باغ میں ہم جائیں۔ دل میں یہ خیال ہو کہ اس کا مالک کہیں ہوگا۔ تو اس کے میوے چرانے میں جرأت پیدا ہوگی۔ اگر یہ یقین ہو کہ باغ میں موجود ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ اور چرانے والوں کو سزا دیتا ہے۔ تو ہرگز نکل جاوے گی۔ ایسا ہی اکثر لوگوں کا ایمان خدا پر ہوگا کرتے ہے۔ اگر ہے کر کے ہوتا تو کبھی گناہ کی طرف نہ جھکتے یہ وہ نسخہ ہے جو مذہب اسلام نے نجات کیلئے مقرر کر رکھا ہے۔ افسوس کہ اس نسخہ کے استعمال کرنیوالے بہت کم پائے جاتے ہیں

حضرات! ان ہر تین نجات کی طریقوں میں سے کونسا طریق عمدہ ہے۔ ہر ایک شخص بجائی خود فیصلہ کر لیسکتا ہے بشرطیکہ وہ محقق ہو نہ کہ مقلد

یہ تقریر ختم ہونے کے بعد جلسہ برخاست ہوا دوسرے دن صبح کے آٹھ بجے پادری گولڈ سمتھ صاحب قصبہ تیماپور جو شوراپور سے قریب ایک میل کی فاصلہ پر ہے۔ مولوی صاحب کی مسجد میں آپہنچے۔ اور یسوع کے سولی پر نہ مرنے کی بحث چھڑ گئی۔

پادری صاحب: ابھی مولوی صاحب کل آپنے لکچر میں حضرت یسوع کا سولی پر نہ مرنا بیان کیا ہے انجیل میں اسکا کیا ثبوت ہے؟

مولوی صاحب۔ اگر آپ کو ثبوت درکار ہے تو ایک جلسہ عام قرار دیا جاکے آپ یسوع کا سولی پر مرنا انجیل سے ثابت کریں۔ خاکسار کے خیال میں جو کچھ تردید اسکی نسبت ہے وہ پیش کیجائیگی۔

پادری صاحب۔ کیا آپ کا انجیل پر ایمان ہے اور کیا آپ اسکو منسوخ ماننے میں پاک کیا؟

مولوی صاحب۔ میرا تو یہ ایمان ہے کہ جتنے کتب آسمانی ہیں وہ بالکل حکمی منسوخ نہیں ہیں۔ اگر انکو ایسا منسوخ سمجھیں۔ تو جو کچھ توحید توریت وغیرہ میں درج ہے کیا وہ بھی منسوخ ہے؟ ہاں منسوخیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک غلط بیانی دوسری موزونیت زمانی۔ غلط بیانی یہ ہے کہ پہلے ایک حکم دیا جا چکا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مفید مطلب نہیں ہے اس سے بہتر دوسرا حکم تجویز کرکے جاری کیا جائے۔ خدا کے احکام میں ایسی منسوخیت ہو نہیں سکتی کیونکہ وہ عالم الغیب ہے۔ غلطی کیسی۔ دوسری منسوخیت زمانی یہ ہے کہ ہم کو ایک مکان بنانا ہے۔ معمار نے ہم کو یہ حکم دیدیا۔ کہ اینٹ اور چونہ جلاؤ۔ چند دنوں کے بعد دوسرا یہ حکم دیا کہ اب جلانا موقوف کرو۔ بنانا شروع کرو۔ پہلا حکم موسم گرما کے لحاظ سے تھا دوسرا حکم موسم بارش و سرما کے لحاظ سے۔

ایسا ہی انجیلی احکام بلحاظ زمانہ اور خاص قوم بنی اسرائیل کی اصلاح کیلئے نافذ ہوئے تھے۔ جو اسوقت وہی احکام موزون تھے مگر قرآن پاک ہمیشہ کیلئے اور کل دنیا کی اصلاح کیلئے نازل ہوا ہے۔ دیکھو انجیل و فرقان کے احکام کا مقابلہ انجیل کا یہ حکم ہے کہ ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا گال بھی دے۔ فرقان کا یہ حکم ہے۔ کہ معاف کرنیکا موقعہ ہے تو معاف کرو ورنہ بدلا لینے کا موقعہ ہے۔ تو برابر کا بدلہ لے۔ ایسا ہی انجیل میں یہ حکم ہے کہ شراب نشہ لانے تک مست ہو۔ قرآن میں حکم ہے کہ ہرگز مست ہو۔ انجیل قسم کھانے سے بالکل منع کرتی ہے۔ قرآن بر سر موقع سچی بات پر قسم کھانے کی اجازت دیتا ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ غیر عورتوں کو شہوت کی نظر سے مت دیکھو۔ یعنے پاک نظر سے دیکھو۔

۳	۲	۱
متی ۵/۲۸	متی ۵/۳۸	متی ۵/۲۹

قرآن کہتا ہے کہ ہرگز مت دیکھو خواہ شہوت کی نظر سے ہو یا بغیر شہوت کی۔ انجیل کا یہ حکم ہے کہ زنا کی سوائے ہر ایک پاکی پر عورت کو ہمبستری یعنی خواہ وہ عورت کسی غیر کی بوسہ لے یا بغلگیر ہو۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ پاک دامن کیلئے ہے۔ غرض منسوخیت احکامات میں ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ واقعات میں تمہارا ہمارا مباحثہ واقعات کے متعلق ہے۔ آیا مسیح کی موت واقع ہوئی ہے یا نہیں! پھر اسکو منسوخیت سے کیا نسبت!

پادری صاحب۔ وہ کون سے واقعات انجیل میں ہیں کہ جن سے مسیح کا سولی پر مرنا ثابت نہیں ہوتا؟

مولوی صاحب۔ مدعی اور مدعا علیہ جب لڑتے ہیں تو ہر ایک کے پاس اپنے دعویٰ کی دلایل ہوتے ہیں اسی کو بھروسہ پر عدالت کو جاتے ہیں مگر انصاف پسند حاکم یہ دیکھتے ہیں کہ کسکی دلایل قوی اور قرین قیاس ہیں۔ ڈگری اسکی جانب دیجاتی ہے اگر آپ انصاف چاہتے ہو۔ تو دوسرا جلسہ مقرر کیجئے فریقین کے بیان سنکر منصف لوگ خود فیصلہ کرینگے الحاصل چند فریقین کے روبرو یہ قرار پایا کہ ایک اور جلسہ کریں۔ پادری صاحب یسوع کی نسبت تین باتوں کا ثبوت انجیل سے دیں۔ پہلا یسوع کا ابن اللہ۔ دوسرا سولی پر مر کر پھر زندہ ہونا۔ تیسرا مسیح کی موت کفارہ کا باعث ہونا۔ متی ۵/۴۸

۱۱ جنوری سات بجے رات کو نانیا پادری کی مکان میں جلسہ قرار پایا۔ سامعین بوجہ شہرۂ مباحثہ جلد جلد ہی پہلے سے مکان مباحثہ میں جمع ہونے لگے۔ عہدہ داران سرکاری و وکلا و مدرسین وغیرہ لوگوں سے مکان بھر گیا۔ تخمیناً پانچ چھ سو آدمی کا مجمع ہوگا۔ لوگ بوجہ تنگی مکان چھت پر چڑھ گئے

تعلیم الاسلام سکول کا معائنہ

(سررشتہ تعلیم پنجاب کے ایک ذمہ وار عہدہ دار کی رائے)

ہماری قوم ابھی تک اس امر سے غالباً ناواقف ہوگی کہ تعلیم الاسلام سکول قادیان کے اجراء کی پاک غرض علوم عالیہ اسلامیہ کی ترویج اور اشاعت تھا اور اس سکول کے ذریعہ ایسی قوم تیار کرنی چاہی گئی ہے جو اپنی علمی اور عملی قابلیتوں کا نہ صرف رسمی اور دنیوی علوم میں نمونہ ہو بلکہ دینی، روحانی اور اخلاقی پہلوؤں میں قابل رشک ہو۔ یہ اغراض قادیان جیسے مقام پر کس خوبی اور کمال کے ساتھ پوری ہوتی ہیں اس پر اسوقت بحث کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

دنیوی تعلیم ہی جس قابلیت سے [illegible] اگر ہم اس کی صرف [illegible] کریں تو وہ ایک قومی [illegible] ہمارے ناظرین مڈل سکول کا نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ اس [illegible] تکمیل اور مفید [illegible] کرنے کے واسطے [illegible]

[illegible]

۱۱ فروری ۱۹۰۴ء کو [illegible] جناب رائے نند کشور صاحب [illegible] انسپکٹر مدارس [illegible] تعلیم الاسلام کا پہلا معائنہ فرمایا [illegible] ہماری قوم کیلئے کس قدر خوشی ہوگی جب [illegible] گذشتہ سالوں تک معائنہ نہ ہونے والا سکول کا انتظام اس قابلیت سے چلایا گیا ہے کہ سررشتہ تعلیم کے ایک **بیدار مغز تجربہ کار** انسپکٹر کو بھی اظہار مسرت کرنا پڑا ہے۔ اگر اس عمدہ انتظام کیلئے قوم اپنے محسن و مخدوم جناب ڈاکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام کی شکر گذار ہے جو اپنے دست و بازو [illegible] مفتی محمد صادق صاحب کی سعی اور محنت کی قدر دان ہیں۔ لیکن قوم کی شکر گذاری اور قوم کی خوشی نرے الفاظ تک ہی محدود نہیں ہونی چاہیئے خصوصاً وہ قوم جو **آخرین منہم** کی مصداق ہے جس میں خیالی اور زبانی باتوں کو چھوڑ کر عملی اور ایثار کی روح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نفخ ہوئی ہے۔ قوم چاہتی ہے کہ ہمارا سکول ہمارا کالج **عملی نمونہ** ہو اور وہ اپنے آپ کو مبارکباد دیتی ہے کہ اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے **اسوۂ حسنہ** حضرت مسیح موعود اور بزرگان ملت کا موجود ہے۔ لیکن پھر ہم پوچھتے ہیں کہ اس کی خوشی کیا صرف دلوں تک ہی رہیگی اور **جوارح اور مالوں** پر اثر نہ کریگی؟ مدرسہ کی ضروریات دن بدن بڑھنے والی ضروریات قوم کی توجہ کو از بس مبذول کرانا چاہتی ہیں اور اب خصوصیت کے ساتھ قوم کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ڈاکٹر صاحب مدرسہ کی ضروریات کی تکمیل سرکار سے مدد لیکر بھی پوری کر سکتے ہیں اور [illegible] **قوم کی عزت** قوم کے جائز فخر کو قائم رکھنے کے واسطے یہی ضروری سمجھا گیا ہے کہ یہ سکول **قومی سرمایہ** **قومی تعاون** ہی سے چلے اور یہی اکیلا سکول ہو جو **قومی سکول** کہلانے کا حقیقی مستحق ہو۔ پھر کیا قوم اس **فخر** کو جو اسے مل چکا ہے اپنی معمولی سہل انگاری اور فرو گذاشت سے کھونا چاہتی ہے؟ کبھی نہیں۔ پس ضرورت ہے کہ سکول کے سرمایہ کو مستحکم کیا جاوے اور سکول کی ضرورتوں کو بروقت محسوس کیا جاوے۔

بات کچھ اور تھی۔ سلسلہ کچھ اور تھا۔ ضمناً ہم یہ بحث لے بیٹھے۔ اصل مقصد جناب انسپکٹر صاحب کے معائنہ کا تذکرہ تھا۔

غرض ۱۱ فروری ۱۹۰۴ء کو صاحب موصوف نے مدرسہ کا معائنہ کیا۔ آپ کے چہرہ سے **متانت** **وقار** کے آثار [illegible] اور بے تعصبی کے ساتھ **بزرگانہ** [illegible] اور بھی خوشنما تھے آپ کے [illegible] مسلمانوں [illegible] کا سوال [illegible] **[illegible] آف دی [illegible]** [illegible] ایسی [illegible] جو مخالف مذہب کی عزت [illegible] اس اختلاف کی وجہ سے [illegible] کرنا جائز سمجھا جاتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں ہو رہا ہے [illegible] ہمارے برخلاف۔

آپ تین گھنٹہ تک اپنے ماتحت رفقاء کے ساتھ نہایت [illegible] اور پوری دیانتداری کے ساتھ مدرسہ کا معائنہ کرتے رہے اور اس عرصہ میں ہمارے مدرسہ کے ذمہ وار سپرنٹنڈنٹ مفتی محمد صادق صاحب آپ کے ساتھ رہے۔ جس خوبی اور دیانتداری اور بے لوث پالیسی کے ساتھ آپ نے ہمارے سکول کا معائنہ کیا اگرچہ انہوں نے اپنے فرض منصبی کو ادا کیا ہے تاہم ہم آپ کی مہربانی کے شکر گذار ہیں۔ اب ہم قوم کو اپنے قومی سکول کی اندرونی [illegible] کرنیکیلئے وہ رائے دکھاتے ہیں جو صاحب موصوف نے نہایت [illegible] نظر کے ساتھ معائنہ کرنے کے بعد مدرسہ کی رائے بک میں لکھی ہے۔

جناب رائے نند کشور صاحب انسپکٹر مدارس کی رائے

میں نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا معائنہ بتاریخ ۱۱ فروری ۱۹۰۴ء معہ بابو [illegible] مدارس [illegible] اس غرض سے کیا کہ آیا یہ مدرسہ بحیثیت پبلک سکول ہونے کے منظور ہونے کے لائق ہے یا نہیں اور (۲) قابل ہے کہ اپنے طلباء کو یونیورسٹی کے امتحانوں میں بھیج سکے۔

اس سکول کی بنیاد ۱۸۹۸ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود نے ایک پرائمری سکول کی حیثیت میں ڈالی تھی۔ یہ سکول ۱۸۹۹ء میں مڈل کے درجہ تک ترقی کر گیا۔ ۱۹۰۰ء میں ہائی سکول بن گیا اور ۱۹۰۳ء میں کالج کی پہلی جماعت کھولی گئی۔ جس میں کہ تین لڑکے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس مدرسہ کے قائم کرنے کی بڑی غرض یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حضرت مرزا صاحب کے مریدوں کی اولاد کو اور دوسروں کو دیجائے۔ [illegible] سیکنڈری اور [illegible] طلباء کا پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس مدرسہ کی اس جگہ [illegible] ضرورت [illegible] مدرسہ سال گذشتہ کیلئے ۲۹۸۶ روپیہ تھا حالانکہ چندہ موعودہ کی تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی۔ اور آئندہ ہر طرح امید ہے کہ وہ باقاعدہ آتے رہینگے کیونکہ مدرسہ کے حامی اور منیجر با ثروت و قابل وثوق آدمی ہیں [illegible] نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ بھی ہیں۔ [illegible] سرکاری مدارس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے اور کل [illegible] سال گذشتہ کی ۵۲۶ روپیہ تھی۔ معاف طلبا کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے قریباً ۴۵ فیصدی معاف ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر طلباء کو مفت تعلیم دینے کی طرف زیادہ رغبت پائی جاتی ہے لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ ایسے طلباء کی تعداد قریباً سرکاری کوڈ کے قواعد کے مطابق کر دیجاویگی۔ عمارت کی بارہ کمرے ہیں جو کہ موجودہ تعداد کیلئے کافی گنجائش رکھتی ہیں اور ان میں روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کا سامان بھی عمدہ ہے۔ اسباب اور آلات بھی ضرورت کے مطابق کافی ہیں سوائے [illegible] کہ سب استادوں [illegible] اگر ایک چھوٹی میز اس کے استعمال کیواسطے نہیں ہے۔ سائنس کے آلات صرف برائے نام ہیں۔ مدرسہ کے ساتھ ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے جو کہ عمدہ حالت میں ہے اور انتظام بھی خوب ہے۔ اسمیں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری (شفاخانہ) [illegible] جنکی موجودہ تعداد [illegible] ہے۔ رواجی تعلیم کی سکیم بھی قریباً سرکاری مدارس کی سی ہے اور مفصلہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ جغرافیہ تاریخ اور سائنس۔ تعلیم جسمانی بھی دیجاتی ہے۔ لڑکوں کو ہر روز ڈرل کرایا جاتا ہے۔ کرکٹ اور فٹ بال کھیلنے کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے۔

سٹاف میں پندرہ آدمی ہیں جن میں ایک گریجوایٹ اور دو انڈر گریجوایٹ ہیں اور باقیوں نے کوئی سرکاری امتحان پاس نہیں کیا ہوا لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ سب تجربہ کار استاد ہیں [illegible] گورنمنٹ [illegible] سکولوں میں کام کر چکے ہیں سو وہ تمام [illegible] آدمی ہیں اور صرف حضرت مرزا صاحب کی قرب میں رہنے کی خاطر [illegible] مریدوں میں دینی اور دنیوی تعلیم پھیلانے کیخاطر [illegible] تنخواہ [illegible]

اپریل ۱۹۰۳ء سے انسپکشن سکول رولز کی پابندی کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ مگر رجسٹروں کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ قریباً سب لڑکوں کا داخلہ ایسا تھا کہ ان میں سے بعض کی وجہ نہیں بتلائی جا سکتی اور بعض کو بغیر سرٹیفکٹ کے داخل کیا گیا ہے اور ایک لڑکے کو اعلیٰ جماعت میں داخل کر دیا گیا۔ آج ان تمام باتوں کیطرف میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب کو توجہ دلائی ہے اور ان کو کہدیا ہے کہ اگر انسپکشن سکول رولز کی پوری طور پر پابندی آج سے کیجاویگی اور مفت تعلیم سوائے غرباء کے کسی کو نہیں دیجاویگی تو مجھے اس سکول کو منظور کرنیکیلئے آئندہ اگست میں سفارش کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوگا کیونکہ مدارس کے منظور ہونیکے واسطے وہی وقت مقرر ہے۔

(دستخط) نند کشور انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر کیمپ بٹالہ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۰۴ء

رائے صاحب کی رائے کو پڑھ کر یقیناً ہر ایک احمدی خوش ہوگا لیکن ہم اپنے سکول کی ایسی **قابل تعریف** حالت پر خوش ہوتے ہوئے بھی [illegible] ان میں چند باتیں ہیں جنہوں نے ہمکو متوجہ کیا ہے کہ قوم انکو سرسری نظر سے نہ پڑھ جاوے اسلئے ہم خصوصیت کیساتھ انکو پیش کرتے ہیں۔

اول۔ رائے صاحب مدرسہ کی مالی حالت کے متعلق احمدی قوم پر ایک امید ظاہر کرتے ہیں۔ ان الفاظ میں کہ کل خرچ مدرسہ سال گذشتہ کیلئے ۲۹۸۶ روپیہ تھا حالانکہ چندہ موعودہ کی **تعداد اس سے کہیں زیادہ تھی اور آئندہ ہر طرح امید ہے کہ وہ باقاعدہ آتے رہینگے**۔

اس فقرہ میں جلی قلم جو فقرہ ہمنے لکھا ہے اسکی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ایک غیر احمدی، احمدی قوم کے افراد پر یہ بھروسہ کرتا ہے کہ وہ اپنے چندوں کو جو مدرسہ کیلئے دیتے ہیں باقاعدہ بھیجتے رہینگے۔ یہ قوم کیلئے قابل ناز امر ہے اور ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے کہ قوم اس ناز کو نباہیگی اور مدرسہ کی ضروریات سے غافل نہ رہیگی۔

دوم۔ رائے صاحب فیس مدرسہ کے متعلق یہ ریمارک کرتے ہیں کہ شرح فیس سرکاری مدارس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ مگر معاف طلباء کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے قریباً ۴۵ فیصدی معاف ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر طلباء کو مفت تعلیم دینے کیطرف زیادہ رغبت پائی جاتی ہے اور آخر میں کہتے ہیں کہ "اگر انسپکشن سکول رولز کی پوری طور سے پابندی کیجاویگی اور **مفت تعلیم** سوائے غرباء کے کسیکو نہیں دیجاویگی" اس سے پتا پایا جاتا ہے کہ ابتک مدرسہ کی اصل غرض تعلیم کو عام اور ارزاں کرنا تھا۔ اسلئے یہی نہیں کہ مدرسہ کی شرح فیس سرکاری سکولوں کے نصف کے قریب تھی اور اسمیں بھی ۴۵ فیصدی قریب معاف تھا لیکن اب مدرسہ کو منظور کرانیکے واسطے ان قواعد کی پابندی لازمی ہوگی جو اسکے متعلق ہیں۔ اور اس سے یقیناً معاف شدہ طالبعلموں کی تعداد کم ہو جاویگی جو ہماری غرض کیلئے کسی قدر مضر ہوگی اسلئے ہمارا اپنا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام کو یہ فکر دامنگیر ہوگا کہ وہ **وظائف کی تعداد** کو وسیع کریں اور اس رنگ سے ان مستحق مگر نادار طلباء کو فائدہ پہونچائیں۔ لیکن اس غرض کو پورا کرنیکیلئے پھر قوم ہی کیطرف دست سوال دراز کرنا پڑیگا۔ اسلئے اس سے پیشتر کہ ڈاکٹر صاحب قوم کو متوجہ کریں ہم توجہ دلاتے ہیں کہ قوم مدرسہ کی ان ضروریات کو ابھی سے محسوس کرے اور مدرسہ کو اس کریڈٹ کو قائم رکھنے کیلئے کہ **مفت تعلیم دینے کیطرف** ہم زیادہ رغبت ہے مدرسہ کے سرمایہ کو وسیع کرے تاکہ خاطر خواہ وظائف نادار طلباء کو دینے کیلئے گنجائش نکل آوے۔ اور اسکی آسان راہ یہی ہے کہ ہر ایک مستقل چندہ دہندہ [illegible] مقررہ ٹیوشن (عطیات) دیتے جاویں۔

جنگ جاپان و روس

جارحانہ پہلو - ایڈمرل ماکاروف نے بچاؤ کا پہلو چھوڑ کر اب جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے ۱۲ - مارچ کو جنگی جہاز لیکر کھلے سمندر میں نکلا - اور دور تک دشمن کی تلاش میں گیا جب وہ کہیں نہ ملا تو سمندر پھر کر واپس آگیا۔

روسیوں کے ارادے - جنرل کروپاٹکن وزیر جنگ مشرقی اقصے میں سپہ سالاری کے فرائض ادا کرنے کیلئے اعلان کے مطابق آج ۱۲ - مارچ کو سینٹ پیٹرزبرگ سے میدان جنگ کو روانہ ہو گیا وہ غالباً کسی خاص مقام یا قصبہ کو اپنا ہیڈ کوارٹر (صدر مقام) نہیں بنائیگا بلکہ (جسطرح محاربہ سوڈان میں لارڈ کچنر نے پشت توسن یا ریل گاڑی کو ہی اپنا صدر مقام بنایا - کسی خاص مقام پر جم کر بیٹھنا اور اسے اپنا مستقر بنانا پسند نہ کیا - بلکہ ہر وقت حرکت میں رہے - صبح اور رنج فری سٹیشن کے پایہ تخت یاوم تونشین میں ہے - تو شام کو پانسو میل شمال میں کریٹو ریا کے متصل ہوتا سے مقابلہ کرنیوالی سپاہ کی راہنمائی کر رہے ہیں - اسیطرح وطن) ریل گاڑی ہی میں رہ کر اپنی ماتحت افواج کی راہنمائی اور ان کی نگرانی کرے گا - اسی کے ایک ایڈیکانگ (ریاء) نے بوقت روانگی ایک اخبار کے رپورٹر سے بیان کیا کہ جنرل کروپاٹکن مشرقی اقصے پہونچکر پہلے تو اپنی اوس فوج کو جو کوریا کی حدود میں ہے وہاں سے منچوریا کو واپس ہٹا لینگے - اور پھر چند ہفتوں میں اپنی جمعیت کو مضبوط کرکے مئی میں مقابلہ کرینگے - ان کو یقین ہے کہ وہ تین مہینوں میں یعنے جولائی کے آخر تک جاپان کے بری افواج کا کام تمام کر دینگے - دیدہ باید -

جاپانی و مصارف جنگ - جاپانی وزرار نے ملک کے سرکردہ اعیان کے مشورہ سے آج یہ فیصلہ کیا ہے کہ مصارف جنگ کیلئے سات کروڑ ین (زر جاپانی سکہ - ۱ ین = ...) ملک میں ایک نیا ٹکس جاری کرکے حاصل کئے جاوین اور مزید براں پانچ کروڑ ین اسطرح سے گورنمنٹ (جو قوم مختلف کاموں کیلئے منظور کر رکھی ہیں - بعض کاموں کو ملتوی رکھکر ان میں سے اسقدر رقمیں جنکی میزان پانچ کروڑ ین ہو مصارف جنگ کی فنڈ کو منتقل کر دیجائین -

جاپانی بیڑہ پر حملہ - روسیوں کا بیان ہے کہ ۱۱ - مارچ کو جب جاپانی - اور ایڈمرل ماکاروف کو دشمن کا کہیں پتہ نہ ملا - مگر لندن کا ایک تار جو کلکتہ کے اخبار انگلشمین کو موصول ہوا اس سے یہ برعکس مضمون سناتا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں "آج ۱۱ - مارچ کو روسی تارپیڈو کشتیوں کا بیڑہ پورٹ آرتھر سے نکلا - جاپانی بیڑہ پر حملہ آور ہوا - لڑائی میں ایک جاپانی تارپیڈو کشتی اور ایک روسی تارپیڈو شکن جہاز غرق ہوگئے" - دونوں کے جنگجوں کا کیا حشر ہوا یہ معلوم نہیں ہوا - شاید وطن کی رائے میں انگلشمین کے نامہ نگار کو تاریخون میں مغالطہ ہو گیا ہے - اور اس نے ۱۰ - مارچ کو ۱۱ - مارچ تصور کر لیا ہے کیونکہ جو قصہ اس نے بیان کیا ہے وہ ۱۰ - مارچ کے معرکہ کے حالات سے کلی مشابہت رکھتا ہے -

لندن - ۱۳ - مارچ - ایڈمرل توگو ۱۰ - مارچ کے بحری معرکہ کے متعلق مزید رپورٹ کرتا ہے - کہ جاپانی تارپیڈو بیڑہ کو ہی نقصان پہنچا - مگر خفیف - بڑی جہازوں کو کچھ نقصان نہ پہنچا - فریقین کی تارپیڈو کشتیوں نے بالکل قریب ہوکر ۲۰ منٹ تک ان پر گولہ باری کرتے رہے - لڑائی شروع ہونے سے پہلے جاپانی کشتیاں پورٹ آرتھر کے دہانہ کے قریب بحری سرنگیں بچھا دینے میں کامیاب ہو گئیں - وہ اس کام سے فارغ ہو چکی تھیں - کہ روسی کشتیاں لڑائی کو آگے بڑہیں (لیکن اگر یہ بیان صحیح ہوتا تو ضرور اب تک کوئی نہ کوئی روسی جہاز کسی نہ کسی سرنگ سے ٹکرا کر نقصان اٹھا چکا ہوتا - مگر اس کی کوئی خبر نہیں آئی وطن) خلیج ایکن میں ۲۵ - فروری کو جو روسی جہاز تارپیڈو شکن غرق ہوا تھا اوس کا نام ولونٹوفمی تھا - (تارپیڈو شکن جہاز عموماً تین چار سو ٹن وزن کے ہوتے ہیں - ایک کی لاگت اسی نوے ہزار روپیہ آتی ہے - خلیج ایکن پورٹ آرتھر سے بجانب غرب آٹھ دس میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی کھاڑی ہے وطن) جاپان نے اپنے ہی ملک میں مصارف جنگ کیلئے دس کروڑ ین قرض لینے کا اشتہار دیا تھا - جاپانی شہریوں کیطرف سے ۵۰ کروڑ ین دینے کی درخواستیں موصول ہوئیں - روسی مصافی جہاز دمتری ودنسکوئی جس کی سویز میں مرمت ہوئی تھی مصر کے شمالی ساحل پر گشت کر رہا ہے - اس نے ایک جرمن جہاز سنٹ گارڈ اور ایک انگریزی جہاز مائٹ لیک کو روک کر تلاشی لی - انگریزی جہاز کو اس نے اوپر کے گولہ چلانے سے رکجانیکا حکم دیا روسی اگنبوٹ مندجور مقیم چینی بندر شنگہائی کا تمام سامان حرب اور اس کے انجنوں کے بڑے بڑے پرزے چینی گودام میں داخل کر دیئے گئے ہیں (اس اگنبوٹ کا قصہ ناظرین کو مفصل معلوم ہے - نیز یہ کہ اس نے کیوں اپنا سامان حرب اتار دیا ہے - وطن) جاپانی ممبر مارکوئیس ایٹو جاپان سے کوریا کو روانہ ہو گیا ہے -

پورٹ آرتھر خالی کر دیا گیا - ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ ۱۲ - مارچ کو ایک جہاز پر چینی بندر چیفو سے پورٹ آرتھر اسقدر قریب ہو گیا - جہاں سے شہر کے بہار قلعوں کا معاینہ ہو سکتا تھا - ان کے بالائی حصہ بتقریباً مسمار نظر آئے اور شہر کی آبادی کے ... بادل اٹھ رہے تھے - مگر کسی جگہ کوئی روسی سپاہ یا جھنڈا یا آبادی کی کوئی اور علامت دکھائی نہ دی - شنگہائی اور ٹوکیو میں جاپانیوں نے مشہور کر رکھا ہے - کہ روسی جمعرات (۱۰ - مارچ) سے پورٹ آرتھر کو ایک طرح سے خالی کر گئے ہیں (یہ محض گپ ہے - روسی پورٹ آرتھر کو کبھی خالی کرنا گوارہ نہیں کر سکتے - وہاں کی دس بیس ہزار بری سپاہ یا ساحل کی توپیں اسقدر قیمتی ہیں جسقدر کہ جہاز ہیں - اور یہ ظاہر ہے کہ اگر روسی بیڑہ ساحلی قلعوں کی مدد سے محروم ہو جائے تو جاپانی بیڑہ اسے چند دنوں میں فنا کر دے - وطن)

روسی شکست - خبر ہے کہ جاپانی فوج بمقام تانگ کان خشکی پر اتری ہے - وہاں جو روسی سپاہ موجود تھی - اسے جاپانی فوج نے پسپا کر دیا اور اس کے بعد وہ مقامات کالنسی اور انتنگ پر بھی قابض ہو گئی (تانگ کان دریا یالو کے ملحق دہانہ پر ہے - انتنگ اس سے چند میل کے فاصلہ پر ساحل سے پرے دریا کے منچوری کنارہ پر ہے - پچھلے تین ہفتوں کی خبریں یہی شائع رہیں تھیں کہ روسی انتنگ اور اس کے متصل مقام کالنسی میں بسعدی تمام مورچے بنا رہے ہیں - یا وہ خبریں غلط تھیں یا یہ روائیت غلط ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ ایسے مضبوط مورچوں کو دشمن سے جم کر لڑائی کرنے کے بغیر روسی چھوڑ گئے ہوں - اور اگر وہ جم کر لڑتے تو نتیجہ خواہ کچھ ہوتا - فریقین کے ہزارہا آدمی ضرور کھیت رہتے - وطن -

۱۰ - مارچ کے معرکہ میں روسی تارپیڈو کشتی سٹرگوچی کو خود اس کے کمانڈر نے اڑا دیا تھا تاکہ غنیم اسکو پکڑ نہ لے - جاپانی تارپیڈو بیڑہ نے آدہی رات کو جاکر روسی گولہ باری کے باوصف پورٹ آرتھر کے دہانہ کے متصل بحری سرنگیں رکھدی تھیں - روسی کشتیاں اس کے بعد مقابلہ کو باہر نکلیں - جاپانیوں کے کل بیس آدمی ضائع ہوئے - جاپانی بیڑہ نے بعد ازاں تالین وان کے قلعہ سام شان تن پر بھی گولہ باری کی -

روسی کاسکون کی رجمنٹ دریا یالو کے مغربی کنارہ پر یعنے خاص چین کی حد میں گشت کر رہی ہے - (قصبہ نوچنگ اسی دریا کے کنارے پر ساحل بحر کے قریب آباد ہے - وطن)

روس نے ممالک غیر کی افسروں کو جواب دیا ہے کہ وہ وسط مارچ سے پہلے کسی کو اپنی افواج کے ہمراہ رہنے کی اجازت نہیں دے سکتا - مشرقی سائبیریا کی مقامی حکومت کا عملہ قلعہ ولاڈی ووسٹاک سے مقام خاباروسک کو منتقل کر دیا گیا ہے - جو اول الذکر سے ۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ساحل سے اندر دریا امور پر واقع ہے - وطن)

بقیہ تار خبریں - لندن ۱۴ - مارچ - پورٹ آرتھر کو خالی کئے جانے کی خبر غلط تھی - جاپانیوں کا بیان ہے کہ ۱۰ - مارچ کے معرکہ میں نہ ان کی کوئی تارپیڈو کشتی ضائع ہوئی - نہ کروزر ٹاکاساگو کو کچھ نقصان پہنچا - روسی کوریا سے منچوریا کو ہٹ گئے ہیں دریا یالو عبور کرنے سے پہلے انہوں نے قصبہ وجیو کو آگ لگا دی - روسیوں نے کوریا کے قصبہ پنگ یانگ اور ساحلی مقام انجو کے درمیان تار کاٹ دیا ہے - اڑہائی لاکھ روسی فوج مشرق اقصے میں میدان جنگ کیلئے بہ تفصیل تیار ہو گئی ہے قلعہ - دو رجمنٹ قادر بندوقچی ہراول سولہ رجمنٹ قادر انداز پیدل ۹۶ جلد چلنے والی توپیں تین بار برداری جلد چلنے والی کوہی توپخانہ کی اور کچھ سوار قلب لشکر کے نامہ و پیام کیلئے تار کا سلسلہ ہوگا اور قلب و ریزرو فوج کے درمیان ٹیلیفون ریزرو دستہ کمک میں رہیگا - یورپین روس سے ڈرگون نسل کے سواروں کے رسالے بھی بھیجے جاسکینگے -

لندن - ۱۵ - مارچ - اس بحری معرکہ پورٹ آرتھر میں جن جاپانی کشتیوں کو صدمہ پہنچا وہ بقول جاپانیوں ایک ہفتہ میں درست کر لی جائینگی - ساسی بو کی جاپانی عدالت غنیمت نے گرفتار شدہ روسی سٹیمر مانچوریا کو جس پر زیادہ تر سیلوں کی چار بارتھی قابل ضبطی قرار دیا ہے - چینیوں میں یہ افواہ گرم ہے کہ پورٹ آرتھر اور نیوچوانگ کے روسی افسر صاف تسلیم کر رہے ہیں کہ جب تک روس تین لاکھ سپاہ جمع نہ کرے وہ جاپانیوں سے مقابلہ نہ کریگا - پچھلی معرکہ کے زخم خوردہ روسی جہازات ریٹویزان اور رٹ وزن اور زارووچ ۶ ماہ سے پہلے مرمت اور کام دینے کے قابل نہ ہوسکینگے - ایک اعلے جاپانی مدبر نے بیان کیا ہے کہ یورپ کا یہ وہم ہے کہ جاپان نے ملکگیری کی غرض سے جنگ شروع کی ہے - دنیا دیکھ لے گی کہ اگر جاپان غالب بھی رہا تو وہ سالہا سال اپنی طاقت اور وسائل سے اسطرح کام لیگا کہ دنیا کے امن میں کسیطرح کا فرق نہ پڑے -

جاپانی دستہ کی شکست - روسیوں کا بیان ہے کہ کوریا کے قصبہ ینگ پنگ سے شمال مغرب میں دریا چونگ چونگ کے کنارہ پر جاپانی سواروں کے چار ہراول دستے ملے - جن میں سے ایک روسیوں کی کمین گاہ میں پھنس گیا اور منتشر کر دیا گیا -

پورٹ آرتھر سے ۹۰ فیصدی باشندے نکل چکے ہیں - چینی اور دیگر سوداگر جو اجناس و ذخائر چھوڑ گئے ہیں - اوس پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے - روسی پورٹ آرتھر میں گندم اور آٹا پیسنے کی کلیں دہڑا دہڑ بھیج رہے ہیں - انکا بیان ہے کہ پورٹ آرتھر کی روسی سپاہ دو سال تک غنیم کا مقابلہ کر سکتی ہے - روسی بیڑہ کے زخمی جہازوں کی مرمت بسرعت تمام ہو رہی ہے - جہاز نووک مرمت کو حوض میں داخل ہو چکا ہے - لیکن رٹ وزن اور زاروچ ابھی باہر ہیں - ڈائنی کا بندر جہازوں کے لئے برسوں تک خطرناک رہیگا کیونکہ اوس کے متصل جو بحری سرنگیں بچھائی گئی تھیں - وہ ادہر اودہر سرک گئی ہیں - امریکہ کا کارخانہ جاپان کے نئے ریلوے کے سات انجن بھیج رہا ہے وہ کوریا کی جاپانی ریلوے لائن فوسان تا سیئول پر کام دینگے - ایک جاپانی نے سولہ لاکھ روپیہ کی مالیت کے نوادرات جاپانی مجروحین کے فنڈ میں بطور چندہ دیئے ہیں - ایڈمرل الیکسیف نے منچوریا اور لیوتنگ کے چینی و منچوری باشندوں کے نام اعلان شائع کیا ہے کہ روس تمہارا سچا دوست ہے اور ملک کی زرعی و تجارتی ترقی کے لئے ریلوے نہایت ضروری ہے - اوسکی حفاظت باحتیاط کرو

یہ اعلان جاپانی اشتہاروں کے جواب میں شائع کیا گیا ہے۔ جن میں جنگ کا الزام روس پر لگایا گیا تھا

مختلف عنوانین - روسی کوریا کی حدود سے بالکل باہر نکل گئے ہیں۔ خبر ہے کہ جاپانی فوج روسی سپاہ کی بہ زور مزاحمت کر باوجود مقام انگنگ پر قابض ہو گئی ہے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ جاپانیوں نے پورٹ آرتھر فتح کر لیا ہے۔ ایک خبر ہے کہ سیول میں جاپانی بڑی لڑائی کیلئے باخفائے تمام پورے تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور عنقریب بڑا دھاوا کرنیوالے ہیں۔

ٹائمز جاپان کو مشورہ دیتا ہے کہ جب وہ پورٹ آرتھر اور ولاڈی ووستاک کو فتح کرے تو انہی پر قانع رہے۔ خاربین کیطرف مانچوریا میں آگے نہ بڑھے ان دونوں مقامات اور کوریا ہی جاپان کے قابض ہو جانے سے مشرق اقصیٰ میں روسی اقتدار کا خاتمہ ہو جائیگا (مگر کیا روسی یہ مقام دیکر چپکے بیٹھ رہیں گے۔ اور ان کو جاپانیوں سے پھر فتح کرنے کیلئے پورا زور نہ لگا دینگے وطن)

۱۰ مارچ کے معرکہ میں جاپانی بیڑہ صرف ۲ روسی ملاحوں کو پکڑ سکا۔ روسی کشتی سٹریگوشی کے ملاح یا تو مر چکے تھے یا سمندر میں کود گئے تھے۔ جنکو تلمیوں کی گولہ باری کی وجہ سے جاپانی ملاح نہ پا کر پکڑ سکے

لنڈن ۱۶ مارچ۔ جاپانیوں کی نگرانی میں کوریا کے اندرونی انتظام کی از سر نو درستی و اصلاح ہو رہی ہے۔ رشوت کے انسداد کا سختی سے تدارک ہو رہا ہے۔

اول بحری معرکہ۔ افواہ ہے کہ ۱۰ مارچ کے معرکہ کے بعد پورٹ آرتھر کے روسی بیڑہ نے ولاڈی ووستاک کے بیڑہ سے جا ملنے کے لئے پورٹ آرتھر سے نکلنے کی کوشش کی۔ مگر جاپانی بیڑہ سے بتاریخ ۱۳ مارچ اسکی مڈبھیڑ ہو گئی۔ فریقین نے بیس منٹ گولے چلائے تھے کہ روسی کروزر نوویک زخمی ہو گیا اور روسی بیڑہ واپس ہٹ گیا۔ نوویک کا وزن ۳ ہزار ٹن ہے۔ باقی مراتب کیلئے دیکھو فرہنگ۔ یہ قیاس غلط معلوم ہوتا ہے کہ روسی بیڑہ ولاڈی ووستاک جانے کی غرض سے باہر نکلا کیونکہ اگر وہ وہاں پہنچ جاتا تو ... بھی ہو جاتا۔ تو اس جگہ پورٹ آرتھر سے بھی اسکی حالت زیادہ نازک ہوتی۔ ولاڈی ووستاک کا بندر پورٹ آرتھر اتنا وسیع ہے اور نہ محفوظ۔ (وطن)

امریکہ والے سخت ناراض ہیں کہ روس نے خوردنی اجناس کو بھی ممنوع الداخلہ اشیاء میں کیوں شامل کیا ہے۔ روسی ایڈمرل ... کروزر ... ۱۳ مارچ ... مارکو پولو کو بھی جو مشرق کو جا رہا تھا ... شمالی ساحل کے قریب ... گولہ چلا کر روکا۔ اور بعد میں معافی مانگ لی۔ اسی دن اوجنی ساحل پر تین میل کے فاصلہ پر ناروے کے ایک سٹیمر کو روکا

جاپانیوں کی دلاوری۔ روایت ہے کہ ۱۰ مارچ کے بحری معرکہ میں فریقین کے تارپیڈو جہاز ایک دوسرے کے ایسے قریب ہو کر بھڑے۔ کہ ایک جاپانی بحری چھلانگ مار کر ایک روسی کشتی میں پہنچ گیا۔ اور اس نے کپتان کا سر تلوار سے جدا کر کے دو ہی کلاہ مار کر سمندر میں گرا دیا۔ (یہ خبر یقیناً گپ ہے۔ وطن)

روسیوں نے ۲۰ جاپانی جو چینیوں کے بھیس میں تھے ساحل پر گرفتار کئے ہیں۔ وہ جاپانی بیڑہ کو جھنڈیوں کے ذریعہ خبریں دے رہے تھے۔

جاپانی فوج۔ سٹینڈرڈ (انگریزی اخبار) ... چینی بندر شنگھائی سے تار دیتا ہے کہ ایک کثیر جاپانی بڑی سپاہ مع ساز سامان رسد اور میدانی توپخانہ لیکر جاپانی بندر نگاساکی سے جہازوں پر سوار ہو کر کوریا کے بندر ادجینا کو جا پہنچی ہے اور ۸۰ ہزار اور عنقریب جانیوالی ہے (ادجینا کے نام کا کوئی شہر یا بندر کوریا میں نہیں۔ ناجو انجو۔ ... میں سے غالباً کوئی ایک مراد ہے۔ وطن)

اسکا بیان ہے کہ روسی پورٹ آرتھر ... پھر بندر دالنی کو خالی کر رہے ہیں ... جاپانی فوج پورٹ آرتھر ... دریا یالو ... جاری ہے دریا یالو پر اگر جاپانی فوج زیادہ جمع ہو گئی تو وہاں کی روسی فوج خاربین کو ہٹ جائیگی۔ روسیوں کا بیان ہے کہ دالنی کی بندرگاہ لنگر گاہ کی بحری دیوار اور ریلوے سٹیشن کے نیچے سرنگیں لگا دی گئی ہیں کہ جونہی جاپانی وہاں داخل ہوں سب عمارات کو اڑا دیا جائے۔ بحیرہ جاپان سے تمام بحری تار ... جاپانیوں کے تصرف میں ہیں ... روسی بحری ... بیڑہ ... زخمی جہازوں کی مرمت کیلئے پورٹ آرتھر کو گئے ہیں جرمن جرنیل کونٹ ... کی رائے میں روس اپریل کے اختتام سے پہلے جاپان کے ساتھ بڑی لڑائی شروع نہیں کر سکیگا۔ اسکا خیال ہے کہ جاپانی پیدل فوج ... روسی پیدل سپاہی اور توپچیوں سے ... کوریا ... روسی سفیر ... مخالفت ... جاپانی حکومت ... جاپانی ... واپس ... جہاز ... روسی ... پنگ یانگ کے قریب بمقام ... موضع ہوگا۔ وطن) ایک جاپانی ... قید کر لیا ... ہیں۔

جاپانی نقصانات کی تصدیق۔ جرمن میل سٹیمر (ڈاک کا جہاز) ... جو ۱۳ مارچ کو مشرق اقصیٰ سے کولمبو پہنچا۔ یہ خبر لایا ہے کہ اس کے بحریوں نے اپنی آنکھوں سے جاپانی

بندر نگاساکی میں کئی جاپانی جنگی جہاز مرمت ہوتے دیکھے۔ جن میں سے ایک کی حالت بہت ہی ردی تھی۔ جو انگریز بحری جاپانی جہاز ... کو جو جاپان تک پہنچانے کیلئے نوکر رکھے گئے تھے وہ اسی جرمن جہاز پر ولایت واپس جا رہے ہیں۔ انگریزی اگنبوٹ کلا ... جو آسٹریلیا جاتا ہوا ۱۴ مارچ کو کولمبو پہنچا۔ اس کے کپتان کا بیان ہے کہ سوئیز کے متصل ایک روسی تارپیڈو کشتی کچھ دور اس کے پیچھے پیچھے آئی۔ اور کہ سوئیز سے ۵۰ میل پرے اس نے روسی مصافی جہازوں کا ایک بیڑہ دیکھا تھا جو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ادھر ادھر برقی روشنی ڈالتے تھے

جاپان کا اندازہ ہے کہ اوسے اختتام جنگ سے دسمبر ۱۹۰۴ء تک لڑائی پر ۳۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ین (ین ...) خرچ کرنے پڑینگے جو رقم تھوڑی سود کے میعادی نوٹوں سے اجرا اور خاص ٹیکس جنگ لگانے سے حاصل کیجائیگی۔ بندر نوچینگ میں ایک انگریزی جنگی جہاز اسپیگل موجود ہے۔ برف کے پگھلتے ہی وہ نوچینگ کے دریا لاؤ سے آجائیگا۔ انگریزی حکومت نے ... سے اجازت مانگی ہے کہ اگر باشندگان نوچینگ کو کوئی نقصان نہ پہنچے (وطن)

... مارچ کے معرکہ کے بعد بہاؤ کے موقع پر سمندر کا پانی اترنے پر پورٹ آرتھر کے متصل ایک غرق شدہ جاپانی تارپیڈو شکن جہاز صاف دکھائی دیا۔ یہ بھی بہتے ہوئے وہائٹ ہیڈ تارپیڈو گولے بھی وہاں سے ملے۔ (اس سے ثابت ہو گیا کہ روسیوں کا بیان صحیح تھا۔ وطن) فرانس اور انگلستان میں مصر۔ مراکو۔ سیام اور نیو فولینڈ کے متعلق تمام مسائل متنازعہ فیہ پر باہم رضامندی سے قرارداد ہو گئی ہے۔ جس کے مطابق عنقریب ضابطہ معاہدہ ہونیوالا ہے

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جاپانیوں نے کوریا کے اندرونی انتظام کی اصلاح کے کام کو مکمل کر دیا ہے۔ روسی حکومت نے ایڈمرل شارک کو مشرق اقصیٰ کے روسی بیڑہ کی کمان سے یورپ واپس بلا لیا ہے۔ وجہ معزولی صاف ظاہر ہے۔ گو ... حکم نامہ میں بیماری کو وجہ بتایا گیا ہے ... زخمی مصافی جہاز رتوازن ... کپتان ... کہ اوس نے ... کی جاپانی ... میں ان کی تارپیڈو ... اور آتش بار ... جہاز ... برٹی دلاوری دکھائی (یہ جہاز گو زخمی ہو کر لنگر گاہ کے کنارے پر لگا ہوا ہے۔ مگر اس کی توپیں وغیرہ سب صحیح سالم ہیں اور ... جہاز ... ان سے بخوبی کام لیا جاسکتا ہے۔ وطن) روسی حکومت نے بحیرہ بالٹک کے بیڑہ کو بحر ... شمالی کے راستہ مشرق اقصیٰ کو بھیجنے کا ارادہ خیال چھوڑ دیا ہے۔ پورٹ آرتھر کے روسی بیڑہ کی نسبت کچھ معلوم نہیں کہ آیا

وہ اس وقت وہیں ہے۔ یا وہاں سے نکل گیا ہے جاپانیوں کو کل اطلاع پہنچی تھی کہ سات روسی جنگی جہاز پورٹ لازارف کے پاس سے گذرتے دیکھے گئے تھے۔ مگر یہ نہیں بتلایا کہ وہ کسطرف کو جا رہے تھے (پورٹ لازارف کوریا کے مشرقی ساحل پر خلیج بروٹن کے کنارہ پر واقع ہے۔ وہ ولاڈی ووستاک سے ۳۳۰ میل بجانب جنوب اور کوری بندر فوسان سے ۳۰۴ میل شمال میں ہے۔ وطن) جاپانیوں کا بیان ہے کہ روسی فوج مقیم پورٹ آرتھر عنقریب اسے غنیم کے حوالہ کر دیگی۔ جو روسی زخمی ... جاپانی فوجی شفاخانہ میں ہیں وہ غنیم کے سلوک کے بڑے مداح ہیں روسی حکومت نے بھی اسکے متعلق جاپان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

روسی بیڑوں نے کوئلہ سے لدے ہوئے چار جہاز فروری میں سوئز کے قریب ... روک لئے تھے ان میں سے ایک ... نام ... کولمبو پہنچا۔ اسکے کپتان کا بیان ہے کہ روسیوں نے پہلے تو ان جہازوں کو غرق کر دینے کی دھمکی دی۔ مگر بذریعہ تار روسی حکومت سے استصواب کرنے پر حکم ملا کہ جہازوں کو ضبط کر لو غرق نہ کئے جائیں۔ دس دن بعد زار کا حکم آگیا کہ بالکل چھوڑ دو اور آئندہ جاپان کے سوا کسی اور ملک کے تجارتی جہاز کو نہ پکڑا جائے۔ یہ جہاز جاپان کیلئے کوئلہ لیجا رہے ہیں۔ جاپان کا تجارتی جہاز بنگلو ... احکام لیکر لنڈن سے روانہ ہوا ہے وہ روسی جنگی جہاز ... کی موجودگی کو علی الرغم بحیرہ روم اور قلزم کے رستے گذریگا۔

ایڈمرل شارک کے ساتھ ایڈمرل ... کو بھی مشرق اقصیٰ کو واپس پیٹرس برگ بلا لیا گیا ہے۔ روسی فوج کا بڑا حصہ دریا یالو عبور کر گیا ہے اسطرف کو ہ آیا منچوریا کسطرف سے کوریا کے علاقہ کو۔ یا اس کے برعکس یہ نہیں بتایا گیا۔ (وطن) تصدیق ہو گئی ہے کہ اب تک بحری معارکوں میں جاپان کے چار کروزر اور پانچ تارپیڈو و کشتیاں ضائع ہوئی ہیں۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ سمندر دیوتا ابھی روسیوں پر خفا ہے ۱۶ مارچ کو ایک تارپیڈو شکن جہاز ... ابنی ہی بحری سرنگوں میں سے ایک سے ٹکرا کر پورٹ آرتھر میں داخل ہوتا ہوا غرق ہو گیا۔ ... جہاز ... انگریزی جرنیل ... آف ... سپہ سالار افواج برطانیہ آج ۱۷ مارچ کو فوت ہو گئے آپ ملکہ مرحومہ کے چچا یعنی شاہ معظم کے نانا کے بھائی تھے ... ملکہ مرحومہ ... ۱۸۱۹ء کو پیدا ہوئے ... میں کمیشن ... سلطان ... ۱۸۵۶ء سے ۱۸۹۵ء تک سپہ سالار رہے۔ (وطن)

قیصر جرمنی نے نوجوان شاہ ہسپانیہ سے بمقام ویگو ملاقات کی جو خاص اسی غرض کیلئے وہاں گئے تھے ویگو ہسپانیہ کے شمال مغربی گوشہ پر بحر اوقیانوس کے کنارے ایک اہم بندرگاہ ہے۔ وطن)

ہم اور ہمارے ناظرین

ضروری اطلاع خریداران الحکم اپنا فرض سمجھ لیں کہ ہر قسم کی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد ہرگز نہ ہو سکے گی اور مطبع اسکا ہرگز ہرگز جوابدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ خریداروں کی تعداد بفضل خدا ہر روز ترقی پر ہے۔ چٹ کا نمبر دیکھنے میں اس بات کا لحاظ رکھا جاوے کہ جیسے آر ایل ...... لکھا جاتا ہے وہ نمبر ڈاکخانہ کا ہے جو ہفتہ کی رجسٹری کے لیے ملا ہوا ہے اسکو خریداروں کے نمبر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

بقایا دار جن خریداروں کے ذمہ مطبع کا کچھ بھی بقایا ہے یا جنھوں نے ابھی تک باوصفیکہ پہلی سہ ماہی ختم ہونے کو ہے زر چندہ ۱۹۰۴ء روانہ نہیں کیا اگر وہ اطلاع نہیں دینگے کہ وہ کب تک واجب الادا رقم بھیجیں گے تو مہر وقت الحکم کا وی پی لینے کو طیار رہیں۔ مطبع کی طرف سے یہ ضروری نوٹس ہے۔ اور اسکے بعد کسی اور اطلاع کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ایک اور بات سال گذشتہ میں میری اکثر غیر حاضری کی وجہ سے بعض رقوم آمدہ مطبع کا اندراج بالتفصیل نہیں ہوسکا یا یہ کہو کہ ضروری رجسٹروں میں کسی قدر فروگذاشت سے ہوا ہے۔ اس لیے جن احباب نے ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء کی قیمت الحکم ادا کر دی ہے اور ان کا حساب صاف ہے ان کے سوا باقی بزرگ بقایا کے متعلق ہمیں خود اطلاع دیدیں تاکہ ان کے حساب کا مقابلہ کر لیا جاوے لیکن اگر اسپر توجہ نہ کی جاوے گی تو پھر مطبع کے رجسٹروں یا کاغذات کا اندراج صحیح تصور ہوگا اور کسی شکایت کی گنجائش نہیں ہوگی۔ ہمیں یقیناً معلوم ہے کہ ہمارے خوش معاملہ خریدار اپنے صفائی حساب کے لیے ہمیں مدد دینگے۔

ڈاکٹر عمار علیخان صاحب اور بابو عبد الحمید صاحب سالی لینڈ سے ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم کی یادگار قائم رکھنے کی غرض سے دو اخبار جاری کرائے ہیں ان اخبارات کی قیمت وصول ہو چکی ہے جزاهم الله احسن الجزاء اس پاک تحریک کے محرک ڈاکٹر سید جلال صاحب مخفی ہیں۔ اسلیے الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق ٹھیر کر سید صاحب کو بھی انکا ثواب ہوگا۔ اس طریق پر اگر یہ تحریک جاری ہی ہو تو تعجب نہیں کہ صدہا جدید اخبار بادگار مرحوم میں جاری ہو کر انکی روح کے ایصال ثواب کے موجب ہوں۔ اس تحریک سے صرف اتنا ہی فائدہ نہیں بلکہ ہم محسوس

کرتے ہیں کہ یہ قوم کی زندگی کے آثار ہیں۔

توسیع اشاعت الحکم کے متعلق ہمارے ایک دیرینہ کرمفرما اور الحکم کے سچے خیرخواہ چودھری محمد حسین صاحب گرداور کو خیال پیدا ہوا ہے۔ قریباً ہر روزہ ڈاک میں انکی طرف سے ایک خریدار کے نام الحکم جاری ہوتا ہے چودھری صاحب کی اگر یہی توجہ رہی تو وہ الحکم کے لیے سب سے زیادہ خریدار بہم پہونچانے والے ٹھیرینگے خدا تعالے انکی سعی کو مشکور فرماوے۔ آمین

مکند پور ضلع جالندر شیخ نصیر الدین عرف شیخ نتھو ایک معمولی بساطی کی دوکان رکھنے والا احمدی ہے لیکن الحکم کے ساتھ اسکو کچھ ایسی محبت اور اسکی اشاعت کا ایسا جوش ہے کہ باوجود قلیل آمدنی کے بھی دو پرچے اپنی جیب سے خرید کر دو شخصوں کے نام جاری کراتا ہے۔ یہ جوش اشاعت صدق وحق کا بھی حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی سچائی کی دلیل ہے۔ گو بادی النظر میں راہ حق میں انفاق مال ملنکل معلوم ہوتا ہے مگر۔

> ز بذل مال در راہش کسی مفلس نمیگردد
> خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

بالکل سچ ہے۔ شیخصاحب کی مثال ہمارے اہل دول اصحاب کو الحکم کی توسیع اشاعت پر توجہ دلاسکتی ہے۔

لاہور سے ہمارے ایک مکرم جو الحکم کے یوم اجرا سے اس کے خریدار ہیں اور خوش معاملہ خریدار ہیں ہمیں محض اس بنا پر الحکم کو بند کرتے ہیں کہ اسمیں جنگ جاپان کی خبریں اور ڈاکخانہ کے متعلق مضامین بھی درج ہوتے ہیں۔ ہمکو اس بات سے تو بیشک افسوس ہے کہ الحکم کا ایک خریدار اور خوش معاملہ خریدار اس سے الگ ہوتا ہے مگر یہ بھی ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ اگر انھوں نے جنگ جاپان و روس یا محکمہ ڈاکخانہ کے متعلق مضامین کے سلسلہ کے اجرا کے وجوہات پر غور کی ہوتی تو شاید وہ اسقدر مخالفت نہ کرتے بہرحال ہم ان سے ناراض نہیں کیونکہ جبکہ ان کی مسدودی الحکم کا کارڈ ملا اسی روز ...... ساتھ پہونچے ...... ثابت ...... کا مضمون صحیح ثابت ہوا۔

ہم نے ایکمرتبہ اپنی مشکلات کا ایک مرتبہ کھینچا جسمیں اس امر کا بھی ذکر تھا کہ مختلف المذاق لوگوں کا مذاق ایک اخبار نویس ایک ہی اخبار پورا نہیں کرسکتا۔ البتہ وہ عام مذاق کو جو مشترک ہوتا ہے لے لیتا ہے۔ اسلیے ہمارے ناظرین میں سے ہر واحد یہ کبھی توقع نہ رکھے کہ ہم ہر ایک شخص کے ذاتی مذاق کے موافق الحکم کو ایڈٹ کرسکیں گے۔

مولوی محمد فضل صاحب چنگوی۔ چکڑالوی کے متعلق باقاعدہ الحکم میں لکھنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں انکا اختیار ہے لکھیں الحکم کو حتی الوسع ان کے مضامین کے اندراج میں کوئی عذر نہ ہوگا

بشرطیکہ وہ متین اور معقول ہونیکے علاوہ مناسب موقع بھی ہوں۔

ہمارے ایک مخدوم اور محسن بابو نذیر الدین صاحب بھاموے الحکم کے متعلق اسکی عمدہ چھپائی اور کتابت وغیرہ کی ضرورت کو اسقدر محسوس کرتے ہیں کہ الحکم کی بروقت اشاعت بھی اسپر قربان ہونی چاہیے حقیقت میں کچھ دنوں سے یہ نقص الحکم میں ہم خود محسوس کر رہے تھے اور اسکی اصلاح کی فکر۔ اللہ تعالی ہمیں توفیق دے۔ آمین۔

الحکم کے متعلق ایڈیٹر الحکم اور ناظرین الحکم کی خط و کتابت ہمیشہ اسی عنوان کے تحت اخبار ہی میں ہوا کریگی۔ اور کچھ دنوں سے یہ سلسلہ باقاعدہ جاری ہے۔

مظلومان پوسٹ آفس

وی نوٹ سسٹم نوٹ سسٹم کی بد استعمالی کی خرابی ہم نے ایک مثال کے ذریعہ سے ظاہر کی ہے اگرچہ ہمارے پاس بہت سی مثالیں ان کشتوں کی موجود ہیں جو اس نوٹ سسٹم کے تیغ پر قربان ہوئے ہیں لیکن یہ اصل مطلب سے دور جا پڑنا ہوگا اگر ہم ایک پر بھی کافی توجہ نہ کریں اسلیے ہم سب سے پہلے اسی ایک کیس دیوی دتامل اور جلال الدین کو بار بار پیش کرینگے اور صاحب پوسٹماسٹر جنرل بہادر سے انصاف چاہیں گے کہ ایک ہی مقدمہ میں ایک ہی جرم کے دو ارتکاب کرنیوالوں کو دو مختلف سزائیں کس بنا پر دی جاتی ہیں یا دی گئی ہیں۔ اگر نوٹ سسٹم کی بد استعمالی کا نقص اسی مثال سے ثابت ہوگیا تو آیندہ جو مثالیں ہم اور پیش کرینگے وہ صاحب موصوف کی مزید توجہ کو بجود اپنی طرف منعطف کرنے والی ثابت ہونگی اور اگر اسکو چھوڑ کر اور ہم پیش کریں تو یہ ایک قسم کا خلط مبحث ہوگا۔ اس لیے ہم اس کے متعلق پھر صاحب موصوف کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ دیوی دتامل اور جلال الدین کا کیس منگوا کر سارا کیا سارا خود پڑھیں۔ اور دیوی دتامل کو اپنے سامنے بلا کر اس سے پوچھیں کہ اس نے کسقدر اپیل کیے ہیں اور انکا جواب اسے کیا دیا گیا ہے؟ ہم معزز ہمعصر زمیندار سے جو محکمہ ڈاکخانہ میں ایک عرصہ تک معزز اسامی پر رہ چکا ہے اور جو اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر اس محکمہ کے مظلوموں کو بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتا ہے اس معاملہ میں اپنے ساتھ ملنے کی درخواست کرتے ہیں اور غالباً بہت جلد ہم انکی رائے سننے کے قابل ہوسکیں گے۔ (باقی دارد)

گارنٹی فنڈ ہمکو توجہ دلائی گئی ہے کہ گارنٹی فنڈ جو محکمہ ڈاکخانہ کے متعلق ہے جس میں ہر ملازم ہر ڈاکخانہ کی تنخواہ میں سے سالانہ ایک مقررہ رقم وضع ہوتی ہے اسپر افسران سررشتہ کی توجہ دلائیں کہ وہ روپیہ کہاں جاتا ہے؟ عنقریب ہم اسپر بحث کرینگے۔ فی الحال نوٹ سسٹم کی خرابیوں کو رفع کرنیکی کوشش میں ہم مصروف ہیں

وی پی سسٹم وی پی کے متعلق گذشتہ اشاعت میں جو ہم نے ذکر کیا تھا کہ ٹکٹ نہ لگا کرینگے وہ خبر صحیح نہیں تھی بلکہ اسکے متعلق جو صحیح انفرمیشن ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانجات ہند کی طرف سے ہمکو بصورت اعلان ملی ہے ہم اسکو بلا کم و کاست ذیل میں درج کرتے ہیں۔

موجودہ قواعد ڈاکخانہ کے مطابق فرستندگان قطعات قیمت طلب فارم میں جو قیمت طلب قطعات کے ہمراہ ڈاکخانہ میں پیش کیے جاتے ہیں وہ رقم درج کرتے ہیں جو مکتوب الیہ سے واجب الوصول ہوتی ہے۔ قطعات قیمت طلب رجسٹری شدہ کے لیے ڈاکخانہ رسید کی اس کل رقم میں سے جو مکتوب الیہ سے وصول کی جاتی ہے کمیشن منی آرڈر منہا کرکے باقی رقم فرستندہ قطعہ کو بھیج دیتا ہے اس وجہ سے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کمیشن منی آرڈر اس رقم سے جو فرستندہ کو ادا ہوتی ہے زیادہ رقم پر وضع کی جاتی ہے مثلاً ایک رجسٹری شدہ قطعہ پر پانچ روپیہ دو آنے بمعہ کمیشن مکتوب الیہ سے وصول کیے ہیں اور اگرچہ فرستندہ کو صرف پانچ روپیہ ہی تقسیم کیے جاوینگے لیکن کمیشن پوری رقم پر یعنی پانچ روپیہ دو آنہ پر مجرا کی جاتی ہے۔ اب یہ قرار پایا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء سے فرستندہ قیمت طلب قطعہ فارم پر صرف وہ رقم ہی درج کیا کرے جو اسکو مکتوب الیہ سے ملنی ہے اور ڈاکخانہ وہ منی آرڈر کمیشن اس رقم کے ساتھ شمار کرکے مکتوب الیہ سے کل رقم وصول کریگا۔ چنانچہ اس حساب سے یکم اپریل سے اوپر کی مثال میں صرف پانچ روپیہ اور ایک آنہ ہی مکتوب الیہ سے وصول کیا جاوے گا۔

(۲) یکم اپریل ۱۹۰۴ء کو اور بعد اسکے نئے فارم جو قیمت طلب قطعات کے ساتھ ڈاکخانوں میں پیش کرنے چاہییں وہ درخواست کرنے پر ہر ڈاکخانہ سے مفت ملجاوینگے۔

کلکتہ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

دستخط۔ ایچ۔ ایم۔ کش
قائمقام ڈائرکٹر جنرل
ڈاکخانجات ہند

رسالہ سراج الحق۔ خاص وفات مسیح میں نئی بحث دیکھنے کے قابل۔ باہر جا رہا ہے رسالہ شائع کیے جائیں گے۔ قیمت فی رسالہ ایک آنہ علاوہ محصول ڈاک۔ راقم سراج الحق نعمانی جمالی سرساوی قادیان۔

ہمارے نا تمام آرٹکل

ہم نے اکثر مسلسل مضامین الحکم میں لکھنے شروع کیے تھے جو ہمارے نزدیک اہم اور ضروری تھے اور یہ قوم کا حسن ظن اور قدردانی ہے کہ اس نے ان مضامین کو جہاں تک وہ نکل چکے ہیں ایک لطف اور ذوق کے ساتھ پڑھا اور اکثر خطوط کے ذریعہ بار بار تقاضا کیا کہ انکو پورا کیا جاوے لیکن کچھ مقدمات کی مصروفیت اور بعض دیگر پیش آمدہ امورات کی وجہ سے وہ اب تک بھی نا تمام چلے جاتے ہیں ممکن ہے کہ وہ ہماری طول نویسی کی بدعادت کیوجہ سے ختم نہ ہوئے ہوں یا ذوق طبیعت نے انکو فی الحقیقت ... لیا کرنا ضروری سمجھا - بہرحال اس میں کلام نہیں کہ وہ نا تمام ہیں ضرور۔

اسوقت ہمکو کسی قدر فرصت اور گنجائش ان مضامین کی تکمیل کے واسطے معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے ارادہ کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں کہ اگر توفیق ملجاوے تو انکو پورا کر دیا جاوے اور ان میں سے پہلا مضمون

اسلام میں عورتوں کی حالت

کے عنوان سے جو شروع کیا گیا تھا اسے ختم کرنیکی سعی کرتے ہیں وما توفیقی الا باللہ ھو نعم المولےٰ و نعم النصیر

اسلام میں عورتوں کی حالت

نمبر ۴

سلسلہ کیلیے دیکھو ۷ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

حقیقت میں یہ چھوٹی سی بات نہیں کہ ایسے وقت اور ایسی حالت میں جبکہ روئے زمین پر عورت ذات کو حقیر اور ناتوان سمجھا گیا ہو اور اسکی کوئی قدر اور قیمت نہ ہو۔ عورت کی جائز عزت اور وہ حب و نفقت انکو دیجاوے اور اسپر عمل کرکے دکھا دیا جاوے۔ اسوقت ممکن ہے یہ بات معمولی نظر آوے - کیونکہ قائم ہو چکی ہے اور ہر گوشہ سے صدائیں آ رہی ہیں کہ ہم **عورت** ذات کی قدر کرتے ہیں - لیکن اُنکی مثال امریکہ کی دریافت کی سی ہے کہ کولمبس نے جب نئی دنیا کو معلوم کر لیا تو اسکے ہمعصروں نے حسد کیوجہ سے کہدیا کہ کونسی مشکل بات تھی ہم خود بھی کر سکتے تھے۔

لیکن جب دربار شاہی میں وہ ایک معمولی انڈے کو میز پر کھڑا نہ کر سکے تو معلوم ہو گیا کہ یہ کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہیں اور یہ دعویٰ محض اس بنا پر تھا تا کولمبس کی جائز عزت اور قدر کو کم کریں۔ مگر ان باتوں سے دشمن کامیاب نہیں ہو سکتے اسی طرح پر آج متمدن قومیں کہہ سکتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم میں عورتوں کی جو عزت کیجاتی ہے وہ کسی دوسری قوم اور ملت میں نہیں۔ لیکن ہمنے کچھ حصہ اسکا دکھایا ہے اور باقی روز روشن میں لائیں گے + سب سے

پہلا انسان جسنے دنیا میں عورت کی عزت و وقعت کو قائم کیا ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

اور آپ کی عزت و وقعت جو اس حیثیت سے قائم ہوتی ہے اسوقت پورے طور پر نظر آوے گی جب یہ دیکھا جاوے کہ یہ حکم کسوقت دیا گیا تھا دنیا کی اسوقت کیا حالت تھی؟ غور تو کرو کہ دنیا ایک ہی طریق پر چل رہی ہو۔ اور تمام دنیا اس مسئلہ عورت میں ایک ہی خیال اور مذہب پر قائم ہو۔ پھر ایک شخص دنیا کے ایک حصہ میں کھڑا ہو - جو کل دنیا سے الگ تھلگ ہو۔ اور وہ ان سب کی مخالفت کرے اور اس طرح پر کل دنیا سے لڑنے کے لیے طیار ہو جاوے اور اس دشوار کام میں بازی لیجاوے - فی الحقیقت یہ ایک نادر الوجود بات ہے جسکی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملے گی۔

اس مضمون میں جو ہم اسلام میں عورتوں کی حالت پر لکھ رہے ہیں اس بحث پر بھی روشنی ڈالنے کی کوشش کرنا چاہتے ہیں کہ زن و مرد کے حقوق کی مساوات کا مسئلہ جو پیش کیا جاتا ہے اس کا حقیقی مفہوم اور مطلب کیا ہے؟ کیونکہ ہم علانیہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ فطرۃ نے مرد و عورت کی بناوٹ میں ایک امتیاز صریح رکھا ہوا ہے - لیکن اسکے یہ معنی کوئی بھی نہیں کر سکتا کہ اس سے یہ مراد ہے کہ عورت مرد کی ایسی غلام ہو کہ بنانات جمادات کیطرح وہ کچھ بھی نہ کر سکے اور مرد جو چاہے اس سے سلوک کرے اور جو ستم چاہے اسپر روا رکھے لیکن عورت کے لیے حرام ہے کہ وہ لب گستاخی کھولے۔ ہم اس سے پہلے جسطرح جیسا کہ ہمسے بقدر اختصار کر سکے یہ دکھایا ہے کہ عورت پر ہر قسم کے ستم روا رکھے جاتے تھے اور تمام عیبوں اور خطا کاریوں کی جان اسکو کہا جاتا تھا - اسیطرح اب ہم یہ بھی اختصار کے ساتھ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ دنیا میں وہ کونسا کام ہے جو عورتوں نے نہیں کیا + البتہ خدا تعالیٰ کی حکیم اور مجید کتاب سے اتنا تو پتہ ہمکو ملتا ہے کہ کوئی عورت کبھی نبیہ ہو کر مبعوث نہیں ہوئی قرآن شریف کی اس آیت شریفہ وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیھم سے یہ استنباط کرتے ہیں اور ہم دعویٰ سے بیشک نہیں کہہ سکتے کہ ممکن نہ تھا کہ اگر کوئی عورت بھی کبھی نبیہ ہو کر دنیا میں آتی تو خدا کی مجید کتاب اسکا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر نہ کرتی۔

بہرحال ہم ایسا ہی سمجھتے ہیں کہ ایک نبوت کے منصب پر تو بیشک عورت ذات غالباً مامور نہیں ہوئی اور اس کے سوا دنیا میں ایسا کونسا کام ہے جو اُس نے نہیں کیا۔ سب سے بڑھ کر خطرناک جگہ **میدان جنگ** ہوتا ہے جہاں جاتے ہوئے بڑے بڑے دلیروں اور شیر دلوں کا پتہ بھی پانی ہوتا ہے لیکن تاریخ عالم بتاتی ہے کہ تلواروں کے سایہ میں بھی یہ خدا کی مخلوق مردوں سے پیچھے نہیں رہی۔ اگرچہ اے مردان بکوشید و جامہ زناں نہ پوشید کہنے والا فارسی کا شاعر عورت کو میدان جنگ کے ناقابل قرار دیتا ہے لیکن ہم اس کے متعلق یہی کہیں گے کہ اس تصویر کا مصور **آدمی** ہے ہم بہت سی نامور اور بہادر عورتوں کے نام لے سکتے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہمارے پڑھنے والے ان سے بیخبر نہیں ہیں پھر سیاست اور ملکداری بھی ایک عظیم الشان کام ہے ہم دیکھتے ہیں کہ عورت ذات نے اس میں بھی وہ حصہ لیا ہے کہ بعض اوقات مردوں کی سلطنت کو بھی اسپر رشک آیا ہے - ابھی کل کی بات ہے کہ ہماری **قیصرہ ہند** کی دانشمندی اور ملکداری کا ایک عالم میں شہرہ اور سکہ تھا - علوم و فنون کے حاصل کرنے اور اُن میں دستگاہ اور مہارت پیدا کرنے میں بھی یہ پیچھے نہیں رہی تھیں۔ پھر سب سے بڑھ کر خدا ترسی اور دینداری پر ایسی ایسی زاہدہ اور خدا پرست ولیہ عورتیں گذری ہیں جو اپنے زمانہ میں ایک قابل قدر نمونہ تھیں علوم دینیہ اور تفقہ فی الدین میں انھوں نے وہ کمالات دکھلائے ہیں کہ زمانہ نے ہمیشہ انکی ذہانت - عقل خداداد اور طباعی کی داد دی ہے - اور تحسین کی ہے - باوجودیکہ یہ ہر رنگ اور ہر حال میں انسان کے ساتھ ایک وفادار اور قابل قدر عنصر کیطرح رہی ہے، لیکن پھر بھی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں ہمیشہ سے ہر ملک اور ہر حصہ عالم اور ہر طبقہ انسان میں اسپر ظلم روا رکھا گیا ہے - اور انسانی تکریم کے لیے اسکو ایک بدنما داغ تصور کیا گیا + باوجودیکہ بعض صفات اور اخلاق میں یہ مردوں سے بھی بڑھی ہوئی نظر آتی ہے جیسے صبر اور رحم اور رقت قلب جو فطری طور پر عورت میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے وہ بہت جلد ایکبات سے متاثر ہو جاتی ہے اور وفاداری اور استقلال کے ساتھ نباہتی ہے۔ اس میں بھی کوئی کلام نہیں ہو سکتا کہ محسن پرستی (جو انسانی سرشت کا بہت بڑا خاصہ ہے جس کے لیے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی صفت احسان کے کامل نمونوں کو بھی پیش کیا ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ انسانی فطرت محبت الٰہی میں ترقی کرے) میں بھی بہت بڑا پایہ ہے اور اسکی محسن پرستی قابل رشک ہے - اور جفاکشی میں بھی یہ مردوں سے کم نہیں ہے مگر باوجود ان خوبیوں اور اخلاقی کمالات کے مرد ہمیشہ انکو بزدل کہتا ہے انکی کمزوری ضرب المثل قرار دی گئی ہے - کودن اور بلید الطبع انکو قرار دیا جاتا ہے ہر چند کہ انکی عقلی اور ذہنی خوبیوں کے عملی نمونے موجود ہیں + کبھی انکی عصمت پر حملہ کیا جاتا ہے اور انکی ذراسی بات کو بھی ایک بتنگڑ بنا کر پیش کیا جاتا ہے + غرض مردوں کے مقابلہ میں انکو نہایت ہی حقیر اور کمزور ثابت کیا ہے ہمنے اس مضمون کے لکھنے سے پہلے اور اب بھی اس سوال پر غور کیا ہے کہ وہ کیا بات اور وجہ تھی جسنے اس ام الکائنات کو ایسا ذلیل اور حقیر بنا دیا + اور ایک ہی جرم کے ارتکاب پر کیوں مختلف نتائج نکالے گئے ہیں + ہمکو تو اسکی وجہ بجز اس کے کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ مرد نے قانون قدرت اور منشاء الٰہی کو توڑ کر یہ روا رکھا ہے ورنہ خدا تعالیٰ کی مجید کتاب نے اسکا فیصلہ صاف صاف کیا ہے جیسا کہ اپنے محل پر آئے گا۔

ہر قوم ہر چند کہ اسکی ... طباعی اور ... ہر چند کہ اسکے وفادار رفیق القلب ہونے کو بھی کسی نہ کسی رنگ میں تسلیم کرتی ہے لیکن پھر تعجب ہی کہ ہر ایک قوم با ایں ہمہ سب سے بڑھ کر فتنہ پرداز دغاباز - مکار عورت ہی کو قرار دیتی ہے حالانکہ اگر مشاہدہ اور تجربہ سے کام لیا جاوے تو فیصلہ جو عورت کے حق میں کیا جاتا ہے سراسر غلط اور بیدلیل نظر آئیگا - جاذبیل خاتون ... تو معلوم ہوگا کہ مردوں کی تعداد زیادہ ... کی اور پھر اگر ... کی رو براد کو دیکھا جاوے تو یہ راز بھی بہت جلد کھل جائے گا کہ عورتیں جن جرائم میں سزا یافتہ ہیں انکے بانی مبانی اور محرک دراصل مرد ہی تھے اور یہ بیچاری انہی کی تحریک اور ترغیب سے اس روزبد کے دیکھنے والی ٹھیری ہیں اصل یہ ہے کہ مرد نے عورت کے متعلق جو فیصلہ دیا ہے وہ خود ہی دیا ہے اور یہ وہی بات ہے کہ کسی تصویر میں شیر کو آدمی نے گرایا ہوا تھا اور شیر سے آدمی نے پوچھا کہ تم نے اس تصویر کو دیکھا تو اس نے جواب دیا کہ یہ تصویر آدمی نے آپ ہی بنائی ہے بعینہ یہاں بھی وہی مثال صادق آتی ہے عورتوں کے متعلق مرد کا ذاتی فتویٰ اور اپنی رائے ہے جو اس نے آپ ہی مدعی بنکر تجویز کر لی ہے اور نہ یہ کہ کسی عادل منصف نے یہ فیصلہ دیا ہو بلکہ جب عادل منصف کے سامنے یہ سوال پیش ہوا ہے تو اُس نے اس سوال کو ایسے طریق پر حل کیا ہے۔

کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی

(باقی پانچویں نمبر میں)

مراسلت

مولوی عبداللہ چکڑالوی کی قرآن کریم میں غلط فہمی

مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اشاعۃ القرآن مطبوعہ ۱۳۲۰ھ میں بجواب اشاعۃ السنۃ صفحہ ۴ پر تحریر فرماتے ہیں بیشک۔ میرا اعتقاد ہے کہ مردہ کو بدنی عبادت یا مالی صدقات وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہیں پہونچ سکتا۔ چکڑالوی صاحب نے اپنے زعم میں تفسیر القرآن بالقرآن بھی لکھی ہے اگر اُن کو تفسیر القرآن بالقرآن کا علم ہوتا تو ایسی بڑی غلطی کے مرتکب نہ ہوتے۔ انھوں نے اس اعتقاد کا تمسک قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سے کر کے ساتھ ہی ترجمہ بھی اپنے مذاق کا کھا کر
(۱) اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۙ وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى
(۲) مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ
(۳) تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
(۴) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ۔

چکڑالوی صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی کو لکھتے ہیں۔ کاش کہ کوئی ایک ہی آیت آپ نے انتفاع اموات از صدقات و عبادات وغیرہ پیش کی ہوتی لیجیے مولوی صاحب اگر مولوی محمد حسین نے کوئی آیت پیش نہیں کی تو ہم پیش کر دیتے ہیں۔ لہذا معروض ہے کہ انسان کے کلام میں اختلاف و تناقض کے پیدا ہونے کا احتمال ہے مگر قرآن کریم چونکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اسلیے اس میں اختلاف و تناقض کا پیدا ہونا محال ہے۔ اگر آیات مذکورہ بالا جو مولوی صاحب نے برعدم انتفاع اموات از صدقات و عبادات وغیرہ پیش کی ہیں اگر یہ مراد لی جاوے کہ ایک انسان کو خواہ مردہ ہو یا زندہ اپنے عمل و کسب خیر و سعی کے سوا دوسرے انسان کے عمل خیر صدقہ۔ خیرات۔ دعا وغیرہ سے نفع یا فائدہ و دیگر راحت۔ آرام اجر۔ ثواب نہیں پہونچ سکتا تو قرآن کریم کی کئی اور آیات اور مشاہدات اور بعض ضروری مسلمات اسلام مولوی صاحب کے بیان بالا کے بالکل برعکس اور مخالف ہیں اسی طرح المنار کے اڈیٹر محمد رشید رضا ساکن بیروت ملک شام سے کسی نے سال گذشتہ میں یہی مسئلہ پوچھا ہے تو اُسنے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کے تمسک سے المنار میں یہ جواب شائع کیا کہ صرف والدین کو اولاد کی خیرات و صدقات و ادعیہ سے فائدہ یعنی ثواب پہونچ سکتا ہے کیونکہ اولاد والدین کی سعی میں ہی ہوتی ہے۔ اور باقی کسی کے صدقات و خیرات و ادعیہ سے اسکو کچھ فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ اب ہم جبکہ قرآن کریم کی بیشمار آیات بیّنات اور مشاہدات و تجربات کو روزمرہ دیکھتے ہیں تو ان دونوں صاحبان مذکورہ بالا کا بیان بالکل غلط معلوم ہوتا ہے انھوں نے آیات متذکرہ بالا کے معانی سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے اور سخت غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس اعتقاد سے اسلام کے بہت سے اہم اور مسلمہ مسائل و اعتقادات کی بیخکنی اور قرآن کریم کی آیات سے اعراض واجب آتا ہے نعوذ باللہ من هذه الهفوات والالزامات۔

(۱) سنو! قال اللہ تعالیٰ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ یعنی اے پیغمبر مومنوں کے لیے خدا سے مغفرت طلب کر بیشک خدا تعالیٰ بخشنہار اور مہربان ہے اور ان کے لیے دعا کر بیشک تیری دعا اُن کے لیے موجب آرام و اطمینان ہے۔ کیا یہ آیات دوسرے انسان کے عمل سے انتفاع کی دلیل نہیں ہیں؟ اگر مردہ کو اپنے عمل خیر کے سوا کسی دوسرے انسان کے عمل سے کچھ فائدہ نہیں پہونچ سکتا تو پھر مردہ کا جنازہ کیوں پڑھا جاتا ہے اور اُس کے لیے دعا کیوں کیجاتی ہے جس عمل سے اُسے نفع نہ ہو اُسکا بجا لانا عبث ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے رسالہ صلوٰۃ القرآن میں جنازہ کے لیے قرآن کریم سے دعائیں اخذ کی ہیں جو عام مردہ اور زندہ مومنوں کیلیو کی جاتی ہیں اور اشاعۃ القرآن مطبوعہ ۱۳۲۰ھ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مردہ کو بدنی عبادت یا مالی صدقات وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہیں پہونچ سکتا۔ مولوی صاحب کے اس اعتقاد کے موجب اور اُس ترجمہ کی بنا پر جو انھوں نے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کا کیا ہے، مردہ زندہ کسیکو کسی انسان کی دعا و جنازہ و صلوٰۃ وغیرہ سے کچھ فائدہ و ثواب نہیں پہونچ سکتا۔ چنانچہ چکڑالوی صاحب نے مذکورہ بالا آیات کے بالمقابل تشریح و تفسیر میں یہ الفاظ لکھے ہیں کسی زندہ یا مردہ کو کسی دوسرے کی عبادت یا صدقہ کا ثواب نہیں پہونچ سکتا۔ تعجب ہے کہ چکڑالوی صاحب باوجود اس اعتقاد کے پھر مردہ کا جنازہ پڑھنا تجویز کرتے ہیں اُن کے مریدوں و معتقدوں کو چاہیے کہ اُن سے پوچھیں کہ جب لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کے یہی معنے سمجھتے ہو کہ انسان کو کوئی بھلائی اور ثواب و راحت و آرام کسیطرح نہیں اور فائدہ اپنے عمل کے سوا نہیں پہونچ سکتا تو پھر آپ کا مردہ کے جنازہ کا اہتمام کرنا کس بنا پر ہے کیا اُس کے لیے دعا کرنا آپکے اعتقاد کے موجب عبث نہیں ہے کیا آپکے ترجمہ و تفسیر کے موجب دعا و صلوٰۃ الجنازہ عبث نہیں ہو جاتے۔ ایسا ہی محمد رشید رضا نے اگر اس آیت کے یہ معنے صحیح سمجھے ہیں تو اسکو المنار میں شائع کرنا چاہیے کہ صرف اولاد اپنے والدین کا جنازہ پڑھے اور اُن کے لیے دعا کرے دوسروں کی دعا سے کسیکو کچھ فائدہ نہیں پہونچ سکتا اگر کسی کے عمل کا ثواب کسیکو نہیں پہونچ سکتا اور ایک شخص دوسرے کی دعا و عبادت سے نفع نہیں اُٹھا سکتا تو بعض مومنوں اور فرشتوں کی دعائیں جو وہ زندہ و مردہ مومنوں کے حق میں کرتے رہتے ہیں خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں اُنکو ذکر کر کے اُن کے اس فعل پر اپنی رضامندیوں ظاہر کی ہے بلکہ تاکیدی حکم ہے کہ ایسا ہی کریں۔ دعا ہے تو بدنی عبادت ہے جسکو دوسرے لفظوں میں صلوٰۃ کہا گیا ہے کیا صلوٰۃ الجنازہ میں سارا بدن دعا میں شامل نہیں کیا جاتا۔ کیا دعا بدن کے ٹکڑوں زبان اور دل وغیرہ سے صادر نہیں ہوتی ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ دعا ساری عبادت کا مغز اور لب ہے۔ شاید آپ فرما دینگے کہ دوسرے کے حق میں دعا کرنا عبادت نہیں۔ سنو! دعا کے لیے بھی امر آ چکا ہے اور اس امر کا بجا لانا عبادت ہے وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اُن کے لیے طلب مغفرت کر۔ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا سارے قرآن کریم کی دعاؤں میں جو جمع متکلم کے صیغہ اور جمع کی ضمیریں آتی ہیں وہ بہیئت اجتماعی سارے مومنوں کی جانب سے ایک دوسرے کے حق میں ہیں اور بعض کا بعض سے فائدہ و نفع حاصل کرنے پر دلالت کرتے ہیں۔

(۲) ساری اجتماعی عبادات مثلاً پانچوں نمازوں اور جمعہ و عیدین و حج کو بہت سے مومنوں کا ایک ہی جگہ مقررہ وقت پر اکٹھے ہو کر ادا کرنا بعض انسانوں کا بعض انسانوں کے اعمال خیر و اخلاق فاضلہ و حسنہ سے نفع و فائدہ حاصل کرنے پر دلیل ہے۔

(۳) اگر ہم لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کے یہ معنی سمجھیں کہ انسان کو اپنے کسب خیر و نیک کمائی کے سوا اور کچھ بھلا اور نفع و نیکی حاصل نہیں ہو سکتے تو بتاؤ کہ لاکھوں انسان جو روز مرہ دنیا میں عدم سے وجود میں آتے اور پیدا ہوتے ہیں وہ اپنی زندگی کے بیش قیمت و انمول پونجی حاصل کرنے کے لیے کون سی نیکی بجا لاتے ہیں جو ان کو اتنی بڑی زندگی کی اتنی بڑی مایہ و دولت بلا محنت و مشقت اور اپنے کسب و کمائی کے بغیر ملجاتی ہے هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا۔ اَوَ لَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْـًٔا

(۴) خاک۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ درخت۔ سورج۔ چاند۔ ادویہ۔ نباتات۔ چرند۔ پرند وغیرہ بیشمار ارضی و سماوی اشیاء سے جو فوائد و راحت و آرام۔ سکھ چین ہر دم انسان کو پہونچ رہے ہیں اُنکی تحصیل کے لیے انسان نے کون سی کمائی کی ہے

(۵) اولاد کی محبت اور پیار کی کشش اور جذب اور اُن کے عقد و پرورش و تربیت اور پرورش کا خیال جو والدین کے دلیں ڈالا جاتا ہے اِن سب امور کے حاصل کرنے کے لیے اولاد کیا کمائی کرتی ہے جو والدین کو اُنکی تربیت و پرورش کا خیال اُن کے پیچھے سرگرداں کر دیتا ہے۔

(۶) اگر اس آیت سے یہ مراد ہوتی کہ انسان کو اپنی سعی و کسب خیر کے سوا کوئی نیکی اور بھلائی راحت و آرام نہیں مل سکتا تو پھر خداوند تعالیٰ کے کلام کے برخلاف کوئی مشاہدہ ظہور میں نہ آتا اور اُس کے کلام اور کام میں موافقت پائی جاتی اور کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے لیے بلا عوض کسی قسم کی نیکی اور بھلائی راحت و آرام کے اسباب کے ایجاد کرنے پر قادر نہ ہو سکتا۔ اور انسانی ہمدردی کا خیال کسی انسان میں نہ پایا جاتا اور نہ اس کے برخلاف کچھ ظہور میں آتا کیونکہ کوئی شخص منفعات کو ایجاد نہیں کر سکتا حالانکہ ہم اس کے برعکس روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہمکو اپنے عمل خیر اور کسب خیر کے سوا دوسروں سے بہت سے بھلائیاں اور نیکیاں اور منافع راحت و آرام بلا عوض حاصل ہو رہے ہیں

(۷) اس آیت سے یہ مراد بھی ہرگز نہیں لے جا سکتے کہ انسان کو اپنے کسب خیر و کمائی کے سوا اور کچھ زیادہ ثواب نہیں مل سکتا۔ کیونکہ مندرجہ ذیل آیات اس امر کی مخالفت کر رہی ہیں مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔ یعنی جو کوئی ایک نیکی کرے اُسکو دس نیکیوں کا بدلہ دیا جاوے گا اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی صابروں کو بے انت و بیشمار ثواب ملے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا یعنی خدا تعالیٰ نیکی کا بدلہ دینے میں ایک ذرہ بھر بھی کمی نہیں کرے گا۔ اگر کوئی شخص ایک نیکی کرے گا تو خداوند تعالیٰ اپنے پاس سے بڑھ کر اُسکا اجر دے گا۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ سورہ قصص جزو ۲۰

(۸) مکہ کے کفار و اشرار نے سراج العارفین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نابود کرنے کے لیے کیا کچھ جان توڑ کوششیں کی تھیں مگر اُن کی کوششوں اور کمائی کا صلہ و بدلہ اُنکو کیا ملا صرف یہی حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ یعنی اُنکی کوششیں اکارت ہو گئیں وجہ یہی تھی کہ وہ بدی کی سعی میں تھے اور بدی کا بدلا و صلہ ایک ہی یعنی اکہرا تھا اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود ذی جود کی محافظت کے لیے جو بیشمار جنود ایزدی پہرہ میں رہتے تھے اُنکی سعی کا صلہ بے شمار ہوتا۔

(۹) کسان کو دیکھو کہ ایک دانہ بونے کے بدلے میں کتنے دانے حاصل کر لیتا ہے۔ آب و ہوا مٹی وغیرہ کی تحصیل کے لیے کسان کیا کمائی کرتا ہے جو اُسکے کھیت میں فصل پک کر اُسکے خرمن و انبار بھرے جاتے ہیں قال اللہ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ

سنبلة مائة حبة والله يضاعف لمن يشاء والله واسع عليم۔ یعنی مثال ان لوگوں کی جو اپنے مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مثل ایک دانہ کے ہے جسکے بونے سے سات خوشے پیدا ہوتے ہیں اور ہر خوشہ میں سو دانہ ہوتا ہے اسطرح خدا تعالیٰ نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلا بڑھا کر دیتا ہے خدا تعالیٰ شنوا دانا ہے۔

(۱۰) ماکان الله ليعذبهم وانت فيهم یعنی خدا تعالیٰ اہل مکہ کو عذاب نہیں دے گا جب تک تو ان میں ہے۔ اب یہ نص صریح ہے دوسرے کے عمل وجود سے نفع حاصل کرنے پر۔ کیونکہ مغفرلہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مکہ کے لوگوں سے خدا تعالیٰ کا عذاب ہٹا رہا جب تک نبی علیہ السلام مکہ میں رہے کفار و اشرار پر عذاب نہ آیا۔ جب آپ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں آئے تو کفار و اشرار پر عذاب الٰہی نازل ہونا شروع ہو گیا۔

(۱۱) اگر بالکل یہ اعتقاد رکھا جائے کہ انسان اپنے عملوں کے سوا نجات حاصل نہیں کر سکتا تو یہ اتکال علی العمل کا شرک اور فضل ایزدی سے نا امیدی کی دلیل ہے۔ وانه لا ييئس من روح الله الا القوم الكافرون یعنی خدا تعالیٰ کی رحمت سے وہی نا امید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔ آریہ سماج کا یہی گندہ عقیدہ ہے۔ ہاں اعمال صالحہ کے بجا لانے میں سعی کرنی چاہیئے لیکن اعمال صالحہ کی نیت و تکمیل عمل و صحت و عافیت۔ بدن و جان سب خدا تعالیٰ کی رحمت و فضل پر منحصر ہے اسی لیے کہا گیا ہے وان رحمته سبقت على غضبه یعنی خداوند تعالیٰ کی رحمت و مہر کا پلہ اسکے غضب و قہر سے گراں ہے اس سے ہماری یہ مراد نہیں ہے کہ انسان اعمال صالحہ و حسنات کو چھوڑ کر بے قید اور آزاد ہو کر سیئات کا مرتکب ہوتا رہے اور سمجھے کہ میں خدا تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار ہوں بلکہ ایسا کام خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کے خلاف ورزی ہے اور جس خلاف ورزی کی بڑی سزا ہے۔

اب ہم ان آیات کی تفسیر قرآن کریم سے بیان کرتے ہیں جو چکڑالوی صاحب نے بر عدم انتفاع اموات واحیاء از صدقات و خیرات وغیرہ پیش کی ہیں۔ واضح ہو کہ یہود میں سے بعض مشائخ و صحابہ نشین دعویٰ کرتے تھے کہ جو ہماری تابعداری کرے گا ہم قیامت کو اپنے تابعداروں کے گناہ کا بوجھ اٹھا لیں گے چنانچہ ان کے اس دعویٰ کو حکایتہً خدا تعالیٰ نے ذکر کر کے قرآن کے متعدد مقامات میں رد فرمایا ہے قال الله تعالیٰ وقال الذين كفروا للذين امنوا اتبعوا سبيلنا ولنحمل خطاياكم وما هم بحاملين من خطاياهم من شيء انهم لكاذبون وليحملن اثقالهم واثقالا مع اثقالهم وليسئلن[+] يوم القيمة عما كانوا يفترون۔

[+] قیامت میں گناہ کی پرسش نہ ہوگی بلکہ علامت سے مجرم کی گرفت ہوگی۔ فيومئذ لا يسئل عن ذنبه۔ انس و لا جان۔ سورۃ الرحمٰن۔

سورہ عنکبوت پارہ ۲۰۔ ولا تزر وازرة وزر اخرى وان تدع مثقلة الى حملها لا يحمل منه شيء ولو كان ذا قربى سورہ فاطر پارہ ۲۲۔ اور کہتے ہیں منکر ایمان والوں کو کہ تم ہمارے تابعدار ہو جاؤ تمہارے گناہ ہم اٹھا لیں گے اور اصل بات یہ ہے کہ وہ ان کے گناہ ذرہ بھر بھی نہ اٹھائیں گے وہ جھوٹے ہیں۔ مگر یہ لوگ ضرور اپنے گناہوں کا بوجھ اور اپنے گناہوں کے ساتھ لوگوں کے گمراہ کرنے کے بوجھ بھی اٹھائیں گے جو ان کی اپنی ہی کمائی ہوگی اور ابھی ان سے پوچھا جاتا ہے قیامت کے دن کی بابت جو یہ افترا کرتے ہیں۔ دوسری آیت۔ اور نہ اٹھائے گا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اگر پکارے کوئی بوجھ مرتا اپنا بوجھ اٹھوانے کو کوئی نہ اٹھاوے اسمیں سے کچھ اگرچہ رشتہ دار ہو۔

چنانچہ مندرجہ ذیل آیات میں کسی یہودی لامذہب اور مدعی سجادہ نشین سے اسی مسئلہ مذکورہ بالا کا ابطال بادنیٰ تک رد فرمایا جاتا ہے۔ اعنده علم الغيب فهو يرى ام لم ينبأ بما في صحف موسى وابراهيم الذي وفى الا تزر وازرة وزر اخرى وان ليس للانسان الا ما سعى وان سعيه سوف يرى ثم يجزاه الجزاء الاوفى سورہ نجم پارہ ۲۷۔ کیا اس لامذہب مدعی کو غیب کی خبر ہے جو دیکھ کر کہتا ہے کیا اسکو اس علم کی خبر نہیں ہوئی جو موسیٰ اور ابراہیم وفادار کی کتابوں میں لکھا ہے کہ قیامت کو کوئی جی کسی جی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہیں ہے کسی انسان کے ذمہ کسی کے گناہوں کا بوجھ اٹھانا مگر جو اس نے خود کمائی کی اور اسکی کمائی ہوئی گناہوں کو دیکھ بھال اسکو پوری سزا ملے گی (نہ کسی دوسرے کے گناہوں کے بدلے کسی کو سزا دی جاوے گی کیونکہ یہ بات عدل اور انصاف سے بعید ہے) جیسا کہ پولس یہودی نے نصرانی بن کے اس گندہ عقیدہ کفارہ کا اختراع کر کے عیسا ئیوں کے گناہوں کے بدلے ناحق عیسیٰ علیہ السلام کو تین دن دوزخ میں جلنا قرار دیکر بیشمار مخلوق کو وارد جہنم کر دیا وان ليس للانسان الا ما سعى میں صرف بدی کے بدلے کا ذکر ہے کیونکہ نیکی کا پاداش دس گنا زیادہ ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی جو کوئی ایک نیکی کرے اسکو اس نیکی سے دس گنا زیادہ ثواب ملے گا اور بدی کا بدلہ بدی کے برابر ملے گا چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے من جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها یعنی جو کوئی بدی کرے اسکو اس بدی کا بدلہ اسکے برابر ملیگا لیس للانسان الا ما سعى اور مندرجہ ذیل آیات آپس میں مطابق ہیں من جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها یعنی جو کوئی ایک بدی کرے اسکو ایک ہی کی جزا ملے گی۔ من عمل سيئة فلا يجزى الا مثلها یعنی جو کوئی ایک بدی کرے اسکو اسکے برابر بدلا ملے گا۔ سورہ مومن پارہ ۲۴۔ من جاء بالسيئة فلا يجزى الذين عملوا السيئات الا ما كانوا يعملون سورہ قصص پارہ ۲۰۔ یعنی جو کوئی برائی کریگے انکو اسی قدر بدیوں کی سزا ملے گی جسقدر انہوں نے بدیوں کا ارتکاب کیا دیکھو ما سعى اور ما كانوا يعملون مساوات کے معنوں میں آئے ہیں پس ليس للانسان الا ما سعى کا ترجمہ یہ ہوا کہ انسان کو انہیں گناہوں کا بوجھ اٹھانا پڑے گا جو اس نے خود کئے۔ باقی آیات جو چکڑالوی صاحب نے بر عدم انتفاع اموات از صدقات وخیرات وادعیہ وغیرہ پیش کی ہیں وہ صرف یہود کے غلط اعتقاد کے تردید میں آئے ہیں جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ عدم انتفاع از صدقات وخیرات کا تمسک ان سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ صدقات بھی حالیہ دعا میں شامل ہیں لا يرد البلاء الا الصدقة والدعاء۔

انی ساعود الی بعض ترہات چکڑالوی و ابنہ علیہا بواسطة هذه الجريدة المفيدة والسلام على من اتبع الهدى۔ تابع الامام۔

راقم محمد فضل خان احمدی۔ چنگا گوجر خان۔ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

ہماری سہ ماہی رپورٹ

الحکم کی توسیع اشاعت کے کام میں ہمارے احباب و سرپرست حصہ تو لے رہے ہیں لیکن اسکی رفتار بہت ہی سست ہے اور اگر سب کے سب پوری سعی اور توجہ سے کام لیں اور ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ اسکو کم از کم ایک خریدار ضرور ہی الحکم کے لیے بہم پہنچانا ہے تو یہ صیغہ بہت جلد الحکم کی ترقی اشاعت کا موجب ہو سکتا ہے۔ مگر جہاں تک غور کر کے دیکھا گیا ہے ہمارے اکثر احباب یا تو اس ضرورت کو محسوس نہیں کرتے اور یا محسوس کرتے ہیں تو یہ حس ایک آنی حس ہوتی ہے جب تک وہ الحکم میں اس تحریک کو پڑھتے ہیں اسی وقت تک وہ متاثر رہتے ہیں اور جہاں اسکو ختم کیا اسکے ساتھ ہی وہ اثر جاتا رہا حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے اگر الحکم ان کے نزدیک کوئی قومی خدمت کر رہا ہے؟ اگر وہ اسکو عزیز رکھتے ہیں؟ تو کیا وہ اس کے قیام و بقا کی لیے جہاں تک اسباب تعلق ہے کوشش نہیں کرتے؟ یہ سوال ہے جس کا جواب ہماری قوم کے ہر فرد پر واجب ہے

اور کم از کم خریداران الحکم کے ہر خریدار پر

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ سہ ماہی وار رپورٹ الحکم میں جدید خریداروں کی شائع کر دیا کریں اور ہفتہ وار ان احباب کے نام تو ہم کسی نہ کسی رنگ میں شائع کرتے ہیں جو توسیع اشاعت کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔

اگرچہ ابھی پوری سہ ماہی تو نہیں ہوئی تاہم ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء تک خریداروں کی رپورٹ ہم شائع کرتے ہیں۔ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء سے ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء تک ۱۰۵ جدید خریدار درج رجسٹر ہوئے ہیں جن میں سے ۸ بند ہو چکے ہیں اور اسطرح ۹۷ خریدار جدید سمجھے جاتے ہیں اگرچہ یہ تعداد دو لاکھ سے زیادہ کی جماعت میں دو ماہ اور ۱۲ دن کے اندر بہت ہی کم ہے لیکن کسی صورت میں اسکو غیر مطمئن بھی نہیں کہہ سکتے۔ ایک امر اور بھی قابل ذکر ہے کہ ہم نے ایک بار الحکم کے متعلق ایک نوٹ لکھتے ہوئے لکھا تھا کہ بعض احباب کمی قیمت کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ارزان فروشی بسیار فروشی۔ ہم نے ان کے جواب میں لکھا تھا کہ ہمیشہ ارزاں فروشی بسیار فروشی کا باعث اور کلیہ قاعدہ نہیں ہے۔ تاہم بعض موقعوں پر ہم نے کمی قیمت کا نمونہ دکھایا ہے اور غیر مستطیع یعنی دس روپے ماہوار آمدنی والوں کے نام ۲ روپیہ سالانہ پر بھی الحکم کے جاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اگر واقعی کمی قیمت بسیار فروشی کا جزو اعظم ہوتی ہے تو اس اندازے سے الحکم جیسے بڑے اور پرانے اخبار کے ہزاروں خریدار ہونے چاہییں تھے مگر ایسا نہیں ہوا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا تھا وہ غلط نہ تھا۔

اصل بات ترقی اشاعت کی قوم کی باہمی کوشش ہے اور اسکے پیدا ہونے کے واسطے اخبار بینی کا صحیح مذاق ہونا چاہیے۔ جب وہ پیدا نہ ہو کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اگلی رپورٹ جو ہم آخر جون پر شائع کریں گے انشاء اللہ بہت کچھ امید افزا ہوگی۔ وما توفيقى الا بالله هو نعم المولى ونعم النصير۔

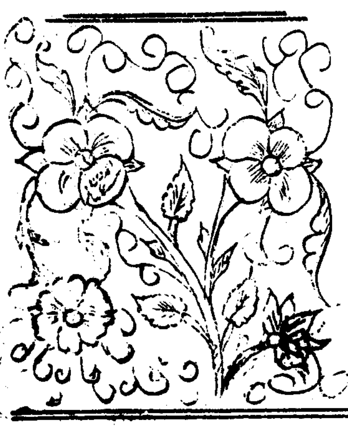

وکیل اور ہم

معزز ہمعصر وکیل نے ۱۹ فروری کی اشاعت میں مولوی بدر الدین صاحب احمدی ساکن قادر آباد کے طاعون سے مرجانے پر ایک نوٹ لکھا ہے اور اس میں الحکم کو یوں خطاب کیا ہے۔

" یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعوے پر کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے نہیں مرے گا اُن کے مرید طاعون سے فوت ہوں کیا انکی جماعت کا آرگن اخبار الحکم قادیان اس کا کوئی تسلی بخش جواب دے سکتا ہے؟ ہم ممنون ہونگے اگر وہ اس عقدہ کو کما حقہ حل کر کے لوگوں کی حیرت کو دور کر دے گا۔ اور ہمیں اس دقت سے نجات دلائے گا کہ لوگ بار بار اس قسم کے سوالات پیش کرتے ہیں اور ہم کو مجبوراً سکوت اختیار کرنا پڑتا ہے۔ "

ایڈیٹر صاحب نے جس خلوص نیت کے ساتھ جو نکتہ چینی جواب طلب کیا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ہماری سمجھ اور طاقت ہے اس سوال پر روشنی ڈالیں۔ اس کا تسلی بخش ہونا یا لوگوں کے لیے آئندہ کے واسطے اعتراضات کا سد باب کرنے والا ہونا یہ ہمارے اختیار سے باہر ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جبکہ اللہ تعالےٰ جیسے عظیم الشان قادر۔ مقتدر۔ یگانہ منفرد ہستی پر اعتراض کرنے والے موجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک شان پر نکتہ چینی کرنے والے اعتراض کر رہے ہیں تو کسی اور کا ان کے اعتراضوں سے بچنا محال ہے تاہم یہ قاعدہ ہے کہ حق کے اندر جو حقیقت کی روشنی ہوتی ہے وہ پاک دلوں پر اپنا اثر کیے بغیر نہیں رہتی۔ اسی بنا پر ہم اس سوال کی طرف توجہ کرتے ہیں کہ شاید کوئی سعید الفطرت اس سے فائدہ اُٹھاوے ہمکو لائق ایڈیٹر وکیل پر افسوس ہے کہ انھوں نے باوجودیکہ قرآن شریف میں لا تقف ما لیس لک بہ علم پڑھا ہوگا پھر بھی انھوں نے بلا سوچے سمجھے اور بغیر ذاتی تحقیق یہ لکھ دیا کہ

" یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعوی پر کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے نہیں مرے گا اُن کے مرید طاعون سے فوت ہوں۔ "

دانشمند ایڈیٹر کا فرض ہونا چاہیے تھا کہ وہ پہلے اپنی جگہ دیکھ لیتے کہ کیا واقعی مرزا صاحب نے کوئی ایسا دعوی کیا بھی ہے کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے فوت نہیں ہوگا اگر یہ دعوی ہے کبھی اور کہیں نہیں کیا گیا تو پھر اعتراض بجائے خود بودا اور کمزور ہو جاتا ہے بلکہ رہتا ہی نہیں۔

اور پھر اس کے بعد ہمارے معزز ہمعصر اور دوسرے معترضین کو معلوم ہونا چاہیے کہ قوانین الٰہیہ میں تغیر یا تبدیل نہیں ہوتا۔ ان کے نتائج ہمیشہ یقینی اور صحیح ہوتے ہیں۔ قرآن شریف ایک دستور العمل اور ہدایت نامہ ہے جو دنیا کو دیا گیا ہے اس میں بعض اوامر ہیں اور بعض نواہی ہیں اور ان کے ثمرات ہیں۔ اوامر کی جو شخص اتباع کرتا ہے خواہ وہ کوئی ہو وہ اسکے مفید اور نیک نتائج سے ضرور بہرہ ور ہوتا ہے اور نواہی کو جو توڑتا ہے خواہ کوئی ہو ضرور ہے کہ اُسکے بد نتائج سے حصہ لے۔ یہ ایک اصل محکم ہے جسکو کسی صورت میں ہم توڑ نہیں سکتے۔

اب ہم سر دست مولوی بدر الدین صاحب کے متعلق عرض کرتے ہیں کہ آیا انھوں نے کسی ایسے قاعدہ کی بھی خلاف ورزی کی ہے یا نہیں؟ قادر آباد کے تمام باشندے اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ مولوی بدر الدین صاحب اپنے ایک عزیز طاعون زدہ کے گھر دوسرے گاؤں میں جہاں طاعون پڑا ہوا تھا گئے اور خود انھوں نے اُس طاعون زدہ کو غسل دیا یہ ایک واقعہ ہے جسکو کوئی جھٹلا نہیں سکتا اور قرآن شریف میں صاف ارشاد ہے کہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے پاک ارشاد کے موافق منع فرمایا ہے کہ جہاں طاعون زور سے پھیلا ہوا ہو وہاں مت جائیں۔ انھوں نے اس حکم نبوی کی بھی خلاف ورزی کی پھر کیا ضروری نہ تھا کہ ان قواعد و احکام کو توڑنے کی وجہ سے اس بیماری میں اسباب عادیہ کے ماتحت مبتلا ہوتے۔ ہمکو ضرورت نہیں دیکھنے کہ رعایت اسباب پر بھی بحث کریں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا معزز ہمعصر وکیل ایسا ناواقف نہیں ہوسکتا کہ وہ رعایت اسباب کی ضرورت سے ناآشنا ہو۔

غرض

مولوی بدر الدین صاحب کی وفات کے تو یہ اسباب ہیں اب ہم عام طور پر اس سوال کو حل کرنا چاہتے ہیں کہ

کیا کسی احمدی کے طاعون سے فوت ہو جانے سے سلسلہ عالیہ احمدیہ پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے؟

اس کا مختصر جواب تو یہی ہے کہ ہرگز نہیں۔ اس کے وجوہات کے لیے ہم اپنے محسن و مخدوم مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ کا ایک خط شائع کرتے ہیں جو انھوں نے اس قسم کے ایک سائل کے جواب میں ۱۴ مئی ۱۹۰۲ء کو لکھا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔

طاعون سے کونسی قوم فائدہ اٹھاتی ہے اور کس قوم کو اس سے خسارہ ہے

ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہمارا معزز ہمعصر وکیل جو اپنی آزادمنشی کو قائم رکھنا چاہتا ہے ان دقتوں سے بچنے کے واسطے جو آئے دن اسکو ایسے سوالات کا جواب دینے میں پیش آتے ہیں اس جواب کو بلفظہٖ شائع کر دیگا۔

مولوی غزنوی کا یا اور کسی کا احمدی جماعت کے فوت شدوں کی فہرست طیار کرنا محض حماقت کا کام ہے اور آخرکار ندامت اور ذلت کا موجب ہوگا ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ طاعون کو ہمارے سلسلہ کی ترقی و تائید کے لیے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ اس وقت تک ہم دیکھتے ہیں اور تمام دنیا کو دکھا سکتے ہیں کہ کئی ہزار آدمی طاعون کے خوف کے سبب سے ہماری جماعت میں داخل ہوا ہے۔ غور کرو کیا اس سے ہمارے مخالفوں کو دو خسارے حاصل نہیں ہو رہے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ طاعون سے بکثرت مر رہے ہیں اور انشاء اللہ مرینگے دوسرا یہ کہ انہی سے نکلکر ہزاروں آدمی ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ سوچنے والے کے لیے یہ کتنا بڑا نشان ہے رہا یہ کہ ہماری جماعت سے بھی کچھ لوگ مرے ہیں اور شاید آئندہ بھی بعض مریں خدا تعالےٰ کی استمراری سنت کے مطابق ہے۔ قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھلو جا بجا خدا تعالیٰ نے مکی سورتوں میں کفار کو دھمکی دی کہ تم پر عذاب آنیوالا ہے اور فرمایا کہ تم تلوار سے ہلاک ہو جاؤگے آخر جب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں گئے تو خدا تعالیٰ کی وعید کی پیشگوئیوں کا سلسلہ شروع ہوا ہجرت کے ایک ہی سال کے بعد بدر کی لڑائی واقع ہوئی اس لڑائی کو خدا تعالےٰ کی کتاب میں بڑے ناز اور ذوق سے الفرقان کہا ہے۔ درحقیقت اس لڑائی سے جو بہت ہی مختصر تھی کفر اور اسلام کی قسمت کا آخری فیصلہ ہوگیا۔ صنادید کی شوکت کی تلوار کند ہوگئی اور آئمۃ الکفر جو ریشہ دوانی اور منصوبہ بازی میں بالواسطہ یا بلا واسطہ مشار الیہ سمجھے جاتے تھے ہلاک ہوگئے اور ایسا ہی خدا تعالےٰ کے عذاب کی باتیں احد میں اور حنین میں اور تبوک وغیرہ جنگوں میں پوری ہوئیں مگر ان لڑائیوں میں صحابہ شہید نہیں ہوئے۔ بڑے بڑے جلیل الشان صحابی اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی اور چچا اور رشتہ دار شہید ہوئے۔ جناب صدیق اکبر علیہ السلام کے مبارک عہد میں جھوٹے نبیوں کے فتنہ اور ارتداد کے فرو کرنے میں کسقدر بزرگ صحابہ نے جام شہادت پیا۔ حضرت عمر فاروق علیہ السلام کے عہد شریف میں عیسائیوں کی ساتھ لڑائی میں طاعون کے سبب سے قریب پچیس ہزار صحابہ کے شہید ہوئے۔

اب ان مولویوں سے غزنویوں سے لاہوریوں سے امرتسریوں سے بٹالویوں سے خواہ اور بھی چند شہروں یا تمام شہروں کے مولویوں سے اور صوفیوں سے پوچھنا چاہیے کہ کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بھی عذاب نازل ہوا تھا۔ اسلیے کہ جب وہ کوئی ظاہری فرق نہیں دکھا سکیں گے اس لوہے کی تلوار کے کشتوں میں جو صحابہ اور انکے دشمنوں کو لگی اور اُس نے دونوں کو ایک ہی وضع سے قتل کیا تو اگر کوئی اور مابہ الامتیاز نہیں بتائیں گے یا مانیں گے تو انھیں صاف اعتراف کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کے قہر کی آگ نے اولیاء اور اعداء اللہ کو بیدریغ بلا امتیاز راکھ کیا۔ جو توجیہ اور تاویل وہ وہاں کریں گے وہی ہمارے سلسلہ کے شہداء طاعون کے حق میں بدرجہ اولیٰ چسپاں اور موزون ہوگی اس سلسلہ کا فخر ہے کہ اُس کا قدم منہاج نبوۃ پر ہے اسلیے ضروری ہے کہ اسکی راہ میں وہی امور پیش آئیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے فرق اتنا ہے کہ اُس وقت خدا تعالیٰ کی قہری اور جلالی اور انذاری پیشگوئیاں اعداء اللہ و الرسول کے حق میں سیف و سنان کی شکل میں پوری ہوئیں اور آج وہی پیشگوئیاں طاعون اور اُس کی نظیروں کے رنگ میں پوری ہو رہی ہیں۔ سنّت کو معیار ٹھیرا کر کسقدر ضروری ہے کہ جیسے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ جنگوں میں اس تلوار سے شہید ہوئے جو اُن کے دشمنوں کی خانہ برانداز ی میں بڑی صفائی سے چلتی تھی۔ آج بھی کچھ اصحاب ہمارے سلسلہ کے طاعون سے شہید ہوں خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ دشمن جس امر کو اعتراض کا نشانہ بناتا ہے وہی خدا تعالیٰ کے سلسلہ حقہ کی تائید و تصدیق کا نشان بن جاتا ہے سوچو اور خدا تعالیٰ کے لیے فکر کرو کہ ہمارے سلسلہ کی بڑی فضیلت کس بات میں ہے۔ یہی کہ یہ سلسلہ کوئی الگ اور اپنی طرز کا نرالا سلسلہ ہو یا یہی کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ کے قدم بقدم اور پورے معنوں میں ہمرنگ ہو خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اسکی ساری باتیں بلا تفاوت ہو بہو وہی ہیں۔ اسی ماہ مئی میں ایکدفعہ لاہور کے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کی بدزبانی کے جواب میں ایک سائل

کیا تھا جو الحکم میں شائع ہوا تھا اُس میں بڑی تحدی سے دعویٰ کیا تھا کہ جو ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پر ایذا پاتے وہ کرتے ہیں میں بڑی صفائی سے دکھا سکتا ہوں کہ وہی اعتراض آریوں نے جناب موسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں نے جناب مسیح علیہ السلام پر اور نصاریٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیے ہیں۔

میں نے بڑے غور و فکر کے بعد بھی کوئی فرق منشی صاحب موصوف کے دل و دماغ میں اور ان راستی کے دشمنوں میں نہیں دیکھا۔ اور میں نے اُس میں فرقان کے طور پر دعویٰ کیا تھا کہ منشی الٰہی بخش صاحب اور اُن کے دست و بازو منشی عبدالحق صاحب اپنے طومار طائل عصائے موسیٰ سے کوئی بڑا اعتراض انتخاب کر کے شائع کریں وہی ہم میں اور اُن میں آخری فیصلہ ہوگا اگر وہی اعتراض پہلے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیوں کے حق میں پہلے سے وقوع شدہ دکھا دیا تو وہ آئندہ خدا تعالیٰ سے ڈریں اور اُس سے لڑنے کی جرأت نہ کریں اور اگر ہم کامیاب نہ ہوئے تو ہم کو سخت سے سخت شکست پڑے گی۔ مگر عجیب بات ہے کہ راستی کے دشمن ابتک ایسے ساکت ہیں کہ گویا زبان اُنکے منہ میں نہیں تھی اور قلم اُن کے ہاتھ میں نہ تھا جس جوش سے وہ اُٹھے تھے اور اُسی کا اُبال اُنکی وہ کتاب تھی جسنے ابتک ہمارے مبارک کھیت کے حق میں کیا کھاد کا کام دیا ہے۔ اُن کا فرض تھا اور سب سے اول اُن کا یہ کام ہونا چاہیے تھا کہ وہ دلیر پہلوان کی طرح میدان میں آتے اور ایک گل سرسبد اعتراض پیش کرتے اور وہ دو فریقوں میں ابدی فارق ہو جاتا۔ مگر افسوس اُنھوں نے سخت کمزوری اور بزدلی دکھائی۔ اور یہ ہماری تحدی اُنہی سے مقابل نہیں۔ اس کا مخاطب ہر ایک مولوی اور صوفی ہے جو خدا تعالیٰ کے مظہر مسیح کا انکار کرتا ہے۔ غرض بعض آدمی اگر ہمارے سلسلہ کے طاعون سے مر گئے ہیں یا مریں بڑی بے ایمانی یا سادگی اور نادانی ہے کہ ایسا سننے سے خدا کے سلسلہ پر اعتراض کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کے مسیح نے ہر ایک تحریر میں یہی دعویٰ کیا ہے کہ طاعون اُس کے سلسلہ کے حق میں مفید ہوگی اور اس نسبتاً اُس کے خدام کی جانب بڑھ کر کوئی ہے جو ہماری کسی تحریر سے دکھا سکے کہ ہم نے یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ ہماری جماعت سے ایک بھی نہیں مرے گا اپنی طرف سے ایک بات بنا لینی اور پھر اُسے اعتراض کا ہدف بنا لینا پرلے درجہ کی بے ایمانی کا کام ہے۔

اگر ایسا دعویٰ کیا جاتا تو وہی دعوے کی ایک دلیل کافی ہو جاتی اس پر کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی گذشتہ نبوتوں کی منہاج پر نہیں۔ کل مورد اور مجاہد اور غازی نبیوں کے بعض اصحاب اعدا کی کثیر بالکل جماعت کے مقابل اگر شہید نہ ہوتے ہوتے تو ہمارے سلسلہ کو حق پہنچتا تھا کہ ایسا کرتا کہ اُس کا ایک فرد بھی طاعون سے نہ مرے گا۔ یہ طاعون سیف اللہ ہے جو مسیح موعود میں اور اُسکے اعدا میں حکم اور فارق ہو کر آئی ہے۔ اب مسیح موعود کی جماعت میں اور اعداء اللہ میں اس ہیئت میں جنگ ہو رہی ہے۔ ضروری ہے کہ سنۃ اللہ کے موافق ہمارے سپاہیوں سے بھی کچھ لوگ مریں لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ جنگ شروع ہے اور معلوم نہیں اس کا سلسلہ کہاں تک لمبا چلا جائے۔ اور نادان ناعاقبت اندیش معترض ابھی سے زبان درازی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی حکیم اور زندہ کتاب نے ان ہی مصالح کو مدنظر رکھکر جا بجا سبق دیا ہے کہ العاقبۃ للمتقین اسکے معنی بجز اسکے اور کیا ہیں کہ درمیانی حیثیتیں زخم اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکی جماعت کو بھی لگیں گے مگر انجام کار بعد اَ قہار و منتقم کی نصرت و تائید اُنہی کے شامل حال ہوگی اس امر کی تائید میں دوسری جگہ زندہ مبارک کتاب میں لکھا ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ و تلک الایام نداولہا بین الناس یعنی اگر تمھیں احد کی لڑائی میں جسیم زخم پہنچا ہے تو کوئی جائے شکایت نہیں اس لیے کہ اس سے قبل بدر کے جنگ میں تمھارے دشمنوں کو بھی ایسا ہی دکھ پہنچا تھا اور ہماری عادت ہے کہ درمیانی موقعوں پر اعداء اللہ اور اولیاء اللہ دونو فریقوں کو نوبت بنوبت ایسی تکلیفوں کا مزہ چکھا دیتے ہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ کچھ عرصہ کیلئے اعداء اللہ کو صفحہ ہستی کرنے کا موقع ملے اور وہ اپنے چال چلن سے آخری ہلاکت اور مستاصل ہو جانے کو اپنے ہاتھوں سے پورے سامان طیار کریں۔ پھر ایک اور مقام میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان تکونوا تألمون فانہم یألمون کما تألمون و ترجون من اللہ ما لا یرجون یعنی اگر تمہیں کوئی درد پہنچا ہے تو تمہارے دشمنوں کو بھی تو درد پہنچا ہے مگر مابہ الامتیاز اور بین فرق یہ ہے کہ تم خدا سے وہ بڑی بڑی اُمیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔

یہ آیتیں قول فیصل ہیں ہم میں اور ہمارے نکتہ چینوں میں۔ ان آیتوں سے صاف واضح ہو گیا کہ صحابہ کے مرنے پر ہر ایک نے یا انہوں نے عدم علم یا کمزوری سے اعتراض کیا یا وسوسہ پیش کیا کہ آنحضرت کے صحابہ کیوں مارے جاتے ہیں اُن کے دلکی جنابی سنتہ نے قبل از وقت اس امر کو فرض یا الیقین کیا ہوگا کہ عذاب الٰہی پوری تیزی کے ساتھ اُنکے اعدا پر محدود و موقوف رہنا چاہیے مگر خدائے حکیم کی غیر متبدل سنتہ نے اُنکے مفروضات کے برخلاف کام کیا۔ اس دلگداز بھیانک نظارہ کو ذرا آنکھوں کے سامنے لاؤ اور دل قابو میں رہ جائے تو مجھے کہو جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بزرگ اور محبوب چچا اور صادق مرد حضرت حمزہ علیہ السلام خاک و خون میں غلطاں اور بیجان پڑا ہے اور کلام لاشوں میں بلا امتیاز پڑا ہے۔ قریش کی کینہ پرور اور دلیر عورت نے اُسکے کان اور ناک کاٹ کر اور کانوں اور ناکوں کے ساتھ ایک ہار بنا کر گلے میں لٹکایا ہے اور اس گرامی مقتول کی ذلت اور بے عزتی کو اپنے مذہب کی سچائی اور عزت کا قابل فخر نشان سمجھتی اور فخر کی باتوں اور اشاروں سے اپنے عزیزوں کو جلاتی ہے اور پھر اس دردانگیز وقت کا تصور کرو جبکہ رحیم کریم ہمدرد انسان یعنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس بیجان جسم پر کھڑے ہیں اور اُس غم انگیز نظارہ کو دیکھ رہے ہیں۔ اور کس درد بھرے دلسے زبیر کو کہتے ہیں کہ اپنی ماں کو روک دو وہ یہاں نہ آئے وہ اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھکر برداشت نہ کر سکے گی۔ اُسوقت ضرور ہے کہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ گذرا ہوگا اور عادۃً بعض نے یہ اعتراض بھی کیا ہوگا کہ خدا کے موعود غلبہ میں مامور کے متعلقین بھی تو بلا تفاوت پامال ہوئے ہیں۔ اور کیا یہ بات بھولنے کے قابل ہے جو منافق اُسوقت نکالتے تھے کہ اگر ہمارے بھائی ہماری اُسوقت سنتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ملکر ناحق جانیں نہ گنواتے۔

غرض ان ساری باتوں نے متفق ہو کر اپنی گواہی تو صاف صاف دیدی کہ خدا تعالیٰ کی وعید کی پیشگوئیوں کے ظہور کے وقت کافر اور مومن یکساں حصہ لیتے تھے اور اُسوقت بھی کچھ معترض اس قسم کے اعتراض کرتے تھے جیسے اُسوقت ہمارے سلسلہ پر کرتے ہیں کہ طاعون سے احمدی کیوں مرتے ہیں۔

ہمیں ہرگز اُمید نہ تھی اور قرآن کریم کی واضح راہوں کے موجود ہوتے ہم کبھی گمان بھی کر سکتے تھے کہ اسلام کا دعویٰ کرنیوالے ہمارے سلسلہ پر اس قسم کا اعتراض کرینگے مگر حق یہ ہے کہ بغض اور حسد انسان کو اندھا کر دیتے ہیں اور ان امراض کے مریض ماموران خدا پر اعتراض کرنیکے سلسلہ میں [illegible] ہیں اور صبر نہیں کرتے جبتک ایمان کی دولت کلی طور پر اُنسے مسلوب نہ ہو جائے

غور کرو اگرچہ کافر اور مومن یکساں تلوار کی زد کے نیچے آئے مگر انجام کار نے کیا نظارہ دکھایا۔ اس آیت کو پڑھو اور سوچو کہ کس لطف کی کیفیت اور احساس کو پیش کرتی ہے اور وہ یہ ہے فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین یعنی ظالم دشمنوں کی جڑ کٹ گئی اور اُسکے بعد خدا کی حمد یعنی حمد کرنیوالی قوم باقی رہ گئی۔ اُن کثیر شریروں کے مقابل جنکی جڑ کٹ جائے اگر چند آدمی فوت ہو جائیں آخر خوشنسی اُنکے باقیماندہ قوم کے نونہالوں کی آبیاری ہو جائے تو کیا کہا جائیگا کہ وہ کیوں مر گئے دنیوی فاتحوں اور سلطنتوں کی جنگوں میں بھی خدا کی یہی دیکھی جاتی ہے جس قوم کو آخر کار فتح ملجائے اور کسی معنی میں اُنکے دشمن نامراد ہو جائیں گو اس فاتح قوم کو بھی بالمقابل بجبر جانی مالی نقصان ہو چکا ہو مگر اُس پر کوئی شماتت اور اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ اُس کے لوگ بھی مارے گئے۔ ہم صریح دیکھتے ہیں اور خدا نے چاہا تو دنیا کو دکھائینگے کہ ہندوستان اور پنجاب کی آبادی کیلئے سمجھلو کہ معترضوں کی جماعتوں کا کسقدر حصہ روز بروز طاعون کے سبب اور بتحریک سے ہمارے سلسلہ میں داخل ہو رہا ہے خدا کی پیشگوئی کہ وقت آنے کے اظہار کیلئے ہم اپنے [illegible] رجسٹر مکمل کر رہے ہیں جو طاعون کے شیوع اور اشتعال اور طاعون زدہ مقامات سے ہمارے سلسلہ میں شامل ہونیکی عزت حاصل کر رہے ہیں۔

جب یہ بات صاف ہے کہ طاعون ہمارے تجربہ کو وہم و گمان سے بڑھ کر ترقی دے رہی ہے اور عنقریب خدا کی تائید اور اُسکی امداد سے لاکھوں تک پہنچ جائیگی تو کسقدر غضب کی بات ہے کہ ہم پر یہ اعتراض کیا جائے کہ فلاں فلاں آدمی ہماری جماعت کا کیوں مرا طاعون کے خاتمہ پر حساب ہونا چاہیے کہ کس ظالم کی جڑ کٹتی ہے اور کون سی قوم جوش شکر سے لبریز ہو کر الحمد للہ رب العلمین کہتی ہے نادان بدزبان معترضو! ایسے وقت کو خدا کے نوشتوں کو غور سے پڑھو اور منہاج نبوت پر خدا کی سنت کو سلسلہ کو پرکھو اور وہ باتیں منہ سے نکالو اور دو دل میں فکر چاہئے آخر کار تمہارے حصہ میں ندامت اور رسوائی آئے۔ قطع نظر ان مصلحتوں اور حکمتوں کے جو اوپر بیان ہوئی ہیں اولیاء اللہ میں سے بعض افراد کی ہلاکت اور شہادت سے خدا کی یہ غرض ہوتی ہے کہ دین حق کی باتیں ایمانی اور غیبی رنگ میں رہیں اور اُسکے چہرہ پر سادا اور صاف نقاب ڈالا ہوا ہو اس لیے کہ اگر آخر تک ہمارے سلسلہ کا ایک بھی فرد ہلاک نہ ہو اور غیروں پر بھیڑ بکری کی طرح مری پڑے تو زندگی کی لذت ضروری ہے کہ ہر کس و ناکس کو اس سلسلہ کی طرف کشاں کشاں لے آئے اور ایک گونہ اکراہ و اجبار سے لوگ دین الٰہی میں داخل ہوں اور یہ خدا تعالیٰ کے مقاصد و منشاء کے برخلاف ہے وہ دین میں امتحان اور ابتلا کا پہلو ضرور قائم رکھتا ہے اس لیے کہ پاک جوہروں اور صافی فطرتوں اور غور و تدبر اور فراست سے حق پا لینے والوں اور مجاہدات راستی کے طالبوں میں اور جی کے کچے کند ذہنوں لا یعقل بہائم سیرت انسانوں میں فرق کر دے یہی وجہ ہے کہ ہر زمانہ میں ہر مامور کی راہ میں ابتلا پیش آئے ہیں اور قرآن کریم میں ان امتحانوں کو تمحیص کا موجب قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ قادر تھا کہ آخری کامل نبوت یعنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں کفار کی نگہ میں کوئی موجب ابتلا امر ظاہر نہ ہونے دیتا مگر اُس نے ایسا نہیں کیا۔ ایک پہلو سے حق کو واضح بھی کر دیا مگر دوسرے پہلو سے مخفی بھی رکھا وہی حال یہاں بھی ہے۔ بعض آدمی ہمارے سلسلہ سے مرے ہیں یا مریں گے اس لیے کہ خدا تعالیٰ کے امتحانوں کا دروازہ کھلا رہے مگر ہماری جماعت کی کثرت اور طاعون سے خصوصاً ہمارا مستفید ہونا سلیم الفطرتوں پر آشکارا کر دے گا کہ حق ہماری جانب ہے اور ہمیشہ سے حق اسی شکل میں جلوہ دکھایا کرتا ہے۔ بالفعل اتنا کافی ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الکریم۔

باقی داران وی پی کے وصول کرنے کے لئے طیار رہیں یا خاص وجہ سے مطلع فرمائیں

(ایڈیٹر)

علمائے دنیا اور علمائے آخرت

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر

یہ صاف ظاہر ہے کہ خداوند کریم نے سلسلہ فطرت کی بنا دو اصول پر قائم کی ہے جیسا پہلے صفحات میں لکھ چکا ہوں کہ مذہب اسلام کی بنا اصول فطرت پر رکھی گئی ہے اس لئے اصول تعلیم اسلامی کی شرح و تبلیغ کے ایک ہی ضروری سمجھی گئی ہے جیسے سلسلہ فطرت کے لئے سلف صالحین کے زمانہ میں ان اصول کی پابندی نہایت احتیاط کیساتھ کیجاتی تھی یہی وجہ تھی کہ اس زمانہ میں اختلافات مذہب کی وہ کثرت نہ تھی جو بعد کی صدیوں میں ظاہر ہونے لگی اس کا باعث گروہ گروہ مختلف میں منجملہ ان کے فلسفہ کی تعلیم ایک بڑی وجہ ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ کتاب اور سنت کو چھوڑ کر معتقدات اور عملیات کے بارے میں اپنی رائے اور قیاس پر اعتماد کرنے لگے اس وقت یوں سمجھنا چاہئے کہ اسلام کی وہ سادہ اور بے لاگ تعلیم جس کو حضور علیہ السلام نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت چھوڑا تھا آہستہ آہستہ بڑی بڑی مشکل اور پیچیدہ مسائل کی صورت میں لائی گئی۔ اس روش کو اختیار کرنیوالے اہل سنت و جماعت کے مقابلہ پر معتزلہ فرقہ کے لوگ تھے اس فرقہ کو بڑے بڑے علماء انہیں خیالات کے ملے کہ انہیں اپنی عمریں صرف کرتے رہے۔

چنانچہ علمائے اہل سنت نے ان کی تردید میں بڑی بڑی کتابیں لکھیں جو اب علم کلام کی کتابیں کہلاتی ہیں۔

موجودہ زمانہ میں بھی علماء کو اسی قسم کے لوگوں سے پالا پڑا ہے کیونکہ فلسفہ جدیدہ کی تعلیم نے مسلمانوں کے دلوں میں ایسا سکہ جمایا ہے کہ وہ نصوص آیات و احادیث کو بھی عقلی دلیل کے بغیر تسلیم نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ جس نسبت سے فلسفہ اور سائنس نے ترقی کی ہے اسی نسبت سے اختلافات مذہبی کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے ہر ایک شخص خواہ وہ قرآن و سنت سے مطلقاً بے بہرہ کیوں نہ ہو اپنے تئیں مجتہد خیال کرتا ہے اور نہایت بیباکی اور گستاخی سے اصول احکام شریعت پر اعتراض کرنے کو اپنا فخر جانتا ہے اور بزرگان سلف کی روش سے اپنے تئیں علیحدہ رکھنا عین صواب خیال کرتا ہے اور باایں ہمہ جہالت کی وجہ سے علماء دین پر طعن و تشنیع کرنا اپنا شعار بناتا ہے۔

ایسے وقت میں علمائے دین کا فرض ہے کہ وہ سکوت اختیار نہ کریں کیونکہ حضور کی شریعت اور اسکی تبلیغ کا فرض انہیں لوگوں کا کام رہا ہے اور اب بھی یہ کام انہیں کے ذمہ ہے مگر افسوس کہ علماء کی حالت ناگفتہ بہ ہے

علماؤنا مثلنا یرون عجائبنا
وھم علی ما یرون سکوت

مگر ایسے سخن اس وقت صرف ان علمائے کرام کیطرف ہے جو واقعی علمائے باعمل ہیں اور جن کے دلوں میں حضور علیہ السلام اور آپ کی پاک سنت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دیگئی ہے گو ایسے بزرگان دین کی تعداد بہت کم ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ایسا ایک شخص بھی وہ کام کر سکتا ہے جسکا مقابلہ کوئی جماعت بھی نہیں کر سکتی۔ [illegible] آئندہ [illegible] میں انشاء اللہ فرائض علماء پر بحث کرونگا اور دکھلاؤنگا کہ مسلمانوں کی موجودہ [illegible] الزام [illegible] علمائے دین کی طرف [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] اگر وہ اپنی [illegible] نہیں کرتے اور [illegible] نہیں سکتی تو انہیں ان باتوں کی [illegible] کرنی چاہئے۔ انبیاء کے طریق تبلیغ کو مدنظر رکھکر [illegible]

حافظ وظیفہ تو دعا گفتن است و بس
در بند آن مباش که نشنید یا شنید

[illegible] تبلیغ [illegible] کرنا چاہئے اور [illegible] غیر [illegible] سامنے بطور حجت پیش کرے تو انہوں فان الذکری تنفع المؤمنین ضرور ہی منفعت بخش ہوتی ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ تبلیغ احکام کی صورت کوئی خاص ہو بلکہ حسب ضرورت [illegible] جیسی [illegible] نظر بحالات ممکن ہو اختیار کرنی چاہئے۔ افسوس ہے کہ اہل بدعت و زندقہ چاروں طرف سے دین میں فساد برپا کر رہے ہیں اور دلوں میں الحاد اور کفر کی کاشت ہو رہی ہے۔ مگر پاک دین کی حمایت کرنے کی کسی کو غیرت نہیں آتی۔ گویا انہیں یہ معلوم نہیں کہ اسلام آنحضرت رسول صلعم کو جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ کیونکہ خداوند کریم نے اہل عالم پر سب سے اعلےٰ اور افضل نعمت ایمان اسلام پر سے نازل کر کے ہمیشہ کیلئے انہیں مستغنی کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

غرض یہ ہے کہ فرض تبلیغ کا بجا لانا علمائے آخرت کا کام ہے جنہیں ہر دم یہ خیال رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میدان حشر میں جناب رسول اللہ صلعم سے خدا کے سامنے نادم ہونا پڑے۔ وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ حضور امت کے حال پر راتوں روئے اور بارگاہ جل و علا میں نہایت تضرع اور ابتہال سے دعائے مغفرت کیا کرتے ایسے ہی علمائے آخرت کا قول و فعل امت کیلئے حجت ہو سکتا ہے ورنہ علمائے دنیا جو زر و مال کی دھن میں لگے ہیں اور انہیں ہو سکے بھی کبھی امت کے حال پر رونا نصیب نہیں ہوا۔ کچھ نہیں کر سکینگے بلکہ انہیں علماء کو خطاب سے مخاطب کرنا رسول اللہ صلعم کی سنت کی ہتک کرنا ہے علمائے آخرت کا ادنےٰ کام یہ ہے کہ دنیا اور ما فیہا ان کی نظروں میں حقیر ہوتی ہے اور انہیں کسی امیر و بادشاہ کی پرواہ نہیں ہوتی ان کا کام نصح خلائق ہوتا ہے تقریراً و تحریراً۔ انہیں کی نسبت حضور نے ارشاد فرمایا۔ یوزن مداد العلماء یوم القیامۃ بدم الشھداء۔ ایک اور دوسری حدیث میں علمائے آخرت اور علمائے دین میں یوں فرق بتلایا ہے لا تجلسوا عند کل عالم الا عالم یدعوکم من خمس من الشک الی الیقین ومن الریاء الی الاخلاص ومن الرغبۃ الی الزھد ومن الکبر الی التواضع ومن العداوۃ الی النصیحۃ

حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ ہمیں سلف کے بارہ [illegible] یہ خبر ملی ہے کہ بہت چیزوں کے قبل کی ابتدا علمائے دین سے ہونی چاہئے حضرت مکحول فرماتے [illegible] ہمارے پاس حضور علیہ السلام کے دس صحابہ [illegible] نے بیان کیا کہ ہم مسجد قبا میں قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ ناگاہ حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ تم جو چاہو سیکھو مگر اللہ کے ہاں اس علم کا اجر ہوگا جو تم دوسروں کو تعلیم کروگے یعنی باخلاص نیت بغرض حمایت دین اشاعت کروگے۔

حضرت مسیح علیہ السلام اپنے زمانہ میں علمائے دنیا کو یوں خطاب کرتے ہیں کہ

اے علمائے دنیا تم محض دنیا کے طور پر نماز روزہ وغیرہ احکام کو بجا لاتے ہو اور جس بات کو تم نے پڑھا ہے اس پر عامل نہیں ہوتے۔ تمہاری پرورش کیسی بری اور ناپاک ہے تم لوگ محض باتوں ہی باتوں میں پرہیزگار ہو حالانکہ تمہارے دل ہوس دنیا کی ناپاک ہوس سے بھرے ہیں تم بالکل چھلنی کی طرح ہو جس کے اندر سے آٹا چھن کر صرف اس میں بھوسی باقی رہجاتی ہے کیونکہ تمہاری منہ سے حکمت و دانش کے کلمات نکلتے ہیں اور تمہارے دل بغض کینہ حسد لالچ وغیرہ سے پلید اور بے رونق ہو رہے ہیں۔ اے علماء دنیا! تم دنیا کی خدمتگار غلام ہو گئے ہو تمہیں آخرت سے کچھ تعلق نہیں رہا۔ بھلا تم جیسا آدمی آخرت کو کیسے پا سکتا ہے۔ تمہارے دل تمہاری بداعمالیوں سے دور رہے ہیں تم نے دنیا کو سر پر اور اعمال کو پاؤں کے نیچے رکھا ہوا ہے بخدا تم نے اپنی آخرت کو بگاڑ لیا ہے کیونکہ تم شب و روز صلاح آخرت کو چھوڑ کر صلاح دنیا کے پیچھے لگ گئے ہو تم سے بڑھکر دنیا میں کوئی شخص ذلیل و رسوا نہیں ہو سکتا۔ خدا تمہارا برا کرے کب تک تم دوسروں کو رہنمائی کرتے رہوگے اور خود متحیر اور سراسیمہ ہو کر کھڑے رہوگے؟ کب تک تمہارے منہ سے نور خدا نکلتا رہیگا اور تمہارے پیٹ یعنی دل ظلمتکدہ بنے رہیں گے؟ اے علمائے دنیا! دنیا عنقریب تمہاری بیخ کنی کر کے تمہیں منہ کے بل گرا دیگی اس کے بعد تمہارے گلے میں رسی ڈالکر تمہیں ایک بڑے زبردست احکم الحاکمین کے سامنے پیش کیا جائیگا جو تمہیں تمہاری بداعمالیوں کی پوری پوری سزا دیگا۔ مذکورہ بالا حوالہ ایک عربی عبارت کا ترجمہ ہے۔ جو بغرض مناسبت اس موقعہ پر لکھا گیا ہے

علاوہ کتب احادیث میں علمائے دنیا کے متعلق جو کچھ مذکور ہے وہی کافی حجت ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص علماء کیطرف سے یوں کہنے لگے کہ موجودہ زمانہ میں علماء کی معاش کے اسباب سخت زوال پذیر ہو رہے ہیں اس لئے وہ ایک گونہ عذر قوی رکھتے ہیں۔ مگر میں اس عذر کا جواب صرف اسیقدر کافی سمجھتا ہوں کہ علمائے آخرت کیطرف سے یہ عذر کوئی قابل سماعت نہیں کیونکہ یہ خیال ضعف توحید پر دال ہے اور جو حقیقت توحید سے ناواقف ہے وہ عالم کہاں؟ ہاں علمائے دنیا کے حق میں صحیح اور درست ہے سو ہمیں ان سے کچھ امید نہیں۔ تاریخ اس امر کا پتہ دیتی ہے کہ جن لوگوں نے دین کی خدمت کی ہے وہ سب فقراء کا گروہ تھے میں یہ سطور نہ لکھتا باآنکہ مجھے یقین ہے کہ اکثر اصحاب برا منائیں گے مگر میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کی موجودہ اور آئندہ نسلیں مذہبی بیلوں میں گمراہ ہو گئی ہیں اور ہو جائیں گی اگر علماء کرام تلقین و وعظ سے انہیں صراط مستقیم پر لانیکی کوشش کریں تو بہت کچھ کامیابی کی امید ہو سکتی ہے مگر وہ کچھ نہیں کرتے۔ انشاء اللہ المحمد [illegible]

ما ہمارے علماء ہم سے عجیب عجیب باتوں خلاف شریعت امر دیکھ رہے ہیں اور باینہمہ وہ چپ ہیں۔

۲ علماء کی سیاہی قیامت کے دن شہداء کے خون سے وزن کیجائے گی ۱۲ منہ۔

۳ ہر ایک عالم کے پاس مت بیٹھو ہاں اس عالم کے پاس بیٹھو جو تمہیں پانچ امور قبیحہ کو پانچ امور حسنہ کیطرف دعوت کرے۔ (۱) شک سے یقین کیطرف (۲) ریا سے اخلاص کیطرف (۳) ہوس دنیا سے زہد کیطرف (۴) تکبر سے تواضع کیطرف (۵) عداوت سے خیر خواہی کیطرف۔

سلطنت روسیہ اور مسلمان

اس وقت روسیہ کی عریض اور وسیع سلطنت کی توہ خواب خرگوش میں پڑی خراٹے لے رہی ہے جبکہ اس کے جاہ و جلال کا طمطراق اس پر خود خندہ زنی کر رہی ہے۔ اس سلطنت کی غیر معمولی وسعت نے سب کا دل دہلا دیا تھا اور روسیہ کے نام سے جان نکلتی تھی مگر آج وہی روسیہ اور وہی اسکی سلطنت ہے کہ کمزور قومیں بھی اس سے دو دو ہاتھ کرنیکے لئے میدان جنگ میں اتر آئی ہیں یہانتک کہ ابھی بہائی بھی روسیہ کو کچھ مال نہیں سمجھتی اور اس کے لئے بلائے بے درمان بن رہے ہیں جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ تو اے معبود برحق بہت بڑا قدرت والا ہے۔

ہم یہاں روسیہ کی عظیم سلطنت کی عظمت دکھلا کے اس بات کو ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ابھی سلطنت کو کچھ آنچ نہیں آئی مگر ہاں جنگ جاپان نے سلطنت کی ساکھ جاتی رہی لیکن دن بند ہو گئے لوگ سرکاری بنکوں سے اپنا روپیہ واپس طلب کر رہے ہیں۔ روسی سرکاری کاغذ کا بھاؤ گر رہا ہے اور بغاوت کے خیالات کل روسی رعایا میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اب سنئے اسکی سلطنت کی وسعت کہ وہ مشرقی یورپ اور شمالی ایشیا میں پھیلی ہوئی ہے

اور اس کا رقبہ ۸۵۰۰۰۰۰ (پچاسی لاکھ) مربع میل ہے یعنی کرہ زمین کے محیط دائرہ کے ۱/۶ حصہ کے برابر آبادی بہت کم ہے مگر پھر بھی دنیا کی کل آبادی کا ۱/۱۲ [illegible] حصہ روسیہ میں آبادی ہے دیکھ کے ایک ہیبت سی معلوم ہوتی ہے مگر جاپان نے اسکی ہیبت کو دل سے بہت کم کر دیا ہے اور روز بروز اسکی ہوا اکھڑتی جاتی ہے۔

روسیہ نے مسلمانوں کو جو کچھ نقصان پہنچایا وہ واقعی بہت دل دکھانے والا ہے۔ وسط ایشیا جہاں مسلمانوں کی سلطنتیں پھیلی ہوئی تھیں بایستہ وغارت کی اور عرب [illegible] رفتہ رفتہ غارت کر دیں اور پھر ان پر قابض ہو گیا۔ اس کے قانون میں آزادی نہیں ہے اگرچہ خاص سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک عالیشان مسجد موجود ہے لیکن مذہبی آزادی کے حقوق سے مسلمان اب تک محروم [illegible] [illegible] ہے۔ اگرچہ اس [illegible] اس پر بوسہ دیا جاتا ہے گو شان ایسا عجیب پرست شاہ کی تصویر رکھنے سے کیا علاقہ۔ اگر کوئی مسجد جدید بنانا چاہو جب تک تین سو مسلمانوں کے دستخط کی عرضی زار کو نہ دی جاوے اور وہ منظور نہ ہو جاوے مجال نہیں کہ مسجد بن سکے اگر بدقسمتی سے مسجد کے پاس کوئی گرجا ہے تو اس گرجا سے بلند مسجد کبھی نہیں بن سکے گی۔

ایک بار قازان میں اس نے کوشش کی تھی کہ قرآن مجید سے جہاد کا بیان نکال ڈالا جائے مگر جب مسلمانوں کو آمادہ دیکھا اور یہ سمجھا کہ تمام اسلامی آبادی اٹھ کھڑی ہوگی بجائے قرآن کے ہدایہ میں کے باب الجہاد نکال ڈالا گیا اور پھر کچھ فتنہ و فساد نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ کوئی مسلمان جب تک وہ ضمانت نہ دے حج کرنے نہیں جا سکتا۔

باوجود روسیہ کی سلطنت میں مسلمانوں کی آبادی بہت زیادہ ہے اور سب خونخوار مسلمان ہیں اور ان کا بڑا حصہ فوج میں داخل ہے۔ یہ مشہور ہے کہ روسیہ نے سپاہ سالاری کے عہدے مسلمانوں کو دے رکھے ہیں اگرچہ یہ بات غلط نہیں ہے لیکن ان سپاہ سالاروں کی تنخواہ تین سو چار سو روپے سے زیادہ نہیں ہے۔ اور یہ سپاہ سالار وسط ایشیا میں زیادہ ہیں۔ اگرچہ وسط ایشیا کو اس نے مٹا کے خاک میں ملا دیا ہے لیکن اب بھی خوفناک ترکمانوں کی آبادی ہزار ہا میل تک پھیلی ہوئی ہے اس لئے اپنی حکمت عملی سے اس نے ترکمانی مسلمانوں کو بڑے بڑے فوجی عہدے دے رکھے ہیں۔ ایک زمانہ تھا بلکہ ابھی ۱۸۷۷ء کی جنگ روم و روس میں روسیہ کی فوجی مسلمان اسقدر وحشی تھے کہ یہ بھی نہ سمجھ سکتے تھے کہ اذان اور نماز کسے کہتے ہیں اور اسلام کیا چیز ہے مگر الحمد للہ اب ان میں اسلام کی روح پھونک گئی ہے اور وہ ایک خاص وقت کے منتظر ہیں اگر وہ وقت آگیا تو ان کا جوش شجاعت ضرور رنگ لائے گا۔

جب روسیہ نے دولت عثمانیہ پر انیسویں جنگ کیا ہے تو

پہلے اپنی نصرانی فوجیں چڑھا کے لیگیا تھا ترک اگرچہ تین سال کی متواتر لڑائیوں سے کمزور ہو گئے تھے اور ایسے کمزور کہ ان کے پاس سوا اسی ہزار شکستہ فوج کے اور کچھ نہ رہا تھا لیکن تو بھی بانداز یا میں جسطرح انہوں نے روسی نصرانی فوجوں کو پے در پے ہزیمت [illegible] شکستیں دی ہیں اس سے ایک غلغلہ تمام دنیا میں پڑ گیا تھا اور روسیہ کی بنیادیں ہل گئی تھیں آخر بہت سوچ بچار اور مشورہ کے بعد خود شہنشاہ روسیہ نے مسلمانوں کی خونخوار فوجیں لیکر لڑا تھا اور [illegible] مسلمان ہی فوجیں [illegible] ہوتا پر عثمان پاشا سے دو دو ہاتھ [illegible] مگر اب وہ رنگ نہیں معلوم ہوتا روسیہ کے مسلمان ہوشیار ہو گئے ہیں اور ان [illegible] جو حصہ سال سے [illegible] روسی گورنمنٹ کی [illegible] اشتہاری [illegible] اور وہ مسلمانوں کو مسلمان سمجھ [illegible] ہیں جب کل مسلمانوں کی جو [illegible] پرورش ہوئی تھی [illegible] لہذا [illegible] تو روسی مسلمان فوجوں کی [illegible] دیکھ [illegible] آگئی تھی ایک مؤرخ کا بیان ہے جسے [illegible] کہا تھا اگر روسی فوجی مسلمان کہیں ترکوں سے مل جاتے تھے اور وہ یہ سمجھ لیتے تھے کہ یہ مسلمان ہیں تو وہ بہت تپاک اور محبت سے بغلگیر ہوتے تھے اگرچہ [illegible] ایک دوسرے کی بولی نہ سمجھ سکتے تھے۔ مگر آنکھوں سے دونوں کی حالت کی کیفیت معلوم ہو جاتی تھی۔ فرانسیسی سپاہیوں نے برلن اعظم کی روسی فوج کے سپاہیوں کو چھیڑا اور انہیں قتل کرکے پکارا لیکن روسی مسلمان سپاہیوں نے ایک حرف نہیں کہا اور جب ملے محبت سے ملے۔

اسی بنا پر امیر عبدالرحمن خان مرحوم نے کہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آناً فاناً میں تمام وسط ایشیا کو آمادہ بغاوت کر سکتا ہوں خود شہنشاہ روسیہ کو مسلمانوں پر اتنا بھروسہ ہے کہ زار کا باڈی گارڈ کل مسلمان سپاہیوں کا ہے اور اس پر زار کو بہت بڑا ناز ہے۔ باوجود اس قوت اور بھروسے کے بھی روسیہ میں مسلمانوں کی حالت اچھی نہیں ہے اور انہیں وہ حقوق نہیں دیئے گئے ہیں جو روسیہ کی نصرانی رعایا کو حاصل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ تمام مسلمانی ممالک میں جو روسیہ کے قبضہ میں ہیں بڑی بڑی زبردست فوجوں کی چھاؤنیاں پڑی ہوئی ہیں طفلس پایہ تخت کوہ قاف میں شام کو کیلئے دو کیلئے کی خبر نہیں ہے اور کوہ قافی مسلمان بعض اوقات خود گورنر طفلس کے محل پر بھی چھاپہ مارنے میں پہلو تہی نہیں کرتے کوہ قاف جس کو شیروں کا بن کہنا چاہیے ڈیڑھ صدی تک روسیہ سے لڑتا تھا اور اتنی طولانی جنگوں کے بعد بمشکل اوپری قبضہ روسیہ کا ہوا ہے۔ اس وقت روسیہ کی پوری چالیس لاکھ فوج بیان کی جاتی ہے یہ بالکل صحیح ہے لیکن یہ ٹڈی دل فوجیں کبھی اور کسی حالت میں میدان جنگ کی صورت نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ جہاں جہاں مسلمان آبادی میں جتنی فوجیں پڑی ہوئی ہیں ان میں کا ایک سپاہی بھی کم نہیں ہو سکتا

آج کوہ قاف کی فوجیں نصف بھی کم کر دی جائیں تو کل ہی غدر ہو جائے۔ محض مسلمان خونخوار آبادی کے خوف کو روسیہ نے اسقدر خرچ فوجوں کا برداشت کر لیا ہے ورنہ یورپ کی کسی سلطنت کو اتنی فوج رکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایسے خوفناک عنصر اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتے۔

مہاجرین کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور جب مسلمان [illegible] شامل کئے جاتے ہیں تو وہ ہجرت کر کے ترکی میں چلے آتے ہیں گورنمنٹ روسیہ ہر چند چاہتی ہے کہ مسلمانوں کو ہجرت کرنے سے روکے لیکن کوئی تدبیر ایسی نہیں ہو سکتی کہ یہ روز مرہ کی ہجرت بند ہو۔ اگر ان مہاجرین کا سالانہ حساب لگایا جائے تو کئی ہزار تک نوبت پہنچتی ہے۔ اس ہجرت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان روسی حکومت میں خوش نہیں ہیں۔

مسلمانوں کے متعدد دینی مدارس ہر شہر میں موجود ہیں اور سب سرکاری مدارس میں بھی مسلمان بچے تعلیم پانے لگے ہیں لیکن پھر بھی یہ تعجب سے دیکھا جائے گا کہ [illegible] روسی مسلمان ہر سال ہندوستان میں دینی علوم کی تحصیل کیلئے آتے ہیں۔ خاص سینٹ پیٹرسبرگ کی یونیورسٹی میں کئی پروفیسر مسلمان ہیں جو قانون اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور ہر مدرسہ میں کچھ نہ کچھ مسلمان طلبہ دکھائی دیتے ہیں لیکن مسلمانوں میں تعلیم کا عام رواج نہیں ہے اور مثل حکومت انگلشیہ کے وہاں کے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی طرف سے مدد نہیں دی جاتی ۱۸۸۱ء میں تمام ممالک روسیہ میں سات یونیورسٹیاں تھیں جن میں چھ سو پانچ پروفیسر اور دس ہزار پانسو اٹھائیس طلبہ تھے جن میں فقط دس پروفیسر تو مسلمان تھے باقی کل نصاری اور طلبہ کی تعداد ایک سو دس تھی علاوہ ایشیا کے جہاں ہزارہا میل تک صرف مسلمانوں کی آبادی چلی گئی ہے اور وسط ایشیا تو سارا مسلمانوں سے لبالب بھرا ہوا ہے خود روسی یورپ میں اس وقت چالیس لاکھ مسلمانوں کے قریب آباد ہیں۔ کریمیا میں بہت بڑی آبادی خونخوار مغلوں کی ہے یہ کل مغل ایک زمانہ میں سلطان ترکی کے زیر فرمان تھے۔ مگر ۱۷۸۳ء میں کریمیا کے مغلوں کو روسیہ نے دولت علیہ سے آزادی کرا دی اور اس بات کا وعدہ کیا کہ یہ آزادی برقرار رکھی جائیگی مگر رفتہ رفتہ ان پر قبضہ کر لیا اور ان کو برائے نام آزادی کا بہت جلد خاتمہ ہو گیا

روسیہ کے مظالم کی ایک طویل داستان ہے جو اس نے وقتاً فوقتاً مسلمانوں پر کئے ہیں۔ یہ خوب سمجھ لیا جاوے کہ اگر دنیا میں کوئی سلطنت مسلمانوں کی دشمن ہے تو وہ روسیہ ہے ہمیں ان سلطنتوں کی فہرست دینے کی ضرورت نہیں ہے جو روسیوں کے ہاتھوں تباہ ہوئیں کیونکہ ان باتوں کو کون نہیں جانتا ہے مگر ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ [illegible] کا کیا تعلق ہے اور باہمی رابطہ و ضبط کیسا ہے [illegible] نے اپنی ہمسایہ مسلمانوں سے [illegible]

جس کو اس نے موقع دیکھ کر توڑ نہ ڈالا ہو۔ وہ چاہتا ہے اور اس کی دلی آرزو ہے کہ کسی طرح اسلام کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ دو صدی کے عرصہ میں اس نے ترکی کو بالکل چور چور کر دیا۔ ایک عظیم سلطنت ان سے چھین کے آزاد کرا دی۔ وسط ایشیا بالکل پامال کر چکا ہے۔ اب اس کا خیال تین سلطنتوں کی طرف ہے جن میں سے ایک [illegible] زندہ ہے ایک سسک رہی ہے اور ایک تندرست تو ہے مگر کمزور ہے یعنی دولت علیہ عثمانیہ۔ دولت صفویہ اور دولت خداداد افغانستان۔ کچھ خداوند تعالیٰ کو ان کی زندگی منظور تھی کہ روسیہ پر جاپان خدائی غضب کی طرح ٹوٹ پڑا۔ ورنہ وہ ان جمہوریتوں میں سے کھا یا پیا ناکوں سے نکلوایا۔ بات مسلم ہے اور تمام مدبرین مانتے ہیں کہ جسطرح ترکوں کی عملداری میں عیسائیوں کو آزادی ہے خود روسیہ میں نہیں ہے سوائے یونانی گرجہ کے عیسائیوں کے کل عیسائی سمجھتے ہیں مگر [illegible] چین نہیں لینے دیتا اور برابر سلطانی عملداری میں [illegible] کراتا رہتا ہے اس کے ہزارہا مخبر تاجروں اور سیاحوں کی صورت میں دولت علیہ عثمانیہ کے ہر گوشہ میں موجود ہیں جو پرامن عیسائی باشندوں کو گورنمنٹ کے خلاف ابھارتے رہتے ہیں۔ عقل اسکی شہادت دیتی ہے کہ جب تک باہر سے امداد نہ ہو کسی رعایا میں اتنی قوت نہیں ہے کہ وہ اپنی گورنمنٹ سے مقابلہ کرے اور مدت تک جنگ جاری رکھے۔

مسلمانوں کو برباد کرنے کیلئے وہ روز مرہ طرح طرح کی تدبیریں کرتا رہتا ہے اور خود اس کے پایہ تخت میں ایسی کمیٹیاں قائم ہیں جن سے یہ ریشہ دوانی ہوتی رہتی ہے۔ سرویا میں اس نے غدر کرایا اور برسوں لڑواتا رہا۔ بلغاریا کو اسی نے اکسایا اسی نے مدد دی اور ہرزیگووینا نے محض اسی کے اشارہ سے بغاوت کی غرض کیا نہیں کیا سب کچھ کیا اور یہاں تک کیا کہ انگلستان کے برابر ترکوں سے عملداری نکلوا دی اور اب بھی برابر کوشش کئے جاتا ہے کہ کسی طرح یورپ میں ایک بالشت زمین بھی ترکوں کے قبضہ میں نہ رہے۔ ایران میں بھی اس کی سازشوں کے جال پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سلطنت پہلے سے نیم مردہ ہے اور سسک رہی ہے۔ روسیہ ایک ہی جھٹکے میں اس کا کام تمام کر جائیگا۔ اب رہا افغانستان روسیہ اسکو بھی کچھ کم نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ امیر شیر علی کو بھڑکا کے انگریزوں سے بھڑوا دیا اور آپ الگ ہو گیا۔ وہ تو کچھ خدا کی رحمت تھی کہ امیر عبدالرحمن خان جیسا ہوشیار اور مدبر تخت کابل پر بیٹھا اور اپنے کو روسیہ کی آفت سے بچا لیا مگر ۱۸۸۵ء میں روسیہ نے نہایت بے ایمانی سے پنجدہ پر حملہ کر کے افغانیوں سے اس قلعہ کو لے لیا تھا لیکن اس کے بعد نہیں آگے بڑھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور وہ ٹھٹک کے رہ گیا۔ مگر ٹھٹکنے سے وہ غافل نہیں ہے۔ ریلیں بنا رہا ہے جو بڑھتے بڑھتے ہرات کے قریب پہنچ گئی ہیں اور اس کا دانت افغانستان پر ضرور ہے مگر امیر عبدالرحمن خان

ایک ایسی آہنی دیوار کھڑی کر گئے ہیں کہ ایک منٹ تک روسیہ اس کو نہیں پھلانگ سکتا۔

غازی عبدالحمید خان والیئے دولت عالیہ کے زمانہ تغیر سلطان ہیں اس میں شبہ نہیں جب تک وہ تخت سلطنت پر بیٹھے ہیں اپنی عملداری کا بہت سا حصہ روسیوں کی سازش کی نذر کر چکے ہیں۔ اور وہ زیادہ سے کرتے تو کیا کرتے ان کے ہاتھ سلطنت ایسی نیم مردہ حالت میں لگی کہ اس کی زندگی کو لالے پڑ رہے تھے جو کچھ اُن سے کیا گیا وقتاً فوقتاً طوعاً وکرہاً انہیں کرنا پڑا آخر جب انہوں نے دیکھا کہ روسیوں کی سازشوں سے نجات اس وقت ہوگی کہ ایشیا اور یورپ کو ریلوں کے ذریعہ سے ملا دیا جائے تو امن کی صورت نکل آئیگی۔ سلطان المعظم نے سوچ سمجھ کر جرمنی سے دوستی پیدا کی اندرونی اور بیرونی سازشوں کی وجہ سے خود تو پایہ تخت کو چھوڑ نہیں سکتے تھے۔ اس لئے شہنشاہ جرمنی کو بلا یا وہ بڑا مدبر صاحب خاطر آیا۔ اس سے ریلوے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ جب تک کل باتیں طے نہ ہو گئیں روسیہ ویلوں میں بیٹھا رہا جب کمپنی وغیرہ قایم ہو گئی تو روسیہ کا کھٹکا پھر کیا تھا روس کے مرچیں لگ گئیں اور ہاتھ ملتا رہ گیا کہ یہ کیا غضب ہوا پھر میری دال کیونکر گلے گی اس نے اس ریل کی تعمیر کو روکنے کے لئے مقدور کیا اور سارے میں پریشان مارا مارا پھرا مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اور بغداد ریلوے بھی شروع ہو گئی جو پانچ سال کے عرصہ میں قسطنطنیہ تک پہنچ جائیگی۔ جب زار پریشان ہو کے بیٹھ رہا اور کچھ نہ اس کا ساتھ نہ دیا تو اس نے اپنے وزیر خارجہ کو بلغاریا بھیج کے امیر فرڈی نینڈ کو اکسایا کہ یہ وقت ترکوں پر حملہ کرنے کا بہت اچھا ہے۔ اور اس کے بعد مقدونیہ میں غدر کرا دیا۔ ادھر بلغاریا ترکوں سے جنگ کرنے کے لئے تل گیا اور عام طور پر یہ خیال پیدا ہو گیا کہ بلغاریا کے پیچھے روسیہ چھپا ہوا ہے یہ خیال غلط نہ تھا ترکوں نے بھی مجبوراً جنگ کی تیاری کر لی تھی یہاں یہ سامان ہو رہا تھا اور وہاں روسیہ کی قسمت اس پر زہر خندہ کر رہی تھی کہ یکایک جاپانی بیڑے نے آدھی رات کو بندر آرتھر پر حملہ کر کے روسیہ کے تمام منصوبوں پر خاک ڈالدی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب اسے اپنی جان کے لالے پڑ رہے ہیں۔ نہ بغداد ریلوے کی مخالفت کا ہوش رہا اور نہ بلغاریا کی حمایت اور نہ مقدونیہ کے مفسدوں کی بارود خشک کرانے کا یہ خیال رہا ہی نہیں۔ اس کا جہازی بیڑہ بالکل غارت ہو چکا ہے اور اگر کچھ ٹوٹے پھوٹے روسی جہاز موجود ہیں تو وہ عنقریب غرق ہو جائیں گے۔ بغداد ریلوے خوب دھڑلے سے بن رہی ہے۔ بلغاریہ مایل باشتی نظر آتا ہے۔ کیونکہ جس کھونٹے کے بل وہ کودتا تھا وہ کھونٹا ہی اکھڑ گیا ہے کیا خدا کی شان ہے

—

جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہیگا کرے گا

یہ بات حکومت کی اسی کو ہی سزا ہے

سوچتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہوئی کہ کل سلطنت قایم ہا لیس کچھ چند روز موجود مگر ہوا ایسی بگڑ گئی کہ سبزہ کیا جیسے کو بیگانہ کر گئی اور وہیں وہیں یہ جنگ آگیا اور کل سلطنت کی بنیادیں چرچرا گئیں۔ دیکھئے آئینہ ایام تو کیا منظر دکھائے غیب کا حال کوئی نہیں جانتا۔ فی الحال یہ بات تو ضرور ہوئی کہ مسلمانوں کا پیچھا بہت دن تک روس کے چھوٹ گیا۔ آگے جو کچھ ہوگا وہ دیکھا جائیگا۔ اب تو روسیہ کو اپنی ٹوپی سنبھالنی مشکل پڑ گئی ہے۔ (کرزن گزٹ)

اسلام اور نسب

بعد از بعثت یہ امر ہمیشہ مرکوز خاطر اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رہا کہ تمام عرب فقط قوم کے صحیح مفہوم میں ایک نیشن ہو جائے۔ مگر غرور نسب جو عربوں کی جبلت میں داخل تھا۔ ایک سد سکندر اور دشوار گذار روک قومیت کے راستہ میں حایل تھی جبتک یہ روک تمام دور نہ ہو جاتی تکمیل اتحاد نہیں ہو سکتا تھا۔ سب سے زیادہ نسبی غرور کا مرض قریش میں تھا۔ اس مرض اخلاقی کے دفعیہ کیواسطے جناب والا نے اپنے خاندان میں زید کا نکاح کر دیا تاکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ کا عملی ثبوت دینے کیلئے جب ۸ھ میں مختلف ممالک میں قاصد روانہ کئے گئے تھے تو اسلامی ایلچی کو قوم غسان نے (جو عراق عجم میں رہتی اور تمول سے عیسائی ہو گئی تھی) مار ڈالا ان کی سرکوبی کیواسطے جو لشکر مہاجرین و انصار کا بھیجا گیا۔ اُن کا سپہ سالار زید بن حارث تھا۔ زید لڑائی میں شہید ہوا۔ جب ۸ھ میں مکہ فتح ہو گیا اور سلسلۂ مہاجرت ختم ہو گیا۔ کیونکہ عرب کا کوئی حصہ دارالحرب نہ رہا تھا اور ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے بعد قریباً تمام عرب مسلمان ہو چکا تھا۔ اب دوبارہ قوم غسان پر فوج کشی کا اعلان کیا گیا۔ اسامہ بن زید اس لشکر کا جو تمام قبایل عرب سے تیار کیا گیا تھا۔ افسر مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اسامہ کے ماتحت تھے یہ لشکر بوجہ علالت پیغمبر خدا ان کی زندگی میں روانہ نہ ہو سکا۔ بعد میں حضرت ابوبکرؓ نے روانہ فرمایا اور خود پیادہ دو تین میل تک اسامہ کے ہمرکاب گئے۔ اسمیں حکمت یہ تھی کہ اسامہ اپنے باپ کا انتقام لینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیگا اور نیز یہ کہ تمام اہل عرب پر واضح ہو جائے کہ نسب فی الحقیقت خدا کے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس پر بیجا فخر و ناز کیا جائے۔ زید کی سپہ سالاری کیلئے مہاجرین و انصار کو چلایا۔ اور اسامہ کے افسر مقرر کرنے سے تمام عرب کو اس کا عملی ثبوت دیا کہ غلام اور غلام زادہ امیر زادہ کے برابر بلکہ بڑھکر ہے۔

یہ ہے اعلیٰ تعلیم اور یہ ہے اس کا عملی ثبوت۔ جسقدر زیادہ سمجھیں سوچیں غور کریں۔ اسی قدر ہماری عقیدت ذات اقدس سے بڑھ جاتی ہے۔

—

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کاندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

تمام وہمی و خیالی کبر و نخوت جو عقاید باطلہ اور اوہام فاسدہ نے پیدا کر رکھے تھے۔ بتدریج دور کر دیئے تھے۔ جو اصول بیان فرمائے ان کا اپنے طریق عمل سے ثبوت دیا۔ جہان سوز منافرت کے بجائے عالمگیر اخوت (یونیورسل برادرہڈ) قایم کی۔ اور آخرکار عبرت انگیز تاریخی واقعہ بیان کر کے اعمال صالحہ کو معیار شرافت قرار دیا۔

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ
اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ

حضرت نوحؑ نے فریاد کی کہ بار الٰہا تیرا وعدہ میرے اہل و عیال کو بچانے کا تھا میرے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا۔ ارشاد ہوا کہ وہ تیرا بیٹا نہیں اور تیرے عیال میں داخل ہے کیونکہ اس کے اچھے عمل نہیں۔

—

چو کنعان را طبیعت بے ہنر بود
پیمبر زادگی قدرش نیفزود

انسانیت کی خالص سونے پر جو صدیوں سے نسبی ملمع چڑھا ہوا تھا اخلاق فاضلہ کی کٹھالی میں تپایا۔ اور آخرکار خالص سونے کو الگ کر دیا یہی وہ تعلیم جس سے حضرت علیؓ متاثر ہو کر یوں فرماتے ہیں۔

انا ابن لنبی لبستی ادبی
اوکان من عجم او من العربی
ان الفتی من یقال ھا انا ذا
لیس الفتی من قال کان ابی

مختصر یہ کہ جب وہ عوارض جو انسان کی غلط کاریوں نے پیدا کر رکھے تھے اسلامی تعلیم کی برکت سے دور ہو گئے۔ تو جوہر انسانیت نے اپنا خوشنما چہرہ دکھایا۔ اور ملک کے اس سرے سے اُس سرے تک عالمگیر اخوت قایم ہو گئی۔ کہاں وہ زمانہ تھا کہ بھائی بھائی کا دشمن اور کہاں یہ وقت کہ تمام ملک و قوم یک جان دو قالب ہے اور عرب کے ہر ایک گوشہ سے یہ صدا آرہی ہے۔

—

آفتاب یک و یار دگو ہر یک معدنیم
آشنا ئیم باہم ہیچکس بیگانہ نیست
وائے بر حال ما۔ یہ اعلیٰ تعلیم اور یہ استخوان فروشی۔ فاعتبروا الخ۔
(خاکسار الف الدین) (وکیل)

مدرسۃ القادیان و بربر افریقیا

لما کان غایۃ امرنا و قصوی شاننا هذا اعلاء کلمۃ الاسلام وتایید الدین ومما تحسبنا انہ ینفعنا فی ذالک ہو مدرسۃ القادیان رجائہ منا بانہ عسی ان تدب فی نفوس اولادنا روح الحیات مرۃ اخری فہؤلاء الاولاد الذین یتعلمون یرضعون الآن وھم صغار لبان العلوم الدینیۃ ونرجوا من اللہ انہم ھم الذین سیصیرون رجال المستقبل وسیکون منہم العالم والواعظ والمتعظ ومتی استظہروا العلوم ومارسوہا فعلاً اتوا بالاعمال المفیدۃ للاسلام والمسلمین وکان ذالک الامر الذی حمل المسیح ابن مریم الموعود علیہ السلام علی ان حرض المومنین علی انفاقہم اموالہم فی ہذا السبیل ابتغاء لمرضات اللہ فنشکر اللہ تعالیٰ علی ان القوم قاموا خاضعین اعناقہم لامر الامام فبذلوا اموالہم وجاہدوا بانفسہم ولا ینسا ندعو الاخینا السید الدکتور جلال الدین الذی حملتہ الحمیۃ الاسلامیۃ علی ان اخبر کلیۃ اہل البربر ووحدہ وجہتہم فسلکوا ایہم مسالک الصلحاء وقدموا الدین علی الدنیا فارسلوا من اموالہم لمدرستنا ہذا بما تطہرت بہ قلوبہم من حب المال وانتفعت المدرسۃ ببرتہم وخیرات ارضہم ونخص بالذکر الرجل الکبیر بابو بری چند ومن معہ من اہل الہنود بما اظہرت منہم ہذہ السجیۃ الفاضلۃ مع کونہم من غیرنا ونخص بالذکر اخانا محمد قدار واخانا احمد محمد لبیب واخانا حاجی لالجی ومحمد یوسف عیسی وعاون حسن وعبد الحمید وغیرہم الذین قاموا لنصرت الدین القویم۔ فنسئل اللہ لنا ولہم العافیۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ۔

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کارخانہ کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔